"مَدَنی اِنعامات" پر عَمَل کا ذوق و شوق بڑھانے والے 455 صفحات پر مشتمل
18 بیانات کا حسین مجموعہ

گلدستۂ مَدَنی اِنعامات

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

"مَدَنی اِنعامات" پر عَمَل کا ذوق و شوق بڑھانے والے 455 صفحات پر مشتمل
18 بیانات کا حسین مجموعہ

گلدستۂ مَدَنی اِنعامات

پیش کش:
مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ (دعوت اسلامی)

ناشر:
مکتبۃ المدینہ (کراچی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب: **گلدستۂ مدنی انعامات**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ (دعوت اسلامی)

صفحات:

پہلی بار:

ناشر: مکتبۃ المدینہ (کراچی)

Email: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اِلتِجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

اِجمالی فہرست

بیان کا نام	صفحہ
(1)فیضانِ نیّت	4
(2)فیضانِ نَماز	29
(3)فیضانِ شجرۂ قادِریّہ رَضَوِیّہ ضِیائیہ عطّاریّہ	57
(4)اِحترامِ مسلم	85
(5)اِحترامِ اَذان	108
(6)فیضانِ دُرُود و سلام	133
(7)فیضانِ سَلام	158
(8)فیضانِ دُعا	184
(9)فیضانِ مُطالعہ	208
(10)فیضانِ توبہ	234
(11)چُغل خوری	259
(12)درسِ فیضانِ سنّت	284
(13)فیضانِ شکر	308
(14)فکرِ مدینہ	333
(15)غم خواری کے فضائل	358
(16)غصّے کا علاج	383
(17)خودداری	406
(18)پیٹ کا قفلِ مدینہ	431

(1)فیضان نیّت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحری، افطاری کرنے یہاں تک کہ آب زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعا اجازت نہیں ہے۔ لیکن اگر اعتکاف کی نیت کی ہو گی تو یہ ساری چیزیں ضمنا جائز ہو جائیں گی۔ لیکن اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہ کی جائے بلکہ ثواب کے لئے کی جائے۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابو حفص رُومی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے سردار تھے، ان کی وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ" یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ اللہ پاک نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی اور مجھے جنت میں داخل فرمایا۔ پوچھا گیا: کس عمل کے سبب؟ جواب دیا کہ جب میں اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ پاک نے فرشتوں

سے میرے گناہوں اور میرے پڑھے گئے درود کا حساب لگانے کا حکم دیا، جب حساب لگایا گیا تو میرے دُرود میرے گناہوں سے زیادہ نکلے۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے میرے فرشتوں: اس کی قدرومنزلت تمہارے لئے واضح ہوگئی ہے، لہٰذا اس سے مزید حساب مت لو! اور اِسے جنت میں لے جاؤ۔[1]

درود ان پہ بھیجو سلام ان پہ بھیجو یہی مومنوں سے خدا چاہتا ہے
اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے اسے چاہے جس کو خدا چاہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

1 اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁... نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁... ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... ”صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب“ ”اُذْکُرُوا اللّٰہ“

---

[1] ..... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلوۃ... الخ، ص ۲۵۵۔

www.dawateislami.net

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُری نیّت وبال جان بن گئی

مروی ہے کہ ایک مرتبہ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے لوگوں کو خطبہ دینا شروع کیا تو زور زور سے رونے لگا۔ اسی دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر بڑے جرأت مندانہ انداز میں کہا: "اے نصیحت کرنے والے! تو ایسی باتوں کی نصیحت کر رہا ہے جن پر تُو خود عمل نہیں کرتا اور ایسی باتوں سے لوگوں کو منع کر رہا ہے جن سے تُو خود نہیں بچتا، پہلے تُو اپنی اصلاح کر، پھر دوسروں کو نصیحت کرنا"۔ خلیفہ یہ گفتگو سن کر خاموش ہو گیا اور اپنے مشیر خاص سے کہا: اس شخص کو یہاں سے لے جاؤ! اس کے بعد خلیفہ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔ نماز ختم کر کے اپنے محل کی طرف آیا اور اپنے مشیر خاص کو بلا کر اس سے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے؟ عرض کی: اس کو قید میں ڈال دیا گیا ہے۔ خلیفہ نے کہا: اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ! پھر اُسے مال و دولت کا لالچ دو! اگر وہ شخص مال و دولت کی طرف توجہ نہ دے تو یقیناً اُس نے اِصلاح کی نیت سے مجھے دوران خطبہ ٹوکا ہو گا اور اگر مال و دولت کی طرف راغب ہو تو پھر وہ دنیا وی مال کا حریص ہے۔ جاؤ جا کر اسے آزماؤ! چنانچہ مُشیر گیا اور اس شخص کو اپنے گھر ناشتے کی دعوت دی۔ جب وہ وہاں پہنچا تو مشیر نے اُس سے پوچھا: تجھے خلیفہ کے سامنے اس

طرح گفتگو کرنے پر کس چیز نے اُبھارا؟ کہا: یہ مجھ پر اللہ پاک کی جانب سے حق تھا جسے میں نے ادا کیا۔ یہ سن کر مشیر نے کہا: اچھا! اب کھانا کھالو وہ بولا: مجھے حاجت نہیں ، مشیر بولا: اگر تمہاری نیت اچھی تھی تو کھانے میں کیا حرج ہے؟ اب وہ شخص کھانے کے قریب ہوا اور خوب سیر ہو کر کھایا اسکے بعد مشیر نے اسے بھیج دیا۔ کچھ دنوں بعد دوبارہ مشیر نے اسے اپنے پاس بلایا اور کہا: خلیفہ تمہارے معاملے کو بھول چکا ہے اور تم ابھی تک قید میں ہو۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک لونڈی دے دوں جو تمہاری خدمت کرے۔ وہ بولا: اگر ایسا ہو جائے تو آپ کی مہربانی ہو گی۔ اس کے بعد مشیر نے اس سے کہا: جب تک تمہیں خلیفہ اپنے دربار میں بلا کر کوئی فیصلہ نہیں کرتا، تب تک اگر تم چاہو تو میں تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے پہننے کے لئے کچھ کپڑوں کا اور روز مرہ کے خرچ کا انتظام کر دوں ؟ تو وہ لالچی شخص کہنے لگا: یہ تو آپ کا بڑا احسان ہو گا۔ اس کے بعد دن گزرتے رہے۔ ایک دن مُشیر اس شخص کے پاس آیا اور کہا: اگر تم چاہو تو ایک ایسی راہ بتاؤں جس کے ذریعے تم خلیفہ کا قُرب حاصل کر سکو؟ اس نے کہا: بتاؤ وہ کون سا طریقہ ہے جس کے ذریعے مجھے دربارِ شاہی میں کوئی مقام مل جائے۔ مشیر نے کہا: مَیں تمہیں مُحتسِب مقرر کرتا ہوں، لوگوں کو ناجائز اُمور سے روکو اور اچھی باتوں کا حکم دو۔ یہ سن کر اس لالچی شخص کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی۔ اسی طرح تقریباً ایک مہینہ گزر گیا۔ اس کے بعد مشیر خلیفہ کے پاس آیا اور کہا: حضور! میں نے اس شخص کو خوب آزما لیا ہے، اب اس کی حالت یہ ہے کہ وہ خوب عیش و عشرت کی زندگی گزار رہا ہے پھر اسے سرکاری عہدے کی پیشکش کی تو اس نے وہ بھی

قبول کر لی ہے۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو اسے آپ کے دربار میں حاضر کروں۔ خلیفہ نے اجازت دیدی۔ مشیر اس شخص کے پاس پہنچا اور کہا: خلیفہ تم سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تم اس کے دربار میں حاضر ہو جاؤ جیسا لباس تم کہو گے تمہیں مہیا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے ایک بہترین جبہ پہنا، خنجر لیا، گلے میں تلوار لٹکائی اور بڑی مغرورانہ چال چلتے ہوئے دربار کی طرف روانہ ہوا۔ اس کے بال اتنے بڑے تھے کہ کندھوں سے نیچے آرہے تھے۔ دربار میں پہنچ کر بڑے ادب سے اس نے خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب دیا اور کہا: کیا تُو وہی شخص ہے جس نے بھرے مجمع میں بڑے سخت کلمات کے ساتھ مجھے نصیحت کی تھی؟ اس نے کہا: ہاں، میں وہی شخص ہوں۔ خلیفہ نے کہا: اب تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تو وہ بولا: اے مہربان خلیفہ! اس واقعہ کے بعد میں نے غور و فکر کیا تو مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، یہ سن کر خلیفہ نے کہا: تجھ پر افسوس ہے، تُو اپنے مؤقف سے پھر گیا حالانکہ تُو نے بالکل حق بات کی تھی لیکن تُو اپنی نیت میں مخلص نہ تھا، تیرا غصہ اللہ پاک کی رضا کی خاطر نہ تھا۔ میں نے اس وقت یہ سوچ کر تجھے سزا نہیں دی تھی کہ میں سمجھا تھا کہ تیرا غضب و غصہ اللہ پاک کی خاطر ہے۔ اب میں تجھے دردناک سزا دوں گا اور تجھے عبرت کا نشان بنادوں گا تاکہ لوگ تجھ سے عبرت پکڑیں۔ اس کے بعد خلیفہ نے مشیر کو حکم دیا کہ اس کا سر قلم کر دیا جائے، چنانچہ اس لالچی کا سر تن سے جدا کر دیا گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والاربعون بعد المائۃ، ص ۶۲ املتقطا۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اچھی نصیحت چونکہ بری نیت سے تھی اس لئے وبال جان بَن گئی اور بالآخر وہ لالچی شخص اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اگر ہم صحیح معنوں میں غور کریں تو معلوم ہو گا کہ جیسی ہماری نیت ہوتی ہے ویسا ہی ہمیں نتیجہ ملتا ہے، اگر نیت اچھی ہوتی ہے تو نتیجہ بھی اچھا ملتا ہے، اور اگر نیت بری ہوتی ہے تو اس کا نتیجہ بھی برا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ نیت کی اہمیت کو سمجھا جائے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر جائز کام اچھی نیت سے کیا جائے تاکہ ہمیں نتیجہ بھی اچھا ملے اور ہم ثواب کے بھی حقدار ٹھہریں۔ آیئے نیت کی اہمیت کے پیش نظر دو فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں۔ چنانچہ

(1) اعمال کا مدار

سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات“ یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں ہے۔[1]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: کوئی عمل اخلاص کے بغیر ثواب کا باعث نہیں، خواہ عباداتِ مَحْضَہ (یعنی خالص عبادات) ہوں، جیسے: نماز، روزہ وغیرہ۔ یا عباداتِ غیر مقصودہ، جیسے: وضو، غسل، کپڑا، جگہ، بدن کا پاک کرنا وغیرہ، کہ ان پر ثواب اخلاص سے ہی ملے گا۔[2]

(2) نیت عمل سے بہتر

سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ

---

1 .....بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/۵، حدیث: ۱۔

2 .....مراٰۃ المناجیح، ۱/۲۲۔

www.dawateislami.net

مِّنْ عَمَلِہٖ ‘‘یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

نیت کے عمل سے بہتر ہونے کی وجوہات

اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی حضرت مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب ’’انوار مصطفیٰ‘‘ میں نیت کی اہمیّت کے بارے جو فرمایا، اُس کا خلاصہ ہے: ارادے و نیت کو عمل پر کئی وجہ سے فضیلت ہے:۔(1)اول: نیت برباد ہونے سے محفوظ ہے جبکہ عمل کسی شرعی غلطی کی بنا پر ضائع بھی ہو سکتا ہے ۔(2)دُوُم: نیت بغیر عمل کے عبادت ہے جبکہ عمل بغیر نیت کے ثواب نہیں ملتا ۔اِسی لئے علما کہتے ہیں: پہلے نیت سیکھ !پھر عمل کر !(3)سِوُم: دل کی صفائی اور پاکیزگی کے لئے عمل کیا جاتا ہے جبکہ عمل کی پاکیزگی کے لئے نیت نہیں کی جاتی ،پس عمل نیت کے واسطے کرتے ہیں کہ بدن کی مدد سے دل کے افعال درست اور مضبوط ہو جاتے ہیں، حضرتِ عزّت (یعنی اللہ پاک) دل کو دیکھتا ہے جَوارح یعنی اعضا پر توجہ نہیں فرماتا۔(4)چہارم: رِیاکاری کو عمل میں مداخلت ہے ،اور نیت میں اصلاً یعنی بالکل رِیاکاری کا دخل نہیں لہٰذا مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

اچھی اچھی نیتوں کا ، ہو خدا جذبہ عطا　　بندۂ مخلص بنا ، کر عفو میری ہر خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ در اصل نیت ہی عمل

---

1 .....معجم کبیر ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

2 .....خلاصہ از انوارِ جمال مصطفےٰ، ص۴۱۹۔

کی بنیاد ہوتی ہے، جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی صلہ دیا جاتا ہے، نیز آپ نے یہ بھی سنا کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ بزرگان دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ نیت کی اہمیت کے پیش نظر اپنے چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی بہت احتیاط کرتے تھے اور ان کی کوشش ہوتی تھی کہ ان کا کوئی بھی کام نیت کے بغیر نہ ہو، تاکہ ان کا ثواب کا میٹر چلتا رہے، آیئے ایسے ہی بزرگوں کے چند واقعات سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی مزید ترغیب ملے۔ چنانچہ

(1) چہل قدمی کے لئے بھی نیت

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ نِیشاپُوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دوا پی تو آپ کی زوجہ نے عرض کی: اگر آپ گھر میں تھوڑی چہل قدمی کر لیں تاکہ دوا کا اثر اچھی طرح ہو تو بہتر ہو گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اس چلنے کے لئے کوئی نیت سمجھ نہیں آرہی، اور میں تو 30 سال سے اپنا محاسبہ کر رہا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) آئینہ دیکھنے کی بھی نیت کی

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی زوجہ سے کنگھی لانے کو کہا، وہ بالوں میں کنگھی کرنا چاہتے تھے، تو زوجہ محترمہ نے عرض کی: آئینہ بھی لے آؤں؟ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: ہاں (وہ بھی لے آؤ)۔ سکوت کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: کنگھی کی تو میری نیت تھی، لیکن آئینہ دیکھنے کی نہیں تھی، اِس لئے میں نے غور و فکر کیا

---

1 .....منہاج القاصدین، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، ۱/۳۹۰۔

www.dawateislami.net

، یہاں تک کہ اس کی نیت بھی اللہ پاک نے دل میں پیدا فرمادی۔[1]

(3) نماز جنازہ کیوں نہ پڑھی؟

منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بَصْرِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی ،(پوچھنے پر) فرمایا: میرے دل میں نیت حاضر نہ تھی۔[2]

(4) نیت ہوتی تو چلا جاتا

حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا جو عُلَمائے کوفہ میں سے تھے تو کسی نے حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کیا: آپ ان کے جنازے میں تشریف کیوں نہیں لے جاتے؟ فرمایا: اگر میری نیت ہوتی تو ضرور جاتا۔[3]

(5) دعا کے لئے نیت حاضر نہیں

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے عرض کی: ہمارے لئے دعا فرمادیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اِس وقت نیّت مُستَحضر نہیں جب حاضر ہوگی تو دعا کردوں گا۔[4]

(6) بغیر نیت حدیث بیان نہیں کرتے

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نیت کے بغیر حدیث بیان نہیں فرماتے تھے۔

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، ۵/۱۰۱۔

2 .....احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، ۵/۱۰۱۔

3 .....احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، ۵/۱۰۱۔

4 .....احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، ۵/۱۰۱۔

آپ سے حدیث بیان کرنے کا کہا جاتا لیکن آپ بیان نہ کرتے اور بعض اوقات بغیر مطالبے کے حدیث بیان کرنا شروع کر دیتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں بغیر نیت کے حدیث بیان کروں؟ جب میری نیّت مُسْتَحْضَر ہوتی ہے تو میں حدیث بیان کر دیتا ہوں۔[1]

(7) ایک مہینہ اور تیمارداری کی نیت

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مہینے سے ایک شخص کی تیمار داری کے لئے نیّت تلاش کر رہا ہوں جو ابھی تک درست نہیں ہوئی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی چیز میں گُڑ شامل کیا جائے تو وہ میٹھی ہو جاتی ہے اور جتنا گُڑ ڈالتے جائیں اُتنی ہی مٹھاس بھی بڑھتی چلی جاتی ہے، ٹھیک اسی طرح جب کوئی بھی جائز کام کرنے سے پہلے اچھی نیت کر لی جائے تو وہ کام ثواب والا ہو جاتا ہے، اور اگر اس میں مزید نیتیں بھی بڑھالی جائیں تو ثواب بھی مزید بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ

ایک عبادت میں دس نیکیاں

والدِ اعلیٰ حضرت، مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص علمِ نیت رکھتا ہے وہ ایک طاعت (یعنی عبادت) میں دس ثواب حاصل کر سکتا ہے، مثلاً ایک شخص

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، ۵/۱۰۱۔

2 .....احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، ۵/۱۰۱۔

مسجد میں اعتکاف کرے اور (1) نیت کرے کہ یہ خانۂ خدا ہے جو اس میں آتا ہے گویا خدا کا زائر (یعنی اللہ پاک کا دیدار کرنے والا) ہے، اور مَزُور (یعنی جس کی زیارت کی جائے اُس) پر حق ہے کہ اپنے زائر کا اکرام کرے۔ (2) دوسرے انتظار نماز کی نیت کرے کہ منتظرِ نماز (یعنی نماز کا انتظار کرنے والا) نماز میں ہے۔ (3) تیسرے خیال کرے کہ یہاں بیٹھنے سے اعضا گناہوں سے محفوظ رہیں گے۔ (4) چوتھے اس جگہ دنیا سے بے شَغْلی حاصل ہوتی ہے۔ (5) پانچویں نیت کرے کہ یہاں بیٹھنے سے ذکر و فکر میں مشغول رہوں گا۔ (6) چھٹے مخلوق کے شر سے بچوں گا۔ (7) ساتویں نَہْیِ مُنْکَر (یعنی برائی سے منع) وَاَمْر بِالْمَعْرُوف (یعنی بھلائی کا حکم) کروں گا۔ (8) آٹھویں اوروں کو نماز کے مسئلے اور اس کے پڑھنے کی ترکیب سکھاؤں گا۔ (9) نویں علما اور صُلَحا کی زیارت اور ان کی صحبت میسر ہو گی۔ (10) دسویں میرے بیٹھنے سے اوروں کو بھی بیٹھنے کا شوق ہو گا۔[1]

"عالم نیت" اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر 05 صفحہ نمبر 673 پر مسجد جانے کی 40 نیتیں بیان فرمائی ہیں اور اس سے پہلے ارشاد فرمایا ہے: بیشک جو علم نیت جانتا ہے، ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیتیں کر سکتا ہے، مثلاً جب نماز کے لئے مسجد کو چلا اور یہی قصد (ارادہ) ہے کہ نماز پڑھوں گا تو بیشک اس کا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے اور دوسرے پر گناہ مَحْو کریں (یعنی مٹائیں) گے، مگر عالم نیت اس ایک ہی فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ..... انوارِ جمال مصطفےٰ، ص ۴۲۰ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

نماز کی نیت سے مسجد چل کر آئے

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ مَہْدی بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں صوفی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو عبداللہ محمد عَرَبی فِشْتالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ (مغربی شہر "فاس" کی ایک گھاٹی کی مشہور جامع) مسجد قَرَوِیِّین میں بیٹھا (علمی و دینی) گفتگو میں مشغول تھا کہ ہمیں مؤذِّن کے اذان دینے کی آواز آئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اٹھے اور مسجد سے باہر چلے گئے، اور تھوڑی ہی دیر میں واپس آگئے، میں نے عرض کیا: آپ باہر کیوں چلے گئے تھے؟ کیونکہ آپ کو اگر کوئی حاجت ہوتی تو آپ بتاتے کہ فلاں حاجت کے لئے جارہے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاموش رہے، میں نے جب بہت اصرار کیا تو فرمانے لگے: تم سوال بہت کرتے ہو؛ میں چند قدم چلنے کے لئے گیا تھا تاکہ اُس شخص کی مانند ہو جاؤں جو نماز پڑھنے کے لئے (چل کر) مسجد آتا ہے (اور یوں مجھے نماز کے لئے مسجد چل کر آنے کی فضیلت حاصل ہو جائے)، کیونکہ اس سے پہلے جو چل کر آیا تھا اُس کا مقصد تمہارے ساتھ بیٹھنا تھا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو عبداللہ محمد عَرَبی فِشْتالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ صرف اس نیت سے مسجد سے باہر تشریف لے گئے کہ دوبارہ مسجد نماز کے ارادے سے چل کر آئیں تاکہ نماز کے لئے مسجد چل کر آنے کی فضیلت انہیں حاصل ہو جائے۔ آیئے اس ضمن میں ایک حدیث مبارکہ سنتے ہیں۔ چنانچہ

---

1 .....الابریز، مقدمۃ المؤلف، الفصل الاول، ۱/۴۶۔

www.dawateislami.net

ہر قدم پر ایک درجہ بلند

حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مرد کا جماعت کے ساتھ نَماز ادا کرنا اس کے اپنے گھر اور بازار میں نَماز ادا کرنے سے پچیس درجے افضل ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے اور اس کی نیت صرف نَماز کی ہوتی ہے تو اس کے ہر قدم پر اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کی ایک خطا کو معاف فرمادیتا ہے۔ جب وہ نَماز پڑھ لیتا ہے تو جب تک اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، اور کہتے ہیں: اے اللہ پاک! اس کی مغفرت فرما! اے اللہ پاک! اس پر رحم فرما! اور جب تک تم میں سے کوئی نَماز کے انتظار میں ہوتا ہے نَماز ہی میں ہوتا ہے۔[1]

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ گھر سے وضو کرکے مسجد کو جانا ثواب ہے کیونکہ یہ چلنا عبادت ہے اور عبادت باوضو افضل۔ مزید فرماتے ہیں: یہ (یعنی ہر قدم پر ایک درجہ بلند ہونے اور ایک خطا معاف ہونے کا انعام) گنہگاروں کے لیے ہے۔ نیک کاروں کے لئے ہر قدم پر دو نیکیاں اور دو درجے بلند۔ کیونکہ جس چیز سے گنہگاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں اُس سے بے گناہوں کے درجے بڑھتے ہیں۔[2]

---

1 .....بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ، ۱/۲۳۳، حدیث: ۶۴۷۔

2 .....مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۳۶۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح ثواب حاصل کرنے کے لئے اچھی نیت کا ہونا ضروری ہے اسی طرح جس کام کے لئے نیت کی جارہی ہے کہ اس کا بھی اچھا یعنی خلاف شریعت نہ ہونا ضروری ہے، کہ نیتِ خیر عملِ خیر میں ثواب کا حقدار تو بنا سکتی ہے، لیکن نیتِ خیر کسی برے عمل کو بھلا نہیں بنا سکتی۔ چنانچہ

اچھی نیت برائی کو بھلائی نہیں بنا سکتی

والدِ اعلیٰ حضرت، مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیت وارادت کو **مَعْصِیّت** (یعنی نافرمانی) میں **اصلاً مداخلت** (بالکل عمل دخل) نہیں، کوئی **مَعْصِیَّت** (یعنی نافرمانی) بہ نیت خیر (یعنی بھلائی کی نیت کرنے سے) خیر (نیکی) نہیں ہوسکتی، خیر وہ ہے کہ جسے شریعت خیر فرماوے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات (یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) سے یہ مطلب نہیں کہ بد (یعنی برے) کام اچھی نیت سے نیکی ہو جاتا ہے، بلکہ بُری بات سے نیکی کا قصد (ارادہ کرنا) اور بھلائی کی امید رکھنا دوسری بدی (یعنی برائی) ہے کہ اگر اِسے بُرا سمجھتا ہے اور پھر اِس سے امید بھلائی کی رکھتا ہے فاسق اور احمق ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بدنیتی کا ہاتھوں ہاتھ برا انجام

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبد المصطفےٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یَمَن میں "صَنْعَا" شہر سے دو کوس کی دوری پر ایک باغ تھا جس کا نام "ضردان" تھا۔ اس باغ

---

1 .....انوارِ جمال مصطفےٰ، ص۴۱۹۔

کا مالک بہت ہی نیک نفس اور سخی آدمی تھا۔ اُس کا دستور یہ تھا کہ پھلوں کو توڑنے کے وقت وہ فقیروں اور مسکینوں کو بلاتا تھا اور اعلان کر دیتا تھا کہ جو پھل ہوا سے گر پڑیں یا جو ہماری جھولی سے الگ جا کر گریں وہ سب تم لوگ لے لیا کرو۔ اس طرح اس باغ کا بہت سا پھل فقرا و مساکین کو مل جایا کرتا تھا۔ باغ کا مالک مر گیا تو اُس کے تینوں بیٹے اس باغ کے مالک ہوئے مگر یہ تینوں بہت بخیل ہوئے۔ ان لوگوں نے آپس میں طے کر لیا کہ اگر فقیروں اور مسکینوں کو ہم لوگ بلائیں گے تو بہت سے پھل یہ لوگ لے جائیں گے اور ہم لوگوں کے اہل وعیال کی روزی میں تنگی ہو جائے گی۔ چنانچہ ان تینوں بھائیوں نے قسم کھا کر یہ طے کر لیا کہ سورج نکلنے سے قبل ہی چل کر ہم لوگ باغ کا پھل توڑ لیں تاکہ فقراء و مساکین کو خبر ہی نہ ہو۔ چنانچہ ان لوگوں کی بدنیتی کی نحوست نے یہ اثر بد دکھایا کہ ناگہاں رات ہی میں اللہ پاک نے باغ میں ایک آگ بھیج دی۔ جس نے پورے باغ کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اور ان لوگوں کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی۔ یہ لوگ اپنے منصوبہ کے مطابق رات کے آخری حصے میں نہایت خاموشی کے ساتھ پھل توڑنے کے لئے روانہ ہو گئے اور راستہ میں چپکے چپکے باتیں کرتے تھے تاکہ فقیروں اور مسکینوں کو خبر نہ مل جائے۔ لیکن یہ لوگ جب باغ کے پاس پہنچے تو وہاں جلے ہوئے درختوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ چنانچہ ایک بول پڑا کہ ہم لوگ راستہ بھول کر کسی اور جگہ چلے آئے ہیں مگر ان میں سے جو بہ نسبت دوسرے بھائیوں کے کچھ نیک نفس تھا۔ اُس نے کہا کہ ہم راستہ نہیں بھولے ہیں بلکہ اللہ پاک نے ہم لوگوں کو پھلوں سے محروم کر دیا ہے لہٰذا تم لوگ خدا کی تسبیح پڑھو تو ان سبھوں نے یہ

پڑھنا شروع کر دیا کہ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ یعنی ہمارے رب کے لئے پاکی ہے ہم لوگ یقینا ظالم ہیں کہ ہم نے فقرا و مساکین کا حق مار لیا پھر وہ تینوں بھائی ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور آخر میں یہ کہنے لگے کہ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ (پ ۲۹، القلم: ۳۲) ترجَمۂ کنزالایمان: امید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں۔ (1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے سچے دل سے توبہ کرلی تو اللہ پاک نے ان لوگوں کی توبہ قبول فرمالی اور پھر ان لوگوں کو اس کے بدلے ایک دوسرا باغ عطا فرما دیا جس میں بہت زیادہ اور بہت بڑے بڑے پھل آنے لگے۔ اِس باغ کا نام "حیوان" تھا اور اس میں ایک ایک انگور اتنا بڑا ہوتا تھا کہ اُس کا ایک خوشہ ایک خچر کا بوجھ ہو جایا کرتا تھا۔ ابو خالد یمانی کا بیان ہے کہ میں اُس باغ میں گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ اُس باغ میں انگوروں کے خوشے حبشی آدمی کے قد کے برابر بڑے تھے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بری نیت کا کس قدر برا انجام ہوتا ہے کہ ایک پھولا پھلا باغ منٹوں میں تاراج (یعنی تباہ و برباد) ہو گیا۔ عوامی محاورہ بھی ہے: **"نیت صاف منزل آسان۔"**

---

1 ..... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۱۰۔

2 ..... صاوی، پ۲۹، سورۃ القلم، تحت الآیۃ: ۳۲، ۶/ ۲۲۱۶۔

نیّت صاف منزل آسان

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اپنی بری بات کی صفائی میں کوئی بات کہتا ہے، اس کی نیت بھی بھلائی کی ہوتی ہے، لہٰذا اللہ پاک لوگوں کے دل میں اس کے متعلق نرمی پیدا فرمادیتا ہے، یہاں تک کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی نیت بھلائی ہی کی تھی۔ جبکہ ایک شخص جو بات تو اچھی کرتا ہے مگر اس کی نیت بھلائی کی نہیں ہوتی، تو اللہ پاک لوگوں کے دلوں میں اس کے متعلق (برائی) ڈال دیتا ہے، یہاں تک کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی نیت بھلائی کی نہیں تھی۔[1]

انوکھی شرکت انوکھی کاشت

منقول ہے کہ ایک نوجوان شخص اور ایک بوڑھے آدمی نے کسی زمین میں گندم کاشت کرنے کی شراکت (Partner ship) قائم کرلی۔ جب پیداوار کی تقسیم کا وقت آیا تو بوڑھے آدمی نے چپکے سے اپنا کچھ حصہ نوجوان کے حصے میں شامل کردیا، اور نیت یہ تھی کہ اس طرح نوجوان کو کچھ کشادگی حاصل ہوجائے گی۔ جبکہ دوسری طرف اس نوجوان نے بھی اپنا کچھ حصہ چپکے سے بوڑھے آدمی کے حصے میں شامل کردیا، اس کی نیت یہ تھی کہ یہ بوڑھا شخص ہے، بال بچے والا ہے (اسے کچھ کشادگی مل جائے گی)۔ یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہا، اور ان کے اس عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ گندم کے دانے بھی عام دانوں کی نسبت بڑے پیدا ہونے لگے اور گندم کی مقدار بھی بڑھنے لگی۔ جب یہ معاملہ بڑھنے لگا تو دونوں شریک (Partners) حیران ہوگئے، اور یوں دونوں

---

1 .....حلیۃ الاولیاء، ابراہیم بن یزید النخعی، ۴/۲۵۶، رقم: ۵۴۷۴۔

نے اپنا راز ایک دوسرے کو بتادیا۔ جب بادشاہِ وقت کو اس بات کی خبر پہنچی تو اس نے ان کی کاشت کردہ گندم کا ایک دانہ لے کر اپنے خزانے میں اس نیت سے رکھ لیا کہ یہ بعد والوں کے لئے یادگار بن جائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیر بھائی کی اولاد سے نیک نیتی کا صلہ

ایک مرید کے پیر بھائی کا انتقال ہو گیا، جب بھی اللہ پاک اسے کوئی مال عطا فرماتا تو وہ اسے اپنی اور اپنے پیر بھائی کی اولاد میں تقسیم کر دیتا۔ اس مرید کی اپنے بھائیوں کے ساتھ ایک مشترکہ زمین تھی، کچھ ظالم لوگوں کی وجہ سے جب وہ زمین بیچنی پڑی تو اُس مرید کے حصے میں چالیس مثقال چاندی آئی، بھائیوں نے پوچھا کہ اس کا کیا کرو گے؟ بولا: اپنی اور پیر بھائی کی اولاد میں تقسیم کر دوں گا، بھائیوں نے کہا: ہم نے تمہارے جیسا بیوقوف نہیں دیکھا، اس مال کو استعمال میں لاؤ! فلاں فلاں چیز خریدو! اور اِس حماقت کو چھوڑو! یہ سن کر اس مرید نے اپنے آپ سے پوچھا: تیرا کیا خیال ہے؟ کل جب تو بارگاہ الٰہی میں پیش ہو گا اور اللہ پاک فرمائے گا: میں نے تجھے چالیس مثقال چاندی عطا کی تھی لیکن تو نے اپنی ذات کو ترجیح دے کر اپنے بھائی کا حق ضائع کیا، لہٰذا میں بھی آج تیرا حق ختم کرتا ہوں جیسا کہ تو نے کیا تھا، (تب تو کیا کر پائے گا؟) اس ذہن سازی کے نتیجے میں اللہ پاک نے اسے توفیق خیر عطا کی اور اس نے وہ مال اپنی اور پیر بھائی کی اولاد میں تقسیم کر دیا، بعد ازاں اللہ پاک نے اسے وہ کمال عطا کیا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا،

---

1 .....نزھۃ المجالس، باب الکرم والفتوۃ وردالسلام، ۱/ ۲۸۲۔

اور نہ ہی کسی دل پر اس کا خیال گزرا، اور اسے اس کی سچی نیت کی بدولت اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے گروہ میں شامل فرمالیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو واضح ہے کہ اگر عمل میں خرابی نہ ہو اور نیت بھی اچھی ہو تو رحمت الٰہی سے ثواب ضرور ملتا ہے، اور یقیناً ثواب حاصل کرنے کے لئے نیت کرنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔ لیکن اس بات کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ نیت ثواب حاصل کرنے کی نہ ہو بلکہ صرف یہ ہو کہ اللہ پاک راضی ہو جائے، اس کے علاوہ کسی چیز کے حصول کی نیت نہ ہو، اور نیت کا یہ مقام "سب سے بڑا" ہے۔

مقرّب بندوں کی نیت

حضرتِ سیِّدُنا اِسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کی نیت چار حال سے خالی نہیں ہوتی۔ (1) اس کے دل میں بھی دنیا حاصل کرنے کی نیت ہو گی اور وہ زبان سے بھی دنیا حاصل کرنے کی نیت ظاہر کرے گا، ایسا شخص اپنی نیت اور عمل دونوں اعتبار سے بُرے جیسا ہے۔ (2) اس کے دل میں تو دنیا حاصل کرنے کی نیت ہو گی لیکن زبان سے آخرت حاصل کرنے کی نیت کا اظہار کرے گا، ایسا شخص نیت اور عمل دونوں طرح سب سے برا ہے۔ (3) اس کے دل میں بھی آخرت حاصل کرنے کی نیت ہو گی اور زبان سے بھی اسی نیت کا اظہار کرے گا، ایسا شخص نیت اور عمل دونوں طرح اچھا ہے۔ (4) اس کے دل میں بھی اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کی نیت ہو گی

---

1 .....الابریز، الباب الخامس فی ذکر التشایخ... الخ، ۲/۸۳۔

اور زبان سے بھی رضائے الٰہی حاصل کرنے کی نیت کا اظہار کرے گا، ایسا شخص نیت اور عمل دونوں اعتبار سے سب سے اچھا ہے۔ پہلی حالت کافروں کی ہوتی ہے۔ دوسری حالت منافقوں کی ہوتی ہے۔ تیسری حالت نیکوکاروں کی ہوتی ہے۔ جبکہ چوتھی حالت مقرب بندوں کی ہوتی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: مقرب بندے تمام روئے زمین کو چھوڑ کر صرف اللہ پاک ہی سے لو لگائے رہتے ہیں، اور اس کی ذات کے علاوہ کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کرتے، وہ اللہ پاک سے بس اُسی کی ذات کا سوال کرتے ہیں۔ اور یہی صراطِ مستقیم (سیدھا راستہ) ہے۔[1]

بایزید بسطامی صرف مجھے چاہتا ہے

منقول ہے کہ ☆حضرت سیِّدُنا احمد بن خَضْرَوَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خواب میں دیدارِ باری تعالیٰ سے مشرف ہوئے تو اللہ پاک نے ان سے ارشاد فرمایا: سب لوگ مجھ سے جنت مانگتے ہیں سوائے بایزید بسطامی کے کہ وہ صرف مجھے چاہتا ہے۔ ☆حضرت سیِّدُنا بایزید بِسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خواب میں دیدارِ باری سے مشرف ہوئے تو عرض کی: مولا! تیری طرف آنے کا راستہ کیا ہے؟ تو اللہ پاک ارشاد فرمایا: اپنے نفس کو چھوڑ اور میری طرف آجا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....روح البیان، ۹/ ۲۴۰ ملتقطا۔

2 .....احیاء علوم الدین، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، ۵/ ۱۰۲۔

www.dawateislami.net

مجذوب بزرگ صدقہ کی نیت جان گئے

حضرتِ سیِّدُنا ابو فارِس عبد العزیز بن مسعود دَبّاغ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مجذوب بزرگ کو جانتا ہوں جن کے پاس خود کو سردی سے بچانے کے لئے کپڑے تک نہیں ہوتے تھے، مجھے اُن پر بہت ترس آتا تھا، اگر کوئی کبھی اُن کو کپڑے دے بھی دیتا تھا تو کوئی خوف خدا نہ رکھنے والا اُن سے چھین لیتا تھا، وہ ایک چَکّی میں رات گزارا کرتے تھے، ایک دن میں اُنہیں سردی سے بچنے کے لئے ایک کپڑا دینے گیا جس سے میری نیت یہ تھی کہ اللہ پاک میری فلاں حاجت پوری فرمادے گا، اور اس بات کا میرے اور اللہ پاک کے سوا کسی کو علم نہیں تھا، تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ کپڑا قبول نہیں، میں نہیں پہنوں گا۔ جب میں نے لینے پر اصرار کیا تو فرمایا: میں وہ کپڑا نہیں پہنوں گا جو تو نے فلاں حاجت پوری ہونے کی غرض سے دیا ہے، میں وہی کپڑا پہنوں گا جو خالصۃً اللہ پاک کے لئے دیا گیا ہو۔ یہ سن کر میں کپڑا وہیں چھوڑ کر چلا آیا، اور چکی والوں کو کہہ آیا کہ انہیں یہ کپڑا پہنا دینا، لیکن کافی دن گزرنے کے بعد بھی انہوں نے وہ کپڑا نہیں پہنا۔ جب مخلوق نے ایسی چیز کو قبول نہیں کیا جو غیرُ اللہ کے لئے ہو تو اللہ پاک ایسی چیز کیسے قبول فرما سکتا ہے![1]

شیطان نے گلا دبا دیا

منقول ہے کہ کسی علاقے میں ایک بہت بڑا درخت تھا، لوگ اس کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ایک شخص کا وہاں سے گزر ہوا تو اسے یہ دیکھ کر بہت غُصّہ آیا کہ یہاں

---

1 .....الابریز، الباب الثالث فی ذکر الظلام... الخ، ۱/۴۸۱۔

غیراللہ کی عبادت کی جارہی ہے۔ چنانچہ وہ کلہاڑا لے کر اس درخت کو کاٹنے چلا، اتنے میں شیطان مردود اس کے سامنے اِنسانی شکل میں آکر کہنے لگا: کہاں جارہے ہو؟ جواب دیا: میں اس درخت کو کاٹنے جارہاہوں جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں۔ یہ سُن کر شیطان بولا: جب تُو اس درخت کی عبادت نہیں کرتا تو دوسروں کا اس درخت کی عبادت کرنا تجھے کیا نقصان دیتاہے؟ اس شخص نے کہا: میں ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔ شیطان نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا: اگر تُو اس درخت کو کاٹ بھی دے گا تو تجھے اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ میرا مشورہ ہے کہ تو اس درخت کو نہ کاٹ، اگر تُو ایسا کریگا تو روزانہ تجھے اپنے تکیے کے نیچے سے دو دینار ملا کریں گے۔ وہ شخص کہنے لگا: کون میرے لئے دو دینار رکھا کریگا۔ شیطان نے کہا: میں رکھا کروں گا۔ وہ شخص شیطان کی اِن لالچ بھری باتوں میں آگیا اور دو دینار کی لالچ میں اس نے درخت کاٹنے کا ارادہ ترک کیا اور واپس گھر لوٹ آیا۔ پھر جب صبح بیدار ہوا تو اس نے دیکھا کہ تکیے کے نیچے دو دینار موجود تھے۔ دوسری صبح جب اس نے تکیہ اٹھایا تو وہاں دینار موجود نہ تھے، اسے بڑا غُصّہ آیا اور کلہاڑا اٹھا کر پھر درخت کاٹنے چلا۔ شیطان پھر انسان کی شکل میں اس کے پاس آیا اور کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگا: مَیں اس درخت کو کاٹنے جارہاہوں جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں، شیطان نے کہا: اب تُو کبھی بھی اس درخت کو نہیں کاٹ سکتا۔ چنانچہ شیطان اور اس شخص کے درمیان کُشتی شروع ہوگئی۔ شیطان نے اس شخص کو بری طرح پچھاڑ دیا اور اس کا گلا دبانے لگا، قریب تھا کہ اس شخص کی موت واقع ہو جاتی۔ اس نے شیطان سے پوچھا: تُو کون ہے؟ شیطان نے کہا: میں ابلیس ہوں اور جب

تُو پہلی مرتبہ درخت کاٹنے چلا تھا تو اس وقت بھی میں نے ہی تجھے روکا تھا لیکن اس وقت تیرا غصہ اللہ پاک کے لئے تھا، اس لئے میں تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا، لیکن اب میں تجھ پر اس لئے غالب آگیا ہوں کیونکہ اب تیرا غُصّہ اللہ پاک کے لئے نہیں بلکہ دیناروں کے نہ ملنے کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا اب تو میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔[1]

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ ❁...نیت عمل سے پہلے کی جاتی ہے ❁...نیت اچھی ہونی چاہیے ❁...جس کام کے لئے نیت کی جائے وہ کام بھی جائز اور شریعت کے مطابق ہونا چاہیے ❁...کم از کم ایک ورنہ جتنی ممکن ہو سکیں نیتیں کرنی چاہئیں ❁...زہے نصیب ہر نیک کام میں رضائے الٰہی کی نیت کی جائے کہ یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں فیضانِ نیت خوب خوب نصیب فرمائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** بطور سوالات عطا فرمایا

---

1 .....عیون الحکایات، الحکایۃ العاشرۃ بعد المائۃ، ص ۱۲۹۔
2 .....وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۱۰۵۔

ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔ (1)۔۔۔72 **مدنی انعامات** (اسلامی بھائیوں کے لئے)۔ (2)۔۔۔63 **مدنی انعامات** (اسلامی بہنوں کے لئے)۔(3)۔۔۔92 **مدنی انعامات** (طلبا کے لئے)۔ (4)۔۔۔83 **مدنی انعامات** (طالبات کے لئے)۔ (5)۔۔۔40 **مدنی انعامات** (مدنی منوں اور مدنی منیوں کے لئے)۔(6)۔۔۔52 **مدنی انعامات** (جیل خانہ جات کے لئے)۔ (7)۔۔۔27 **مدنی انعامات** (خصوصی اسلامی بھائیوں کے لئے)۔ (8)۔۔۔19 **مدنی انعامات** (برائے عمرہ وسفر مدینہ)۔(9)۔۔۔19 **مدنی انعامات** (برائے حج وسفر مدینہ)۔

"فیضان نیت" کو عام کرنے اور لوگوں کو ثواب کا حریص بنانے کی غرض سے ان مدنی انعامات میں سب سے پہلا مدنی انعام جو آپ نے عطا فرمایا ہے وہ یہ ہے: **"کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی"**۔

خود امیر اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مختلف معاملات چاہے وہ کھانا پینا ہو یا سونا جاگنا، مدنی مذاکرہ ہو یا مدنی مکالمہ، عاشقان رسول کے ساتھ ملاقات ہو یا کوئی مدنی مشورہ وغیرہ سب میں نیت کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے نیتوں پر مشتمل ایک چارٹ ترتیب دیا ہے جو آپ کے مکتب میں آویزاں ہے اور مدنی مذاکرے میں تشریف لانے سے قبل آپ اس چارٹ کو پڑھ کر نیتیں کرتے ہیں اور پھر مدنی مذاکرے میں تشریف لاتے ہیں، اتنا ہی نہیں آپ مدنی مذاکرے میں حاضرین اور ناظرین کو بھی ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ بھی حسب حال اچھی اچھی نیتیں کرلیں تاکہ ثواب کا سلسلہ بڑھ جائے۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک رسالہ بنام **"ثواب**

بڑھانے کے نسخے" بھی تحریر فرمایا ہے جس میں آپ نے تقریباً 72 چیزوں کی مختلف نیتیں ذکر کی ہیں کہ ایسا اسلامی بھائی جس کو نیت کرنے میں دشواری ہوتی ہو وہ بھی اس رسالے سے اپنے مطلوبہ کام کی نیتیں دیکھ کر کر سکتا ہے۔ یوں ہی آپ نے نیتوں پر مشتمل مختلف پمفلٹ بھی مرتب فرمائے ہیں، جو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر کے دکان، مکان و دیگر جگہوں پر آویزاں کئے جاسکتے ہیں۔

اب صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنی ذہن سازی کی جائے، خود کو تیار کیا جائے کہ اِنْ شَآءَ اللہ میں خود بھی نیت کا فیضان حاصل کروں گا اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلاؤں گا۔ اور ان سب کے لئے بہترین ذریعہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی ہے۔ کیونکہ مدنی ماحول میں مدنی انعامات پر عمل اور مدنی مذاکرہ نیز سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کا ذہن بنے گا اور ان سب کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ فیضان نیت کے ساتھ ساتھ فیضان مدینہ بھی نصیب ہو گا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوت اسلامی تیری دھوم مچی ہو

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2)فیضانِ نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحری، افطاری کرنے یہاں تک کہ آب زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعا اجازت نہیں ہے۔ لیکن اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ ساری چیزیں بھی ضمنا جائز ہو جائیں گی۔ لیکن اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہ کی جائے بلکہ رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے کی جائے۔

درود شریف کی فضیلت

ایک مرتبہ دوران سفر ایک جنگل میں سلسلۂ شاذِلیَّہ کے عظیم پیشوا حضرت سیّدُنا ابوالحسن علی بن عبد اللہ شاذِلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اچانک درندوں نے گھیر لیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنی جان کا خوف ہونے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے گھبرا کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، بھروسہ اس روایت پر تھا کہ جو شخص حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا

ہے۔اور جس پر اللہ پاک رحم فرماتا ہے اس کے ہر دکھ درد کو کافی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ درود پاک کے صدقے آپ کو درندوں سے نجات مل گئی۔[1]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں درود
کیوں کہوں بے کس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروروں درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[3]

1 اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے

---

1 .....القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلوۃ علی رسول اللہ، ص ۲۶۰۔
2 .....حدائق بخشش، ص ۲۶۷-۲۷۰۔
3 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدر الشریعہ کی نماز سے محبت

مُصَنِّفِ بہارِ شریعت، صَدرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بُخار میں مبتلا ہوگئے یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی، دوپہَر سے پہلے غشی طاری ہوئی اور عصْر تک رہی، حافِظِ ملّت مولانا عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خدمت کے لیے حاضِر تھے، صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دریافت فرمایا: کیا وقت ہے؟ ظہر کا وقت ہے یا نہیں؟ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں، اب ظہر کا وَقت نہیں۔ یہ سن کر اتنی اَذِیَّت پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے۔ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دریافت کیا: کیا حُضور کو کہیں درد ہے؟ کہیں تکلیف ہے؟ فرمایا: (بَہُت بڑی) تکلیف ہے کہ ظہر کی نَماز قَضا ہوگئی۔ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عرض کی: حُضور بیہوش تھے، بیہوشی کے عالم میں نَماز قضا ہونے پر کوئی مُؤَاخَذہ (قیامت میں پوچھ

گچھ) نہیں۔ فرمایا: آپ مُؤاخَذہ کی بات کر رہے ہیں وقتِ مُقررہ پر دربارِ الٰہی کی ایک حاضری سے تو محروم رہا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز سے کس قدر محبت فرماتے تھے، بے ہوشی کی وجہ سے نمازِ ظہر قضا ہونے پر آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، اس سے وہ لوگ درس حاصل کریں جو صحت کی حالت میں نمازیں چھوڑتے اور شیطان کو خوش کرتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے جہاں خود نمازوں کی حفاظت فرماتے ہیں وہیں دوسروں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلاتے ہیں۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** بطور سوالات عطا فرمایا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے :۔ (1)۔۔۔**72 مدنی انعامات** (اسلامی بھائیوں کے لئے)۔ (2) ۔۔۔**63 مدنی انعامات** (اسلامی بہنوں کے لئے) ۔(3)۔۔۔**92 مدنی انعامات** (طلبا کے لئے)۔ (4)۔۔۔**83 مدنی انعامات** (طالبات کے لئے)۔ (5)۔۔۔**40 مدنی انعامات** (مدنی منوں اور مدنی منیوں کے لئے)۔ (6)۔۔۔**52 مدنی انعامات** (جیل خانہ جات کے لئے)۔ (7)۔۔۔**27 مدنی انعامات** (خصوصی اسلامی بھائیوں کے لئے)۔ (8)۔۔۔ **19 مدنی**

---

1 ..... تذکرۂ صدر الشریعہ، ص ۳۰۔

انعامات (برائے عمرہ وسفر مدینہ)۔(9)۔۔۔**19 مدنی انعامات** (برائے حج وسفر مدینہ)۔

امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو نمازوں سے بے حد پیار ہے ، آپ کی دلی خواہش ہے کہ مسلمان نمازیں پڑھ کر رضائے الٰہی کے حقدار بن جائیں، اسی وجہ سے آپ نے مدنی انعامات کے تمام رسائل میں نمازیں پڑھنے کا مدنی انعام بھی عطا فرمایا ہے، چنانچہ مدنی انعامات کے تمام رسائل میں مدنی انعام نمبر 02 میں ہے: کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اولی کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟ نیز 72 مدنی انعامات والے رسالے میں مدنی انعام نمبر 18 اور 83 مدنی انعامات والے رسالے میں مدنی انعام نمبر 22 اس کے علاوہ 92 مدنی انعامات والے رسالے میں مدنی انعام نمبر 31 میں ہے: کیا آج آپ نے فجر، ظہر، عصر اور عشا کی سنت قبلیہ (جماعت شروع ہونے سے قبل) نیز فرضوں کے بعد والے نوافل ادا فرمائے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً نماز دین اسلام کا وہ فرضِ عظیم ہے جو ہر مسلمان پر دن میں پانچ وقت ادا کرنا لازم ہے۔ اللہ پاک قراٰن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

”اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا“[1] ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے وقت باندھا ہوا۔

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکار نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے

---

1 .....پ۵، النساء: ۱۰۳۔

www.dawateislami.net

گا، اگر یہ درست ہوئی تو وہ شخص نجات پاجائے گا اور اگر اس میں خرابی آئی تو وہ شخص تباہ و برباد ہو جائے گا۔[1]

موجودہ زمانے میں مسلمانوں کی حالت زار خصوصا نمازوں کے حوالے سے بہت زیادہ خراب ہے، پنج وقتہ تو درکنار جمعہ و عیدین میں مسلمانوں کی حاضریاں کم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ آیئے نماز کے متعلق کچھ سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں پنج وقتہ نماز کی اہمیت اجاگر ہو اور ہمیں مدنی انعام نمبر 02 اور 18 پر عمل کا ذہن بھی ملے۔ چنانچہ

(1) پانچ 5 نمازیں مگر ثواب پچاس 50 کا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ پاک نے میری اُمت پر پچاس 50 نمازیں فرض فرمائی تھیں۔ جب میں مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس لَوٹ کر آیا تو اُنہوں نے دریافت کیا کہ اللہ پاک نے آپ کی اُمَّت پر کیا فَرض کیا ہے؟ میں نے اِنہیں بتایا کہ اللہ پاک نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں ہیں تو آپ کہنے لگے: اپنے رب کے پاس لَوٹ کر جایئے۔ آپ کی اُمَّت اِتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹ کر اللہ پاک کے پاس گیا۔ اِن سے کچھ حصہ کم کر دیا گیا۔ جب پھر مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس لوٹ کر آیا۔ تو اُنہوں نے مجھے پھر لَوٹا دیا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اچھا پانچ 5 ہیں اور پچاس 50 کی قائم مقام ہیں کیونکہ ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ میں مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس لوٹ کر آیا۔

---

[1] .....معجم اوسط، باب العین، من اسمہ علی، ۳/۳۲، حدیث: ۳۷۸۲۔

www.dawateislami.net

اُنہوں نے کہا: پھر اللہ پاک کے پاس لوٹ جایئے۔ میں نے جواب دیا مجھے تو اپنے رب سے شَرم محسوس ہونے لگی ہے۔[1]

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی وفات ظاہری کے ڈھائی ہزار سال بعد اُمت مصطفےٰ کی مدد فرماتے ہوئے شب معراج میں پچاس نمازوں کے بجائے پانچ کرادیں، اللہ پاک جانتا تھا کہ نمازیں پانچ رہیں گی، مگر پچاس مقرر فرماکر پھر دو پیاروں کے ذریعے سے پانچ مقرر فرمائیں، لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ 5 پڑھنے والے کو ثواب 50 کا ہی ملے گا، یہ یقیناً اللہ پاک کا لطف و کرم ہے جو ہمیں اس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے حاصل ہوا۔ کیا ہم اب 50 کے بجائے صرف 5 وقت کی نماز ادا کرنے میں بھی سستی کا مظاہرہ کریں گے!

(2) نماز دین کا ستون ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک صحابی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اسلام میں اللہ پاک کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں، اور نماز دین کا ستون ہے۔[2]

نماز مسلمانوں کی عید ہے

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ہر

---

1 .....ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوة، باب ماجاء فی فرض الصلوات... الخ، ۲/۱۶۶، حدیث: ۱۳۹۹۔

2 .....شعب الایمان، باب فی الصلوات، ۳/۳۹، حدیث: ۲۸۰۷۔

www.dawateislami.net

مسلمان کو چاہیے کہ ہر نماز کے وقت مسلمانوں کے گھروں میں عید کی طرح چہل پہل، رونق، روشنی اور تیاریٔ نماز، تلاوت کی آوازیں ہر کمرے سے نکلنی چاہیے۔ جس گھر میں یہ رونق نہ ہو تو وہ گھر مثل قبرستان ہے، شادی بیاہ اور عید اور میلہ، تماشہ، تہوار کی رونقیں تو کفار بھی کر لیتے ہیں، مومن کا تو سب عید میلہ رونق خوشیاں نماز ہی ہے، یہ فرق ہے مومن اور کافر کی رونق میں۔ آپ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) عشا اور فجر میں چاہتے تھے کہ ہر گھر میں ہر کمرے میں روشنی اور وضو کی تیاری وغیرہ کی چہل پہل ہو، اذان سننے کا بہت اہتمام فرماتے، جس وقت اذان ہوتی تو سب گھر میں سناٹا چھا جاتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نمازِ حکمِ خداوندی ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے اس کے بارے میں سوال ہو گا، لہٰذا مدنی انعام نمبر 02 اور 18 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے نماز کی پابندی کی ترکیب بھی بنائیں اور مدنی انعامات کا رسالہ پابندی سے پر کر کے اپنی یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا بھی معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ استقامت نصیب ہو گی، یاد رکھیے! اسلام جہاں ہمیں نمازوں کی پابندی کی تعلیم دیتا ہے وہاں جماعت کی پابندی کا ذہن بھی عطا کرتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنا کیوں ضروری ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جماعت میں دینی و دنیوی بہت سی حکمتیں ہیں۔ دنیاوی حکمتیں یہ ہیں:۔ ☜ جماعت کی برکت سے

---

1 ..... حالات زندگی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی، ص ۲۵۔

قوم میں تنظیم رہتی ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام کے لئے امام کی طرح صدر اور امیر چن لیا کریں پھر امیر کی ایسی اطاعت کریں جیسے مقتدی امام کی ☜ جماعت سے آپس کا اتفاق بڑھتا ہے ☜ روزانہ پانچ بار کی ملاقات اور دعا سلام دل کی عداوت دور کرتا ہے ☜ قوم میں پابندئ اوقات کی عادت پڑتی ہے کہ سب لوگ وقت جماعت پر دوڑتے آتے ہیں ☜ جماعت سے متکبرین کا غرور ٹوٹتا ہے کہ یہاں بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے ☜ نیز مسجد ہماری کمیٹی، گھر یا دارُ الشُّوریٰ ہے، جہاں جمع ہو کر مسلمان اہم مشورہ کرسکتے ہیں۔ دینی فائدے یہ ہیں کہ ☜ اگر جماعت میں ایک کی نماز قبول ہوگئی تو سب کی قبول ہے ☜ جماعت میں گویا مسلمانوں کا وفد بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے، اور ظاہر ہے کہ حاکم کے یہاں تنہا کے مقابل وفد کا زیادہ اکرام ہوتا ہے ☜ جماعت میں انسان رب کی کچہری میں وکیل یعنی امام کے ذریعے عرض و معروض کراتا ہے جس سے بات کا وزن بڑھ جاتا ہے ☜ مسجد کی طرف آنے جانے میں ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں ☜ جماعت سے آدمی کو دینی پیشوا علماء صوفیہ کا ادب سکھایا جاتا ہے۔[1]

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت علامہ سیّد محمود احمد رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر عاقل بالغ حُرّ (یعنی آزاد) اور قادر مسلمان پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے، اور بلا عُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار، مستحق سزا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: حُضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

---

1 .....اسرار الاحکام، ص ۱۳۔

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عُمومی عمل یہ ہی تھا کہ آپ فرض نمازیں باجماعت ادا فرماتے اِلَّا یہ کہ کوئی مجبوری پیش آجاتی۔ صحابۂ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) کا بھی اسی پر عمل تھا۔ اور عہدِ نَبَوِی میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرتِ عَتَّاب بن اَسِید (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے جو عہدِ نَبَوِی میں مکہ کے گورنر تھے، اپنے خطبہ میں فرمایا: اے اَہلِ مکہ! خدا کی قسم! اگر مجھے یہ خبر پہنچی کہ تم میں سے کوئی قصداً جماعت کی نماز کے لیے مسجد میں نہیں آیا تو میں اس کی گردن ماردوں گا۔[1]

میدانِ جنگ میں نمازِ باجماعت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نماز باجماعت ادا کرنا ہر عاقل وبالغ مسلمان مرد پر واجب ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جو عاشقانِ رسول اسلامی بھائی مدنی انعام نمبر 2 پر عمل کرتے ہیں، انہیں تکبیر اولی کے ساتھ صف اول میں باجماعت نماز ادا کرنے کی سعادت ملتی، اس کا جذبہ بھی نصیب ہوتا اور اس پر استقامت کی دولت بھی ملتی ہے۔ جماعت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگائیے کہ سخت جنگ کے ماحول میں جہاں دشمنوں کی یلغار ہو، گھمسان کی جنگ ہو اور موت سروں پر منڈلا رہی ہو تب بھی دینِ اسلام اکیلے اکیلے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتا، بلکہ اس صورت میں بھی نماز جماعت کے ساتھ ہی ادا کی جائے گی، البتہ اس کا طریقہ کچھ مختلف ہوگا، اس نماز کو **"نمازِ خوف"** کہا جاتا ہے۔[2] آیئے جماعت کی اہمیت کے تعلق سے چند روایات

---

1 ..... فیوض الباری، ۳/۲۹۷-۲۹۹۔

2 ..... نماز خوف کی تفصیل جاننے کے لئے بہار شریعت جلد ۱ حصہ ۴ ص ۷۹۵ تا ۷۹۸ کا مطالعہ فرمایئے۔

وواقعات ملاحظہ کرتے ہیں، چنانچہ

جماعت کی اہمیت پر 08 روایات

(1) حضرت سَیِّدُنا ابُواُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر نَمازِ باجماعت سے پیچھے رہ جانے والا یہ جانتا کہ نماز باجماعت کے لئے چل کر آنے کی کیا فضیلت ہے تو گھسٹتے ہوئے حاضر ہوتا۔[1]

(2) حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ پاک باجماعت نَماز پڑھنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔[2] (3) حضرتِ سیِّدُنا ابو سَعید خُدْرِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔[3] (4) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: نَماز باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس دَرجہ بڑھ کر ہے۔[4]

(5) حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عُثمان! جس نے فَجْر کی نَماز باجماعت پڑھی پھر بیٹھ

---

1 .....معجم کبیر، علی بن زید، ۸/۲۲۴، حدیث: ۷۸۸۶۔

2 .....مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۳۰۹، حدیث: ۵۱۱۲۔

3 .....حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/۲۹۹، حدیث: ۱۰۵۹۱۔

4 .....بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوٰت الجماعۃ، ۱/۲۳۲، حدیث: ۶۴۵۔

کر اللہ پاک کا ذِکر کرتا رہا حتّٰی کہ سورج طُلوع ہو گیا اس کے لئے جنت الفردَوس میں سَتر 70 دَرجے ہوں گے، ہر دو دَرجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا ایک تربیت یافتہ تیز رفتار عُمدہ نَسل کا گھوڑا سَتّر سال میں مَسافَت طے کرتا ہے۔ اور جس نے ظُہر کی نَماز باجماعت پڑھی اس کے لئے عَدن کی جنتوں میں پچاس 50 درجے ہوں گے، ہر دو دَرَجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا ایک تربیت یافتہ تیز رفتار عمدہ نسل کا گھوڑا پچاس سال میں مَسافَت طے کرتا ہے۔ اور جس نے عصر کی نَماز باجماعت پڑھی اس کے لئے اَولادِ اِسماعیل میں سے ایسے آٹھ 8 غلام آزاد کرنے کا ثواب ہو گا جو بَیْتُ اللہ کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں۔ اور جس نے مَغْرِب کی نَماز باجماعت پڑھی اس کے لئے نَفلی مَقبول حج اور مقبول عُمرے کا ثواب ہو گا۔ اور جس نے عشا کی نَماز باجماعت پڑھی اس کے لیے لَیْلَۃُ الْقَدْر میں قِیام کرنے کے برابر ثواب ہو گا۔[1] (6) حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اِبنِ آدم کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جانا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اللہ پاک کے مُنادی کی ندا سنے پھر اسے قبول نہ کرے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو)۔[2] (7) اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: جو اذان سنے پھر اس کا جواب نہ دے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو) تو اس نے بھلائی کا ارادہ نہیں کیا یا اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں کیا گیا۔[3] (8) حضرتِ

---

1 .....شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/۱۳۷، حدیث: ۹۷۶۱۔

2 .....مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاۃ، باب من قال اذا سمع المنادی فلیجب، ۱/۳۸۰، رقم: ۴۔

3 .....مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاۃ، باب من قال اذا سمع المنادی فلیجب، ۱/۳۸۰، رقم: ۵۔

سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جو اذان سنے پھر بلا عُذر اس کا جواب نہ دے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو) تو اس کی کوئی نماز نہیں۔[1]

نمازوں میں مجھے ہر گز نہ ہو سستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یا رسولَ اللہ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیر حاضر شخص کو بلالیا

منقول ہے کہ امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک شخص کو نمازِ فجر میں غیر حاضر پایا تو اُسے پیغام بھجوایا، وہ شخص حاضر ہوا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دریافت فرمایا: تم کہاں تھے؟ اُس نے عرض کی: میں بیمار تھا، اگر آپ کا قاصد میرے پاس نہ آتا تو میں گھر سے نہ نکلتا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کسی اور کے پاس آسکتے ہو تو نماز کے لیے بھی نکلا کرو۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دو جہاں کو پالنے والا، ہماری ہر ضرورت کو پورا کرنے والا رب ہمیں 5 وقت ندا کروا کر اپنے حضور اپنے دربار میں بلائے اور ہم ایک وقت بھی حاضر نہ ہوں، لیکن اگر ہمارا کوئی عزیز ہمارا کوئی دوست ایک Message کر کے ہمیں کسی مقام پر بلائے اور ہم کچھ بھی کر کے وہاں پہنچ جائیں، یقینا یہ بہت بڑی

---

1 .....مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاۃ، باب من قال اذا سمع المنادی فلیجب، ۱/۳۸۰، رقم: ۲۔
2 .....وسائل بخشش (مرمم)، ص ۳۳۱۔
3 .....مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاۃ، باب من قال اذا سمع المنادی فلیجب، ۱/۳۷۹، رقم: ۱۔

محرومی اور آخرت کے بڑے عذاب کا پیش خیمہ ہے۔

بال منڈوادیئے

ایک بار حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَماز کی جماعت میں شریک نہ ہوسکے۔ اُستاذِ محترم حضرتِ سیّدُنا صالح بن کَیسان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وجہ پوچھی تو بتایا: میں اُس وَقت بالوں میں کنگھی کر رہا تھا۔ تڑپ کر بولے: بال سنوارنے کو نَماز پر ترجیح دیتے ہو! اور اس بات کی خبر مِصر میں آپ کے والد محترم کو کر دی، اُنہوں نے اُسی وَقت اپنا خاص آدمی بیٹے کو سزا دینے کے لئے بھیجا جس نے مدینے شریف پہنچتے ہی سب سے پہلے اُن کے بال مُنڈوائے پھر کوئی دوسری بات کی۔[1]

اٹھا کر مسجد لایا جاتا

حضرتِ سیّدُنا ابوعبد الرحمن سُلَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کو بیماری کی حالت میں اٹھا کر مسجد لے جایا جاتا تھا۔[2] صرف یہی نہیں بلکہ آپ بارش کے دن بھی اصرار کرتے کہ آپ کو مسجد لے جایا جائے۔ چنانچہ حضرتِ سیّدُنا سَعْد بن عُبَیْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا ابوعبد الرحمن سُلَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی بیماری کے دوران کیچڑ اور بارش کے باوجود اپنے رُفَقاء کو حکم دیتے کہ انہیں اٹھا کر مسجد لے جایا جائے۔[3]

---

1 .....سیرۃ و مناقب عمر بن عبد العزیز لابن الجوزی، الباب الثالث، ص ۱۳۔

2 .....مصنف ابن ابی شیبہ، ۱/۳۸۶، رقم: ۲۔

3 .....الزھد لابن مبارک، باب فضل المشی الی الصلاۃ... الخ، ص ۱۴۱، رقم: ۴۱۹۔

جماعت کے دوران انتقال ہوا

صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پوتے حضرتِ سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جان کنی کی تکالیف میں تھے کہ مغرب کی اذان شروع ہوگئی ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو !(اور مجھے مسجد پہنچاؤ) عرض کی گئی: آپ بیمار ہیں، ارشاد فرمایا: میں اللہ پاک کے بُلاوے کو سنوں اور قبول نہ کروں!(یعنی ایسا کرنا میری برداشت سے باہر ہے)چنانچہ لوگ آپ کا ہاتھ تھام کر مسجد لے آئے اورآپ مغرب کی جماعت میں شامل ہوگئے، ابھی ایک رکعت ہی ادا کرپائے تھے کہ آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔[1]

حالت نزع میں نماز کی نیت باندھی

حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُالوَہاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیِّدی محمد بن عِنَان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شدید بیمار ہونے کے باوجود جماعت نہیں چھوڑتے تھے، بلکہ جماعت کے لیے گھسٹتے ہوئے آتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وفات کے وقت میں حاضر تھا، آپ نے حالتِ نزع میں بیٹھے بیٹھے امام کے پیچھے اُس وقت نیت باندھی جب آپ کے جسم کے نچلے آدھے حصے سے روح نکل چکی تھی اور اشاروں سے نماز پڑھی، جب سلام پھیرا تو ہم نے آپ کو لٹا دیا، آپ تسبیح لے کر آہستہ آواز میں کچھ پڑھنے لگے، روح نکلتے وقت آپ کے جسم کی آخری حرکت یہی تھی کہ آپ کے ہاتھ تسبیح ہلانے میں مشغول تھے۔[2]

---

1 .....سیر اعلام النبلاء، عامر بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام، ۶/۵۲۔

2 .....لواقح الانوار القدسیۃ، المنہیات، عدم التھاون بصلاۃ الجماعۃ، ص۴۹۰۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت تو ہم سب کو آنی ہے، لیکن کب آنی ہے؟ کہاں آنی ہے؟ کس حال میں آنی ہے؟ یہ ہمیں نہیں معلوم۔ لہٰذا موت جیسی اٹل حقیقت کو یکسر بھلا کر غفلت میں زندگی گزارنا کس قدر حماقت ہے!

نماز فجر اور رات کی نفلی عبادت

ایک مرتبہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے صُبح کی نَماز میں حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن ابی حَثْمَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں ان کا گھر تھا، اُن کی والدہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبح کی نَماز میں مجھے سلیمان نظر نہیں آیا! انہوں نے عرض کی: رات میں نَماز (یعنی نَوافل) پڑھتے رہے پھر نیند آگئی۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: صُبح کی نَماز جماعَت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک رات میں قیام کرنے (یعنی نوافل پڑھنے) سے زیادہ بہتر ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً دینی اجتماعات، محافل میلاد وغیرہ میں شرکت کرنا عین سعادت ہے کہ وہاں بزرگوں کا ذکر خیر ہوتا اور رحمت الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، لیکن نماز فجر باجماعت ادا کرنا ہم پر فرض ہے، لہٰذا ان اجتماعات و محافل میں شرکت کی ترکیب اس انداز پر کی جائے کہ نماز فجر متأثر نہ ہو۔

فالج کے باجود جماعت میں حاضری

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کو

---

1 .....موطّا امام مالک، کتاب صلاۃ الجماعۃ، باب ما جاء فی العتمۃ والصبح، ۱/۱۳۴، حدیث: ۳۰۰۔

www.dawateislami.net

فالج ہو گیا تھا اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں باجماعت نماز کے لیے تشریف لاتے، آپ سے عرض کی جاتی کہ حُضور آپ معذور ہیں، ارشاد فرماتے: لیکن میں مؤذن سے حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سنتا ہوں اور جو اذان سنے اسے چاہیے کہ نماز پڑھنے کے لیے جائے خواہ گھسٹتا ہوا جائے۔[1]

سُہاگ رات کی صبح جماعت میں حاضری

صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا حارِث بن حَسَّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شادی کی رات گزارنے کے بعد جب فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو آپ سے عرض کی گئی: آپ (باجماعت نماز فجر کے لیے) تشریف لائے ہیں حالانکہ گزشتہ شب ہی آپ نے اپنی اِزدِواجی زندگی کا آغاز کیا ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: واللہ! اگر کوئی عورت مجھے نمازِ فجر باجماعت پڑھنے سے روکے گی تو ضرور وہ بری عورت ہو گی۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عام طور پر لوگ شادی کی صبح نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے حوالے سے شش و پنج کا شکار نظر آتے ہیں، خاندان کے دیگر افراد اور دوست یار بھی ایسے موقع پر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ صبح صبح نماز کے لئے مسجد جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، گھر پر ہی پڑھ لینا، اور دولہے میاں بھی شرم و حیا کو آڑ بنا کر جماعت جیسی فضیلت کو کھو دیا کرتے ہیں، یاد رکھئے! جماعت چھوڑنے کی جب جنگ کی

---

1 .....شرح صحیح البخاری لابن بطال، کتاب مواقیت الصلوۃ وفضلھا، باب حد المریض... الخ، ۲/۲۹۰۔

2 .....معجم کبیر، الحارث بن حسان البکری، ۳/۲۵۳، رقم: ۳۳۲۴۔

www.dawateislami.net

حالت میں اجازت نہیں ہے تو شادی کی صبح کیسے اجازت ہو سکتی ہے !اللہ پاک ہمیں عقل سلیم نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پنج وقتہ نماز پڑھنے کے فوائد

منقول ہے کہ جو شخص ہمیشہ پانچ وقت کی نَمازیں باجماعت پڑھتا رہے اللہ پاک اُس کو پانچ 5 باتیں عِنایَت فرمائے گا:۔(1)اس کی تنگدَستی دور کرے گا(2) عذابِ قَبْر سے اُسے مَحفُوظ رکھے گا(3)قیامت کے دن اُس کا نامۂ اَعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا(4)پُل صِراط سے تیز اُڑنے والے پرندے کی طرح گزر جائے گا(5)جنت میں بِلاحِساب وکِتاب داخل ہو گا۔اور جو شخص پَنج وَقتہ نَماز باجماعت میں سُستی کرے اللہ پاک اُس کو بارہ 12 عَذابوں میں مبتَلا کرے گا، تین 3 عذاب دنیا میں تین 3 مرنے کے وقت، تین 3 قَبْر میں اور تین 3 قیامت کے دن۔دُنیاوی تین عذاب یہ ہیں:۔(1)اُس کی کمائی سے بَرَکت اُٹھ جائے گی(2)اُس کے چہرے سے نیکی اور تَقوی کی عَلامَت مٹ جائے گی(3)لوگوں کے دلوں میں اُس کے لئے نَفرت اور عَداوَت پیدا ہو گی۔اور مرنے کے وقت تین عذاب یہ ہیں:۔(1)جانکنی کے وقت بھوکا ہو گا(2)پیاسا ہو گا(3)رُوح نکلتے وقت سخت تکلیف ہو گی۔قَبْر کے تین عذاب یہ ہیں:۔ (1)مُنکَر نکِیر کا سوال سختی سے ہو گا(2)قَبْر میں تاریکی ہو گی(3)قَبْر میں تنگی ہو گی۔ قیامت کے تین عذاب یہ ہیں:۔(1)حِساب سختی سے لیا جائے گا(2)اللہ پاک کا اُس پر نِہایَت غَضَب ہو گا(3)عذابِ جہنم اُس پر شِدَّت سے ہو گا۔[1]

---

1 .....تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جماعت سے نماز پڑھنے کی کیسی برکتیں ہیں، اور اس سے محروم رہنے کے کتنے بڑے نقصانات ہیں، آیئے اب کچھ تکبیر اولیٰ اور صفِ اوّل کے حوالے بھی سنتے ہیں، کیونکہ یہ دو چیزیں بھی سعادتوں کے حصول میں کسی طرح کم نہیں، چنانچہ

نار اور نفاق سے آزادی

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: جو کوئی اللہ پاک کے لیے چالیس دن تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز پڑھے اُس کے لیے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک نار سے دوسری نِفاق سے۔ (1)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس عمل کی برکت سے یہ شخص دنیا میں منافقین کے اَعمال سے محفوظ رہے گا، اسے اِخلاص نصیب ہو گا، قبر و آخرت میں عذاب سے نجات پائے گا۔ خیال رہے کہ انسانی تبدیلیاں چالیس 40 پر ہوتی ہیں، بچہ ماں کے پیٹ میں 40 دن نطفہ، چالیس دن خون، پھر چالیس روز اور پارۂ گوشت (یعنی گوشت کا ٹکڑا) رہتا ہے، چالیس سال میں عقل کامل ہوتی ہے، اس لیے یہاں بھی چالیس کا عدد مذکور ہوا۔ مزید فرماتے ہیں: سلف صالحین کی اگر کوئی جماعت چھوٹ جاتی تو سات سات روز تک لوگ تعزیت کے لیے آتے۔ (2)

---

1 .....ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل... الخ، ۱/۲۷۴، حدیث: ۲۴۱۔

2 .....مرآۃ المناجیح، ۲/۲۱۱۔

سیاہ آنکھوں والی 100 اونٹنیاں

ایک بدری صحابیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بیٹے سے پوچھا: تم نے ہمارے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی؟ بیٹے نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے پھر پوچھا: تم نے تکبیرِ اُولیٰ پائی؟ بیٹے نے عرض کی: نہیں! ارشاد فرمایا: باجماعت نماز کا جو حصہ تم سے فوت ہو گیا وہ سیاہ آنکھوں والی سو 100 اونٹنیوں سے بہتر ہے۔[1]

جماعت اور تکبیر اولیٰ کی پابندی

حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چالیس سال سے میری جماعت فوت ہوئی نہ ہی میری نظر لوگوں کی گُدِّی پر پڑی (یعنی چالیس سال سے جماعت کے ساتھ تکبیر اولیٰ کی بھی پابندی ہے)۔[2]

70 سال سے تکبیر اولی کی پابندی

حضرتِ سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں تقریباً دو 2 سال سے حاضر ہو رہا ہوں میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کی کوئی رکعت نکلی ہو، اور تقریباً ستر 70 سال سے آپ کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! تکبیر اولیٰ کی کس قدر سعادتیں ہیں۔ جہنم سے چھٹکارا بھی مل رہا

---

1 .....مصنف عبد الرزاق، باب فضل الصلاۃ فی جماعۃ، ۱/۳۹۱، رقم: ۲۰۲۵۔

2 .....طبقات کبری لابن سعد، سعید بن المسیب، ۵/۹۹۔

3 .....تھذیب التھذیب، حرف السین، سلیمان بن مھران الاسدی الکاھلی، ۳/۵۰۸۔

ہے اور نفاق سے آزادی بھی، اللہ پاک ہمیں بھی نصیب کرے!۔ آیئے پہلی صف کی اہمیت کے تعلق سے ایک آیت اور ایک حدیث سماعت کرتے ہیں، چنانچہ

پہلی صف اور جذبۂ صحابہ

اللہ پاک قراٰن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ''وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ''[1] (ترجمۂ کنزُالایمان: اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے)۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیت کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جماعتِ نماز کی صفِ اَوَّل کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صفِ اَوَّل حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور اُن کا اِزْدِحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہوگئے تاکہ صفِ اَوَّل میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں۔[2]

پہلی صَف کے لئے قرعہ اندازی

حضرت سیّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صَفِ اَوّل میں کیا ہے تو پھر بغیر

---

1 .....پ۱۴، الحجر: ۲۴۔

2 .....خزائن العرفان، پ۱۴، سورۃ الحجر، تحت الآیۃ: ۲۴، ص ۴۹۲۔

www.dawateislami.net

قُرعہ ڈالے اسے نہ پاسکتے تو قُرعہ ہی ڈالتے۔[1]

پہلی صف کی ترغیب میں حکمتیں

شارحِ بخاری حضرت علامہ بدرُالدّین محمود عَیْنی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صفِ اَوّل کی ترغیب دلانے میں کئی حکمتیں ہیں:(1) آدمی اپنے اوپر لازم فرض کی خَلاصی میں جلدی کرتا ہے(2) جلد سے جلد مسجد میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے(3) امام کا قُرب ملتا ہے (4) امام کی قراءت سن سکتا ہے(5) امام سے (اَفعالِ نماز) سیکھ سکتا ہے(6) حاجت کے وقت امام کو لُقمہ دے سکتا ہے(7) خلیفہ بنانے کی حاجت پیش آجانے کے سبب امام اس سے خلیفہ بننے کی خواہش کر سکتا ہے(8) صفوں کو چیرنے والے شخص سے دور رہتا ہے(9) اگلی صف والوں کو نہ دیکھنے کے سبب اس کے خیالات محفوظ رہتے ہیں (10) اس کے سجدہ کرنے کی جگہ نمازیوں کے دامن سے خالی رہتی ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح فرض نمازیں باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ صف اوّل میں ادا کرنا عین سعادت ہے، اسی طرح پنج وقتہ نمازوں کی سنّت قَبْلِیہ و بَعْدِیہ (یعنی نماز سے پہلے اور بعد کی سنتیں) نیز وِتْر و نوافل ادا کرنا بھی خوش بختیوں کا ایک لازوال سلسلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے

---

1 .....بخاری، کتاب الاذان، باب الاستھام فی الاذان، ۱/۲۲۴، حدیث: ۶۱۵۔

2 .....عمدۃ القاری، کتاب الاذان، باب الصف الاول، ۴/۳۵۶۔

www.dawateislami.net

مدنی انعام نمبر 18 میں یہ عمل کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے چند فضائل آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، چنانچہ

پابندی سے سنّت موکدہ پڑھنے کا ثواب

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حَبِیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: جو روزانہ بارہ رکعتیں ادا کرے گا، اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا، (وہ بارہ رکعتیں یہ ہیں:۔) چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشا کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ (1)

فجر کی سنتیں ادا کرنے کا ثواب

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے، سب سے بہتر ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ دو رکعتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (2)

ظہر کی سنتیں اور نفل ادا کرنے کا ثواب

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حَبِیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ ظہر سے پہلے اور

---

1 ..... ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ماجاء فیمن صلی فی یوم... إلخ، ۱/۴۲۴، حدیث: ۴۱۵۔

2 ..... مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر... الخ، ص ۳۶۵، حدیث: ۷۲۵۔

www.dawateislami.net

بعد میں چار چار رکعتیں ادا کریگا اللہ پاک اُسے آگ پر حرام فرمادے گا۔[1]

عصر کی پہلی چار رکعتوں کا ثواب

امیرُالمومنین حضرتِ سَیِّدُنا علی بن اَبِی طالِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکار نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری امت ہمیشہ عصر سے پہلے ان چار رکعتوں کو ادا کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس دنیا ہی میں اس کی حتمی مغفرت کر دی جائے گی۔[2]

سنتِ مغرب کے فضائل

ایک روایت میں ہے :جو شخص بعدِ مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے، اُس کی نماز عِلِّیِّیْن میں اٹھائی جاتی ہے۔ ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔[3]

نمازِ وتر کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا خارِجَہ بن حُذَافَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: بے شک اللہ پاک نے تمہاری مدد ایک ایسی نماز کے ذریعے سے فرمائی ہے جو تمہارے حق میں سُرخ اُونٹوں سے بہتر ہے اور یہ

---

1 .....مسند احمد، حدیث ام حبیبہ بنت ابی سفیان، ۱۰/ ۲۳۲، حدیث: ۲۶۸۲۵۔

2 .....معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/ ۳۸، حدیث: ۵۱۳۱۔

3 .....مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب السنن و فضائلھا، ۱/ ۳۴۵، حدیث: ۱۱۸۴، ۱۱۸۵۔

نماز وِتر ہے اور اسے تمہارے لئے عشا سے طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اتنے پیارے پیارے فضائل سن کر آیئے نیت کرتے ہیں کہ

آج بلکہ ابھی سے ہم فرض نمازوں کی پابندی کریں گے اِنْ شَآءَاللّٰہ

فرض نماز کسی صورت میں قضا نہیں کریں گے اِنْ شَآءَاللّٰہ

ہر فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں گے اِنْ شَآءَاللّٰہ

تکبیر اولیٰ کی سعادت پائیں گے اِنْ شَآءَاللّٰہ

صف اول نہیں چھوڑیں گے اِنْ شَآءَاللّٰہ

وِتر بھی پابندی سے ادا کریں گے اِنْ شَآءَاللّٰہ

نماز سے پہلے اور بعد کی سنتیں بھی پڑھیں گے اِنْ شَآءَاللّٰہ

نوافل کا بھی اہتمام کریں گے اِنْ شَآءَاللّٰہ

اور ان سب چیزوں پر استقامت حاصل کرنے اور اِنْ شَآءَاللّٰہ
مزید جذبہ پانے کے لئے مدنی انعامات پر عمل کریں گے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت امیر اہل سنت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نماز کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب بنام **"نماز کے احکام"** بھی تصنیف فرمائی ہے، جس

---

1 .....ابو داود، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر، ۲/۸۸، حدیث: ۱۴۱۸۔

www.dawateislami.net

میں آپ نے وضو، غسل، اذان، نماز، جمعہ و عیدین، نماز جنازہ نیز فاتحہ کا طریقہ جیسے موضوعات پر اپنے تقریباً 12 رسائل شامل کئے ہیں۔ خود امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نماز کی پابندی کے حوالے سے اتنے حساس ہیں کہ آپ نے اپنی شادی والی رات کی صبح بھی فیضان مدینہ میں آکر فجر کی نماز کی امامت فرمائی تھی اور آپ ہی کی تربیت کے نتیجے میں آپ کے جانشین الحاج ابو اُسید عُبَید رضا عطاری المدنی حَفِظَہُ اللہ نے بھی اپنی شادی والی رات کی صبح یہی سعادت حاصل کی۔ نیز آپ کی روحانی تربیت اور آپ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کے نتیجے میں آپ کے مریدین بھی نمازوں کی پابندی کے بے حد شیدائی ہیں، آیئے آپ کے ان تین مریدین کی نمازوں سے محبت کا عالم سنتے ہیں جو اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں، چنانچہ

بلبل روضۂ رسول کا جذبۂ نماز

مرکزی مجلس شوری کے مرحوم نگران بلبل روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی عَلالت کی وجہ سے چلنے پھرنے سے قاصر تھے، اس کے باوجود جب نماز کا وقت آتا تو کھڑے ہو کر ہی نماز ادا فرماتے۔ گھر کا کوئی فرد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سہارا دیتا یا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قریب کھڑا رہتا مَبادا کہیں گر جائیں۔ لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمت نہ ہارتے اور کھڑے ہو کر ہی نماز ادا فرماتے۔ آخری نماز بھی یوں ادا فرمائی کہ گھر کے دو افراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سنبھالنے کے لئے قریب بیٹھے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔[1]

---

1 ..... عطار کا پیارا، ص ۱۳۲۔

www.dawateislami.net

مفتیٔ دعوت اسلامی کا جماعت کا اہتمام

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم رُکن مُفتیٔ دعوتِ اِسلامی الحاج اَلحافِظ اَلقاری حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد فاروق عطارِی المدنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باجماعت نمازوں کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے۔ کئی بار ٹرین سے اگر پنجاب جانا ہوتا تو باب المدینہ کراچی سے حیدر آباد تک بس میں سفر فرماتے تاکہ نماز بآسانی ادا ہو سکے۔ اگر ٹرین آنے میں تاخیر ہوتی تو با قاعدہ مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش فرماتے۔ ہمیشہ ہر نماز پہلی صف میں ادا کرنے کی مکمل کوشش فرماتے۔ ان کے ایک رفیق مفتی صاحب مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کا بیان ہے کہ مفتی محمد فاروق العطاری المدنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت با عمل تھے، مدنی انعامات کے عامل تھے۔ اکثر باوُضو رہا کرتے تھے، میں نے متعدد بار انہیں وُضو کے بعد نوافل (یعنی تَحِیَّۃُ الوُضُو) ادا کرتے دیکھا۔ عُموماً اذان سے قبل وُضو کر لیتے اور جیسے ہی اذان ہوتی مسجد میں چلے جاتے اور عُموماً پہلی صف میں نماز پڑھتے، میں ان کے ساتھ تقریباً چار 4 سال رہا مگر میں نے ان کی تکبیرِ اُولیٰ فوت ہوتے نہیں دیکھی۔[1]

تاجدارِ مدنی انعامات کی فکرِ نماز

مرکزی مجلس شوری کے مرحوم رکن، تاجدارِ مدنی انعامات حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کی حفاظت کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ شدید بیماری کے باعث اسپتال میں داخل ہونے کی صورت میں بھی نماز قضا نہیں ہونے

---

1 ..... مفتیٔ دعوت اسلامی، ص ۵۲۔

www.dawateislami.net

دیتے تھے۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: ایک مرتبہ میں رات کو ان کی دیکھ بھال کے لئے اَسپتال میں موجود تھا کہ مجھ سے فرمایا: مجھے فجر کی نماز میں اٹھا دیجئے گا۔ میں نے جب فَجْر میں اذان کے بعد آپ کو آواز دی تو ایک ہی آواز پر اٹھ گئے اور مجھ سے فرمانے لگے: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، شکریہ بیٹا! آپ نے مجھے نماز فجر کے لئے جگایا۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ شدید بیمار ہونے کے باوجود کہ آپ سے بیٹھا بھی نہیں جاتا تھا تو آپ لیٹے لیٹے مٹّی کی پلیٹ اپنے سینے پر اُلٹی رکھ کر اُس سے تَیَمُّم کرتے اور اِشاروں سے نماز ادا کر لیا کرتے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی بیماری کے اندر ہوش وحواس کے عالَم میں کوئی نماز چھوٹی ہو۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! نیت کرتے ہیں کہ مدنی انعام نمبر 02 اور 18 پر ضرور عمل کریں گے، اس کی برکت سے ہمیں نماز کا جذبہ، نماز کی محبت اور نماز پر استقامت نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ الله

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

1 ..... محبوب عطار کی ۱۲۲ حکایات، ص ۳٦۔

(3)فیضانِ شجرۂ قادریہ رَضَوِیّہ ضِیائیہ عَطّاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ مسجد کے اندر کھانے، پینے، سَحَری، افطاری کرنے یہاں تک کہ آب زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ لیکن اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ ساری چیزیں بھی ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ لیکن اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہ کی جائے بلکہ رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے کی جائے۔

درود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا فُضالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سیّدُ المُبلِّغِین، رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اُس نے نماز پڑھی اور پھر اِن کلمات سے دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ، اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما! نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی! جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ پاک کی ایسی حمد کر جو اس

کے لائق ہے، وَصَلِّ عَلَّی! اور مجھ پر درود پڑھ!، پھر اس کے بعد دعا مانگ!۔ راوی فرماتے ہیں پھر اِس کے بعد ایک اور شخص نے آکر نماز پڑھی، اللہ پاک کی حمد کی اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود پڑھا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی! تو دعا کر قبول ہو گی۔[1]

درودِ نَغْمۂ نعتِ نبی کا زینہ ہے
سدا بہار دُعاؤں کا ہے وقار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

ایک اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁: نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁: ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁: ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁: دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁:

---

1 ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات... الخ، ۵/۲۹۰، حدیث: ۳۴۸۷۔

2 معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁:... ''صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب'' ''اُذْکُرُوا اللّٰہ'' ''تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ'' وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁:... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لا! ہمارا شجرہ واپس کر دے!

حضرت مولانا سیِّد ایوب علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: صبح 9 یا 10 بجے کا وقت ہو گا، میں اور برادرم (یعنی میرے بھائی) قَنَاعت علی پھاٹک میں کام کر رہے تھے کہ ایک نوجوان صاحبزادے بحیثیت مسافر تشریف لائے اور سلام کر کے ایک طرف خاموش بیٹھ گئے۔ ہم لوگوں نے دولت خانہ دریافت کیا، فرمایا: ''میرٹھ'' کا رہنے والا ہوں۔ پھر پوچھا: کیسی تکلیف فرمائی؟ (یعنی کیسے آنا ہوا؟) اس پر بے اختیار رونے لگے، بار بار دریافت کیا جاتا تھا مگر انکشاف نہ ہوتا تھا، بالآخر بہت اِصرار کے بعد فرمایا کہ میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ کا مرید ہوں۔ اِمْسال (یعنی اِس سال) حضرت خواجہ غریب نواز کے عرس میں حاضری کا اتفاق ہوا، ایک بُزرگ سے قدم بوس ہوا، بعض لوگوں نے مجھ سے کہا: تم اِن بزرگ کے مرید ہو جاؤ! میں نے کہا: اعلیٰ حضرت قبلہ بریلوی سے بیعت ہوں، انہوں نے کہا: وہاں تم شریعت میں بیعت ہوئے ہو، یہاں تم طریقت میں بیعت ہو جاؤ! میں اُن لوگوں کے کہنے سے اُن بزرگ کا مرید ہو گیا۔ جب وہاں سے آکر فِرود گاہ (یعنی اپنی قیام گاہ) پر آرام کیا، غافل سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت

قبلہ سامنے تشریف لائے، چہرۂ اَنور پر جلال نمایاں تھا، مجھ سے فرمایا: **"لا! ہمارا شجرہ واپس کردے!"** اتنے میں آنکھ کھل گئی، اُس روز سے میری طبیعت کسی کام میں نہیں لگتی ہے، اسکول میں پڑھا کرتا تھا وہ بھی چھوڑ دیا، ہر وقت دل یہی چاہتا ہے کہ دھاریں (یعنی دھاڑیں) مار مار کر خوب روؤں، ہم لوگوں نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا: آپ گھبرائیں نہیں! ظہر کے وقت حضور تشریف لائیں گے، بعد نماز عرض کر دیجئے کہ میں تجدیدِ بیعت (یعنی نئے سرے سے بیعت) کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ سن کر اُن کو کچھ سکون ہوا۔ اتنے میں دیکھا کہ اسی وقت خلاف معمول حضور (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) باہر تشریف لے آئے اور اُن صاحبزادے سے فرمایا: آپ کیسے آئے؟ ہم لوگوں کو یہ الفاظ سن کر ایک گُونہ (یعنی تھوڑا سا) تعجب ہوا، اِس لئے کہ عادتِ کریمہ یہ تھی کہ ہر نَوَارِد (یعنی نئے آنے والے شخص) سے دریافت فرماتے: آپ نے کیسے تکلیف فرمائی؟ اُن صاحبزادے نے حضرت کے دریافت کرنے پر بَجُز (یعنی سوائے) رونے کے کچھ جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے پھر فرمایا: رونے سے کوئی نتیجہ نہیں، مطلب کہیے! اِس پر اُنہوں نے سارا واقعہ بیان کیا، یہ سن کر پھر ارشاد فرمایا: میرے پاس کس لیے آئے ہیں؟ وہ صاحبزادے پھر رونے لگے اور جو ترکیب ہم لوگوں نے بتائی تھی اُس کے کہنے کی اُنہیں جرأت نہ ہوئی۔ اس کے بعد حضور یہ فرماتے ہوئے کہ آپ قیام کریں مجھے کام کرنا ہے، تشریف لے گئے۔ ہم لوگوں نے پھر ان سے کہا: آپ ڈریں نہیں اور نمازِ ظہر کے وقت تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر دیں۔ مختصر یہ کہ بعد نمازِ ظہر اُنہوں نے تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر دیا، حضور اُس وقت مَسَہری

(ایک قسم کے پلنگ) پر تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا: کہ جب آپ وہاں بیعت ہو چکے ہیں پھر مجھ سے کیوں کہا جاتا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا کہ حضور! مجھ سے قصور ہوا، اپنے قصور کی معافی چاہتا ہوں، لوگوں کے بہکانے میں آگیا تھا۔ اس پر حضور نے پھر فرمایا کہ خوب غور کر لو! سوچ لو! سمجھ لو! مجھے مرید کرنے کا شوق نہیں مگر یہ کہ لوگ صراطِ مستقیم پر قائم رہیں، یہ ٹھیک نہیں کہ آج اِس دروازہ پر کھڑے ہیں، کل اُس دروازہ پر، یَک دَرْ گیر مُحْکَم گیر (یعنی ایک در پکڑو مگر مضبوطی سے پکڑو!)۔ اُنہوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا: حضور! ایسا ہی ہو گا، اب لِلّٰہ (یعنی اللہ پاک کے واسطے) میرا قُصور معاف فرما دیجئے! اس کے بعد حضور (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے داخلِ سِلْسِلہ فرمایا اور وہ صاحِبْزادے اُسی روز خوش خوش اپنے مکان واپس تشریف لے گئے۔[1]

یہاں آکر ملیں نہریں شریعت اور طریقت کی
ہے سینہ مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن ایسے رہنما تم ہو
تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
قسیمِ جامِ عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت میں ہم نے بہت پیارا مقولہ سنا: ''یَک دَرْ گیر مُحْکَم گیر (یعنی ایک در پکڑو مگر مضبوطی سے پکڑو!)''۔ اس مقولے کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم دنیوی معاملات میں بھی دیکھیں تو جو شخص دوہرے

---

1 .....حیات اعلیٰ حضرت، ۳/۱۹۵۔

www.dawateislami.net

تعلقات رکھنے والا ہو یا دوہری باتیں کرتا دکھائی دیتا ہو اسے معاشرے میں اچھا نہیں سمجھا جاتا، تو جو دینی معاملے میں یکسانیت اور استقامت کا مظاہرہ نہ کرے اسے کیسے اچھا سمجھا جاسکتا ہے!۔ آپ نے یہ بھی ملاحظہ کیا کہ ہمارے بزرگ اس لئے مرید کیا کرتے تھے تاکہ لوگ سیدھے راستے پر قائم رہیں اور مرشد کی تربیت سے اپنے ظاہر و باطن کو سنوارنے کی ترکیب کریں۔ نیز اس واقعے میں آپ نے سنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے خواب میں تشریف لاکر فرمایا: ”لا! ہمارا شجرہ واپس کردے“۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کے ذِہن میں یہ سوال پیدا ہورہا ہو کہ شجرہ کسے کہتے ہیں؟ تو آیئے شجرے کی تعریف سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

شجرہ کی تعریف

تاریخی اُصولوں پر مُرتَّب **”اُردو لغت“** میں شجرے کی تعریف کچھ یوں درج ہے: وہ تحریر جس میں کسی سلسلۂ طریقت کے مشائخ کے نام سلسلہ وار درج ہوں (عُموماً ہر مرید کو بیعت ہونے کے بعد دیا جاتا ہے، تاکہ بیعت ہونے والا پورے سلسلہ کے بزرگوں سے واقف ہوجائے)۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ تعریف سے معلوم ہوا کہ ایسی تحریر جس میں طریقت کے اعتبار سے مرید کا سلسلہ ترتیب وار بزرگوں سے ہوتا ہوا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچے اُسے شجرہ کہا جاتا ہے، کیونکہ جس طرح شجرۂ نسب ہوتا ہے کہ باپ، دادا، پردادا سے ہوتا ہوا ہمارا نسب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام تک پہنچتا

---

1 .....اردو لغت، ۱۲/ ۵۱۵۔

www.dawateislami.net

ہے، اِسی طرح شجرۂ طریقت بھی ہوتا ہے کہ اگر آپ کسی سلسلے میں مرید ہیں تو آپ کے پیر، پھر آپ کے دادا پیر اور مختلف بزرگوں سے ہوتا ہوا آپ کا سلسلۂ طریقت سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچ جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں بیعت فرماتے اور ہمیں غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مرید بناتے ہیں۔ نیز آپ نے اپنے مریدین کو ایک شجرہ بنام **"شجرۂ قادریہ رَضَویہ ضِیائیہ عطّاریہ"** بھی عطا فرمایا ہے، جس میں اِس سلسلے کے تمام مشائخ کے نام بصورت دعائیہ اشعار موجود ہیں۔

شجرہ شریف کے مشمولات پر ایک نظر!

شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ بہت ساری خُصُوصِیَّات کا حامل ہے۔ چنانچہ آپ کی ترغیب کے لئے اس میں بیان کردہ اورادووظائف میں سے چند کے فوائد ذکر کئے جاتے ہیں۔ (1) مرتے ہی جنت میں داخلہ (2) گناہ معاف، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (3) ہر غم و پریشانی سے بچنے کا وظیفہ (4) ہر بلا سے محفوظ رہنے کا وظیفہ (5) سانپ، بچھو وغیرہ موذیات سے پناہ حاصل ہونے کا وظیفہ (6) صبح پڑھے تو شام تک اور شام پڑھے تو صبح تک 70 ہزار فرشتے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر اسی

دن مرے توشہید کہلائے (7)خاتمہ ایمان پر ہونے کاوظیفہ (8) دین ، ایمان ،جان،مال، محفوظ رہنے کا وظیفہ(9)شیطان اور اس کے لشکروں سے محفوظ رہنے کا وظیفہ(10) غم والم سے بچنے اور قرض اداہونے کاوظیفہ(11)دنیامیں فاقہ نہ ہو،قبر میں وحشت نہ ہو،حشر میں گھبراہٹ نہ ہواِنْ شَآءَ اللہ(12)جائزحاجات وکامیابی اور دشمن کو مغلوب کرنے کے وظائف اورآخر میں سلسلۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ کی 41مُبارَک ہَستیوں پر مشتمل شجرۂعالیہ بصورت دعائیہ اشعار ذکر کیا گیاہے۔

شجرۂ عالِیہ کے اشعار کس نے لکھے؟

شجرۂ عالِیہ کُل 23اشعار پر مشتمل ہے ۔ اِس کے اِبتِدائی 18 اَشعار اور مَقْطَعْ (یعنی آخری شعر) اِمامِ اَہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت علامہ مولانا الشاہ اِمام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تحریر کردہ ہیں۔ملک العُلَماء مولانا محمد ظفر الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شجرۂ مبارکہ کو اُردو میں بھی نَظْم فرمایاہے، جس میں شجرۂ مبارَکہ کے ناموں کی مناسَبَت سے ایسے ایسے پُر مَغْز الفاظ لائے ہیں جس کی وجہ سے علاوہ شجرہ منظوم ہونے کے خاص طور پر شانِ شاعِری اور فنِّ بدیع (یعنی لفظی اور معنوی خوبیوں) کا کافی نَمونہ ہے ۔ شجرہ شریف کے ابتدائی 18 اشعار اور مقطع ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ہم لوگ مُتَوَسِّلینِ بارگاہِ رَضَوِیَّہ ،اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حیات میں تو اِسی طرح پڑھا کرتے تھے جیسے اَعلیٰ حضرت نے نَظْم فرمایا اور اِس کتاب (یعنی حیاتِ اعلیٰ حضرت)میں دَرْج ہے اور مَقْطَع کا یہ مطلب لیتے تھے کہ خداوندا(یعنی اے خدا)ببرکتِ پیرومُرشِد برحق حضرت مولانا احمد رضاخان صاحب

ہم لوگوں کو چھ عین: (1) عِز (2) علم (3) عمل (4) عَفْو (5) عِرفاں (6) عافیت عطا فرما۔ جب ۲۵ صفر روزِ جمعہ مبارکہ ۱۳۴۰ھ میں اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کا وصال ہوا اور حضرت حُجَّۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب خلفِ اَکبر (یعنی بڑے بیٹے) اعلیٰ حضرت کے جانشین ہوئے تو ایک شِعْر (یعنی انیسواں) اُنہوں نے اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کے نامِ نامی کا اِضافہ فرمایا:

کر عطا احمد رِضائے احمدِ مُرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرتِ اَحمد رَضا کے واسطے

اور مَقْطَع میں بجائے ''احمد رضا'' ''اِس بے نوا'' بنادیا اور اُس کو اِس طرح پڑھنے لگے:

صَدْقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عین، عِزّ، عِلم و عَمَل
عَفْوو عرفاں، عافیت، اِس بے نوا کے واسطے [1]

جبکہ شعر نمبر 20 اور 22 عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہیں:

پُر ضیاء کر میرا چہرہ حَشْر میں اے کبریا
شَہ ضیاءُالدین پیرِ با صَفا کے واسطے

اور۔۔۔

عشقِ اَحمد میں عطا کر چشمِ تَر سوزِ جگَر
یاخُدا اِلیاس کو اَحمد رضا کے واسطے

جبکہ 21 نمبر شعر

---

1 ..... حیاتِ اعلیٰ حضرت ۳/۵۴-۵۶۔

اَحْیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا سَلَامٌ بِالسَّلَام

قادری عبد السَّلام خوش ادا کے واسطے

کے بارے میں حَتْمی طور پر معلوم نہ ہو سکا کہ کس کا ہے۔

دعائیہ اشعار کی ایک خوبی

اِن دُعائیہ اشعار کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مِصرَع میں جہاں کسی بُزُرگ کے نامِ مبارَک یا اُن کے مشہور وَصف کو ذکر کرتے ہوئے وسیلہ بنا کر بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگی گئی ہے وہیں اُس نام کے الفاظ کی مناسبت سے اللہ پاک سے نعمت طلب کی گئی ہے اور کہیں نام مبارَک کے معنی کے اعتبار سے مراد مانگی گئی ہے جیسے:

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے

اِس مِصرَع میں حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مشہور و معروف وَصف ''مشکل کُشا'' کو ذکر کر کے اللہ پاک سے مشکلیں آسان ہونے کی دعا کی گئی ہے ۔اس کے ساتھ ساتھ ''مُشکل کُشا'' اور ''مشکلیں'' کے الفاظ میں استعمال ہونے والے حُروف (ش،ک،ل) میں یہ مناسبت ہے کہ ان کے معنی ایک ہیں، نیز کبھی الفاظ کے لحاظ سے اس طرح مناسبت ہوتی ہے، جیسے:

کربلائیں ردّ شہیدِ کربلا کے واسطے

اِس مِصرَع میں ''کربَلائیں رَدّ'' کا معنی کچھ، اور ''کربَلا'' کا کچھ اور ہے، یہاں شہیدِ کربلا کا واسطہ دے کر بلاؤں سے حفاظت طلب کرنے میں لفظی مناسبت اس انداز میں ہے کہ دونوں کلموں میں ''کربَلا'' کی شکل بن گئی ہے حالانکہ دونوں کے معنی مختلف ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلسلہ عالیہ قادریہ میں مرید ہو جایئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ ابھی تک کسی سلسلے میں مرید نہیں ہوئے ہیں تو آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ جلد ہی سلسلۂ عالیہ قادریہ میں امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے مرید ہو جائیں اور اگر کسی جامع شرائط پیر صاحب کے مرید ہیں تو امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں طالب ہو جائیں، کیونکہ اس کی جہاں دیگر بے شمار برکتیں ہیں وہیں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ سے مستفید ہو سکیں گے، کیونکہ امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جانب سے ہر اس اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو یہ شجرہ شریف پڑھنے کی اجازت ہے جو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوں۔ اور یقین مانئے! شجرہ شریف پڑھنے کی کئی برکتیں ہیں۔ چنانچہ

شجرہ شریف پڑھنے کے فائدے

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت، الشاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شجرہ خوانی سے (یعنی شجرہ شریف پڑھنے کے) مُتَعَدَّد فوائد ہیں: اوّل:۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک اپنے اِتّصال کی سَنَد کا حِفْظ (یعنی شجرہ شریف بار بار پڑھنے کی برکت سے ہمیں اپنا سلسلۂ طریقت جو حضور سے جاملتا ہے وہ یاد ہو جائے گا، یوں ہمارے دل میں ان سب بزرگوں کی محبت پیدا ہو گی، اور حدیث پاک میں آتا ہے: ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ'' یعنی آدمی اُسی کے

ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے)۔[1] دُوُم :۔(شجرہ شریف پڑھنے میں) صالحین کا ذِکر (ہے) کہ مُوجِبِ (یعنی باعثِ) نُزولِ رحمت ہے (حدیث شریف میں آتا ہے: نیک لوگوں کا ذِکر گناہوں کے لئے کفّارہ ہے۔[2] ایک روایت میں ہے: نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے)۔[3] سِوُم:۔ (شجرہ شریف پڑھنے میں) نام بنام اپنے آقایانِ نعمت کو ایصالِ ثواب (ہے) کہ اُن کی بارگاہ سے مُوْجِبِ (یعنی باعثِ) نظرِ عِنایت ہے (کیونکہ جب روز شجرہ شریف پڑھ کر بزرگوں کو ثواب پہنچایا جائے گا تو وہ اِس سے خوش ہوں گے، اور خصوصی نظر کرم فرمائیں گے)۔ چہارُم:۔ جب یہ اوقاتِ سلامت (یعنی خوشحالی) میں اِن کا نام لیوا رہے گا وہ اوقاتِ مصیبت میں اس کے دستگیر (یعنی مددگار ثابت) ہوں گے۔[4]

شجرہ پڑھنے کی تاکید

حضرت علامہ مولانا عبد المصطفےٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے مریدین کو شجرہ پڑھنے کی تاکید کیا کرتے تھے، چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں: شجرہ شریف میں لکھی ہوئی ہدایات پر ضرور عمل کرتے رہیں اور روزانہ ایک بار شجرہ شریف پڑھ کر پیران کِبار کو فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ دین و دنیا کی برکتیں حاصل ہوں گی۔[5]

---

1 .....بخاری، کتاب الادب، ۴/۱۴۷، حدیث: ۶۱۶۸۔

2 .....کشف الخفاء، ۱/۳۷۱، حدیث: ۱۳۴۳۔

3 .....کشف الخفاء ۲/ ۶۵، حدیث: ۱۷۷۰۔

4 .....فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۹۰۔

5 .....جہنم کے خطرات، ص ۱۹۴۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سنا کہ شجرہ پڑھنے کی کیسی برکتیں ہیں، اور ہمارے اسلاف اس کے پڑھنے کی ترغیب بھی دلایا کرتے تھے، نیز ہم نے یہ بھی سنا کہ شجرہ پڑھ کر اپنے سلسلے کے بزرگوں کو ایصال ثواب بھی کرنا چاہیے، آیئے شجرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنے کا طریقہ بھی سن لیتے ہیں۔ چنانچہ

شجرہ پڑھ کر ایصال ثواب کرنے کا طریقہ

حضرت علامہ مولانا عبد المصطفےٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شجرۂ مبارَکہ ہر روز بعد نماز فجر ایک بار پڑھ لیا کریں، اِس کے بعد دُرودِ غوثیہ سات بار، اَلْحَمْد شریف (یعنی سورۂ فاتحہ) ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، قُلْ ھُوَاللّٰہ شریف (یعنی سورۂ اِخلاص) سات بار، پھر دُرودِ غوثیہ تین بار پڑھ کر اِس کا ثواب اُن تمام مشائخِ کرام کی اَرواحِ طیبہ کو نذر کریں جن کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اگر وہ زندہ ہیں تو ان کے لیے دعائے عافیت وسلامت کریں ورنہ ان کا نام بھی شاملِ فاتحہ کر لیا کریں۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ آپ سوچ رہے ہوں کہ زندہ شخص کو ایصال ثواب کیسے کیا جا سکتا ہے؟ تو آیئے اس ضمن میں ایک روایت مع شرح سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اس میں ہمارے سوال کا جواب بھی ہے اور دیگر

---

1 ..... جنتی زیور، ص ٦٦٣ بتغیر۔

www.dawateislami.net

مدنی پھول بھی ہیں۔ چنانچہ

زندہ کو ایصالِ ثواب

حضرتِ سیِّدُنا صالح اِبنِ درہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حج کرنے کے لئے جا رہے تھے کہ ایک شخص ملا، اُس نے کہا: کیا تم سے کوئی قریب بستی ہے جسے "اُبُلّہ" کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! یہ سن کر اُس شخص نے کہا: تم میں کون اس کا ضامن بنتا ہے کہ "مسجدِ عَشّار" میں میرے لئے 2 یا 4 رکعتیں پڑھ دے اور کہہ دے کہ یہ نماز ابوہُریرہ کیلئے ہے۔[1]

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ مُتَبَرَّک و مُقَدَّس مسجد میں نماز ادا کرنا دوسری نمازوں سے افضل ہے، مسجدِ نَبَوی کی ایک نیکی دوسری جگہ کی پچاس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ دوسرے یہ کہ نماز کا ثواب دوسرے کو بخش دینا درست ہے، ہاں کسی کی طرف سے نمازِ فرض نہیں پڑھی جاسکتی وہ تو خود ہی پڑھنا پڑے گی۔ تیسرے یہ کہ کوئی نیکی کرکے کسی دوسرے کو اِس طرح ثواب بخشنا کہ خدایا! اِس کا ثواب فلاں کو ملے بالکل جائز سُنّتِ صحابہ ہے، لہٰذا فاتحہ مُرَوَّجہ، ختم شریف وغیرہ بالکل درست ہے، دیکھو! حضرتِ ابوہریرہ ثواب بخشنے کے الفاظ بتارہے ہیں۔ چوتھے یہ کہ اپنے سے بڑے کو ثواب بخشنا جائز ہے اگرچہ وہ کیسی ہی شان کا مالک ہو، دیکھو! جنابِ

---

1 .....مشکاۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب الملاحم، ۲/۲۸۹۔

www.dawateislami.net

ابوہریرہ صحابی ہیں اور تابعین کو اپنے لیے ایصالِ ثواب کا حکم دے رہے ہیں۔ یہ حدیث بہت سے احکام کا ماخذ ہے، نیز زندہ کو زندہ کا ثواب بخش دینا جائز ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شجرہ شریف پڑھنے کا مدنی انعام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت امیر اہل سنت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** بطور سوالات عطا فرمایا ہے۔ اور اس میں آپ نے شجرہ شریف پڑھنے کا مدنی انعام بھی عطا فرمایا ہے، چنانچہ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 05 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے اپنے شجرے کے کچھ نہ کچھ اوراد اور کم از کم 313 بار درود شریف پڑھ لئے؟ نیز چونکہ آپ نے شجرہ شریف میں صبح وشام اور پنج وقتہ نمازوں کے بعد اور دیگر اوقات میں پڑھنے کے لئے بھی مختلف اوراد و اذکار عطا فرمائے ہیں لہٰذا ان کی بھی ترغیب دلاتے ہوئے مدنی انعام نمبر 03 میں فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے نماز پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص، تسبیحِ فاطمہ پڑھی؟ نیز رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سن لی؟

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے تو سہی! امیر اہل سنّت دَامَتْ

---

1 ..... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۲۵۰۔

www.dawateislami.net

بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اُمّتِ مُسْلِمَہ کی کیسی فکر ہے ! کہ عقائد و اعمال کی لازمی چیزیں بھی سکھانے کا درس دیتے ہیں، اور مستحب اعمال کے ساتھ ساتھ ذکر و اذکار و دیگر اوراد سے اپنی زبان تر رکھنے کا بھی ذہن دیتے ہیں۔ در حقیقت آپ کے عطا کردہ مدنی انعامات کوئی نیا سلسلہ نہیں ہیں، یہ انہی چیزوں پر مشتمل ہیں جو قراٰن، حدیث یا بزرگوں کی کتابوں میں مذکور ہیں، سوالاً جواباً ان اَعمال کو پیش کرنے کی وجہ محاسبہ کرنے کی ترغیب دینا ہے۔

بزرگوں کے ناموں کی برکتیں

چونکہ شجرہ شریف میں بزرگوں کے اسمائے مبارکہ بصورت دعائیہ اشعار پڑھے جاتے ہیں، اس لئے آیئے بزرگوں کے ناموں کی برکتوں پر مشتمل چند روایات وواقعات ملاحظہ کرتے ہیں، اس کے ذریعے ہم نیت کرلیتے ہیں کہ شجرہ شریف والے مدنی انعام پر اور ساتھ ساتھ دیگر مدنی انعامات پر بھی عمل کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ چنانچہ

اَصْحابِ کَہْف کے ناموں کی برکتیں

مشہور صحابیٔ رسول، مفسّر قرآن حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ **"اَصحابِ کَہْف"** کے مبارک ناموں سے بہت سی برکتیں حاصل ہوتی ہیں:۔ ☜ ان کے نام پڑھ کر کوئی چیز مانگی جائے تو مل جاتی ہے ☜ کسی چیز کو خود سے دفع کرنا چاہیں تو وہ دور ہو جاتی ہے ☜ آگ بجھانے کے لئے کسی کپڑے پر ان کے نام لکھ کر وہ کپڑا آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے ☜ بچہ روتا ہو تو

ان کے نام لکھ کر بچے کے سر کے نیچے رکھ دیئے جائیں تو بچہ چپ ہو جاتا ہے ☜ کھیت کی حفاظت کے لئے ان کے نام کسی کاغذ پر لکھ کر کسی لکڑی کے اوپر باندھ کر وہ لکڑی کھیت کے درمیان میں گاڑ دی جائے تو کھیتی کی حفاظت ہوتی ہے، ان ناموں سے ☜ مصیبتیں دور ہوتی ☜ باری کے بخار میں افاقہ ہوتا ☜ درد سر دور ہوتا ☜ اور مالداری کے ساتھ ساتھ ☜ عزت کا حصول بھی ہوتا ہے۔ نیز ان ناموں کی برکت سے ☜ مال کی حفاظت ہوتی ☜ سمندری سفر میں سلامتی نصیب ہوتی ☜ اور قتل ہونے سے بھی نجات ملتی ہے۔[1]

اصحابِ کَہف کے نام

اَصحابِ کَہف کے متعلق قوی ترین قول یہ ہے کہ وہ سات حضرات تھے، اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے، لیکن حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی روایت پر جو خَازِن میں ہے اُن کے نام یہ ہیں: (1) مَکْسِلْمِیْنَا (2) یَمْلِیْخَا (3) مَرْطُوْنَس (4) بَیْنُوْنُس (5) سَارِیْنُوْنُس (6) ذُوْنَوَاسِ (7) کَشْفَیْطَطْنُوْنَس۔ اور اُن کے کتے کا نام "قِطْمِیْر" ہے۔[2]

مُحَمَّدی اولیا کے ناموں کی برکت

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنّت، الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اسمائے اَصحابِ کَہف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ میں وُہ برکات ہیں، حالانکہ وُہ اَولیائے

---

1 .....تفسیر غرائب القرآن، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۲۲، ۴/ ۴۱۲ مفھوماً۔

2 .....تفسیر خازن، الکھف، تحت الآیۃ: ۲۲، ۳/ ۲۰۷۔ صراط الجنان، ۵/ ۵۴۱۔

www.dawateislami.net

عِیْسَوِیِّیْن (یعنی حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اُمّت کے اولیا) میں سے ہیں تو اولیاء مُحَمَّدِیِّیْن (یعنی امت محمدیہ کے اولیا) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کا کیا کہنا! اِن کے اَسمائے کِرام کی برکت کیا شمار میں آسکے![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کتا دُم دبا کر بھاگ کھڑا ہوا

حضرتِ سیِّدُنا سَفِیْنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میرا ایک جگہ سے گزر ہوا تو شیر نے میرا راستہ روک لیا، میں نے کہا: اے ابو حارِث (یہ شیر کی کنیت ہے) میں محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غلام سَفِیْنہ ہوں، میرا یہ کہنا تھا کہ شیر سَر پَٹ دوڑ پڑا۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ واقعہ حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا سے بیان کیا تو وہ کہنے لگے: میں تمہیں اِس سے بھی زیادہ عجیب قِصّہ نہ سناؤں؟ (وہ یہ ہے کہ) ایک کالا کتا ایک ذِمّی (یعنی اسلامی مملکت کو ٹیکس دینے والے) کافر کے پیچھے پڑ گیا، ذِمّی کافر بھاگتا بھاگتا ایک سمندر کے قریب پہنچا اور کتے سے بچنے کے لئے سمندر میں چھلانگ لگادی، اب وہ کالا کتا باہر کھڑے اُس کا انتظار کرنے لگا کہ یہ باہر آئے تو اسے کاٹوں، جب کافی دیر ہوگئی تو ذمّی کافر کتے کو مخاطب کر کے بولا: اے کتے! میں محمد کی پناہ میں ہوں جو اللہ کے رسول ہیں، جیسے ہی کتے نے یہ الفاظ سنے دُم دبا کر بھاگ پڑا۔[2]

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۳۲۔

2 ..... مسند رویانی، احادیث سفینۃ مولی رسول اللہ، ۱/ ۴۳۷۔

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ !جب ایک کافر ہمارے آقا و مولی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پناہ میں آجائے تو اسے جان کی امان نصیب ہو جاتی ہے، تو جو اُن کا امتی ہو اُن پر ایمان لانے والا اور اُن کو چاہنے والا ہو اس کو بروز قیامت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے جہنم سے نجات کیوں نصیب نہ ہو گی!

سانپ اور بچھو سے حفاظت

منقول ہے کہ جب قوم نوح پر طوفان آنے لگا تو کشتی میں سوار ہونے کے لئے سانپ اور بچھو بھی آنے لگے، حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں تم دونوں کو سوار نہیں کروں گا، کیونکہ تم تکلیف اور آزمائش کا سبب بنتے ہو۔ وہ عرض گزار ہوئے: ہمیں سوار کر لیجئے! ہم ضمانت دیتے ہیں کہ جو بھی آپ کا نام لے گا ہم اُسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ لہٰذا جس شخص کو بھی سانپ، بچھو کا خوف ہو وہ یہ آیت پڑھ لے: ”سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ“[1] (ترجمۂ کنزالایمان: نوح پر سلام ہو جہاں والوں میں) سانپ بچھو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔[2]

حضرت دانیال اور کنواں

مولائے کائنات، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب تو کسی ایسے جنگل میں ہو جہاں تجھے درندوں کا خوف ہو تو یہ کلمات کہہ لے: ”اَعُوْذُ بِدَانْیَالَ وَبِالْجُبِّ مِنْ شَرِّ الْاَسَدِ“ (ترجمہ: میں شیر کے شر سے حضرت دانیال عَلَیْہِ السَّلَام

---

1 .....پ۲۳، الصافات: ۷۹۔

2 .....الجامع لاحکام القرآن، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۳۸، ۵/ ۲۴۔

www.dawateislami.net

اور ان کے کنویں کی پناہ میں آتا ہوں)۔[1]

کنویں میں درندے

تابِعی بزرگ حضرت سیِّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا دانیال عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک بڑے کُنویں میں قید کروا کے اُس کے اندر درندوں کو ڈلوا دیا گیا تھا تو وہ درندے (بجائے ضرر دینے کے) آپ کو چاٹنے اور اپنی دُموں کو ہلانے لگے تھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گندم میں کیڑے نہیں پڑیں گے

حضرتِ سیِّدُنا کمال الدّین محمد دَمِیْری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سات فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ جو مدینے شریف میں ہوا کرتے تھے اگر اُن کے نام کسی کاغذ پر لکھ کر گندم یا اَناج میں رکھ لئے جائیں تو جب تک یہ کاغذ گندم یا اَناج میں رہے گا اُس میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔[3]

اُن سات فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے اسمائے مبارَکہ یہ ہیں:۔ (1) حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مسیب (2) حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر (3) حضرتِ سَیِّدُنا قاسم بن محمد بن اَبی بکر (4) حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارِث (5) حضرتِ

---

1 .....عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب ما یقول اذا خاف السباع، ص ۱۵۵، رقم: ۳۴۸۔

2 .....شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم، ۲/ ۱۱۶، رقم: ۱۳۳۸۔

3 .....حیاۃ الحیوان، ۲/ ۵۳۔

سَیِّدُنا عبیداللہ بن عبداللہ بن عُتْبہ (6)حضرتِ سَیِّدُنا خارِجہ بن زید بن ثابت (7)حضرتِ سَیِّدُنا سُلَیْمان بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ (1)

پاگل پن دور کرنے والی مبارک سَنَد

حضرتِ سیِّدُنا اِمام موسیٰ کاظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا اِمام علی رَضا رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک مرتبہ نیشاپور تشریف لائے ، دو حُفّاظِ حدیث حضرتِ سیِّدُنا ابو زُرْعَہ رازی اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اَسلم طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا اپنے بے شمار شاگردوں کے ہمراہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ، آپ کے چہرۂ مبارکہ کے سامنے ایک پردہ تھا، اِن دونوں حفّاظِ حدیث نے آپ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر عرض کی کہ اپنے جمال مبارک کی ہمیں زیارت بھی کروائیں اور اپنے آباؤ اجداد سے مروی کوئی حدیث بھی سنائیں ، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے غلاموں کو حکم دیا کہ پردہ ہٹالیں، خلقِ خدا کی آنکھیں جمال مبارک دیکھ کر ٹھنڈی ہوئیں ، دو گیسو شانۂ مبارکہ کو چوم رہے تھے ، پردہ ہٹتے ہی خلقِ خدا کی وہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے ، کوئی روتا ہے ، کوئی خاک پر لوٹتا ہے ، کوئی سواری مقدس کا سُم (یعنی پاؤں) چومتا ہے ، اتنے میں علما نے سب کو خاموش کروایا، اور دونوں حفّاظِ حدیث نے حدیث اِملا کروانے کی درخواست کی ، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یوں حدیث بیان کی: ”حَدَّثَنِیْ أَبِیْ مُوْسَی الْکَاظِمِ عَنْ أَبِیْہِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ عَنْ أَبِیْہِ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِیْہِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ عَنْ أَبِیْہِ الْحُسَیْنِ عَنْ أَبِیْہِ عَلِیّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَبِیْبِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

(1) .....حلیۃ الاولیاء، طبقۃ اھل المدینۃ، ۲/۱۸۴۔

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِی جِبْرِیْلُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَّ الْعِزَّۃِ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ قَالَھَا دَخَلَ حِصْنِیْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ أَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ " (ترجمہ: امام علی رضا نے فرمایا کہ مجھے میرے والد اِمام ابو موسیٰ کاظم نے حدیث بیان کی، میرے والد نے اپنے والد امام جعفر صادق سے حدیث روایت کی، امام جعفر صادق نے اپنے والد امام باقر سے حدیث روایت کی، امام باقر نے اپنے والد امام زین العابدین سے حدیث روایت کی، امام زین العابدین نے اپنے والد امام حسین سے حدیث روایت کی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ، امام حسین نے اپنے والد مولا مشکل کشا علی المرتضی، شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے حدیث روایت کی، اور حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے پیارے، میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جِبْرِیل نے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے اللہ ربُّ العِزَّت کو فرماتے سنا: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" میرا قلعہ ہے، جس نے یہ کلمہ کہا وہ میرے قلعے میں داخل ہو گیا، اور جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا) یہ روایت بیان کرنے کے بعد پردہ دوبارہ لٹکا دیا گیا اور آپ تشریف لے گئے، جب حدیث لکھنے والوں کو شمار کیا گیا تو وہ بیس ہزار سے زائد تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَحمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر یہ (اوپر بیان کردہ) حدیث کی سند کسی پاگل پر پڑھوں تو ضرور اُسے پاگل پن سے شفا حاصل ہو۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے بزرگوں کے ناموں میں بھی اللہ پاک نے ایسی برکتیں رکھی ہیں کہ درندوں سے حفاظت ملتی ہے، اناج میں بھی کیڑے نہیں پڑتے اور اگر کسی پر پاگل پن کی کیفیت طاری ہو جائے تو یہ

---

1 .....الصواعق المحرقۃ، المقصد الخامس، الفصل الثالث، ۲۰۵۔

مبارک نام اس کیفیت میں بھی افاقہ پہنچاتے ہیں۔ چونکہ شجرہ شریف میں اسمائے مبارکہ کے ذکر کے ساتھ ساتھ بارگاہ الٰہی میں بزرگوں کا وسیلہ پیش کر کے اپنی حاجات پوری ہونے کے لئے دعا کی جاتی ہے، اس لئے آیئے! بزرگوں سے وسیلہ پکڑنے کے تعلق سے ایک آیت مبارکہ اور چند روایات ملاحظہ کرتے ہیں تاکہ ہمارے وسوسوں کی بھی کاٹ ہو اور ہمارے دل میں شجرہ شریف کی مزید اہمیت بھی اجاگر ہو۔ چنانچہ

وسیلہ ڈھونڈو

اللہ پاک قرآن مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ"[1] (ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو)۔

سرکار کا وسیلہ

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ ایک نابینا صحابی آئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی بینائی کی شکایت کی تو نبیِّ مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (اس مصیبت پر) صبر کر، عرض کی: مجھے راستہ بتانے والا کوئی نہیں ہے، بہت پریشانی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرو! پھر اِن الفاظ کے ساتھ دعا مانگو! اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ

---

1 .....پ۶، المائدۃ: ۳۵۔

www.dawateislami.net

نَبِیِّ الرَّحْمَةِ ،یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فَتُقْضٰی لِیْ حَاجَتِیْ۔(ترجمہ :اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف ہمارے رحمت والے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واسطے سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت پوری ہو) حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ابھی ہم وہیں بیٹھے تھے کہ وہی نابینا صحابی اس حال میں آئے گویا کبھی نابینا ہی نہیں تھے۔[1]

بارگاہِ رسالت میں اِسْتِغَاثہ

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَرزوق بَیانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جزیرۂ شَقُر سے ایک آدمی گرفتار کرکے اُس کے سینے پر وزنی لکڑیاں رکھ کر اُسے لوہے کی زنجیروں سے باندھ دیا گیا ،اس حالت میں وہ بارگاہ رسالت سے اِسْتِغَاثَہ کرتے ہوئے ”یَا رَسُوْلَ اللّٰہ“ کہا کرتا تھا۔ دشمنوں کے سردار نے اس سے طنزیہ طور پر کہا: اپنے رسول سے کہہ کہ تجھے خلاصی عطا کرے!جب تاریکی چھاگئی تو ایک شخص نے آکر اُس قیدی کو جھنجھوڑ کر کہا: اٹھ !اور اذان دے!جب وہ اذان دینے لگا اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ تک پہنچا تو اُس کے سینے سے زنجیر اور بھاری لکڑیاں سب ہٹ گئے اور اسے اپنے سامنے ایک باغ نظر آیا وہ اُس میں چلنے لگا، ایک جگہ ایک وسیع وکشادہ راستہ دیکھ

---

1 .....معجم کبیر، باب من اسمہ عثمان، ۹/ ۳۰۔

www.dawateislami.net

کر وہ اس میں داخل ہوا تو اپنے وطن جزیرۂ دمشق پہنچ گیا۔[1]

سہارا چاہیئے سرکار زندگی کے لئے

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ محمد بن علی خَزْرَجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جَرْجَرْ نامی مقام پر تھا، وہاں سے میں نے سمندری سفر کا آغاز کیا، تو مجھے سمندر کی موجوں نے گھیر لیا، قریب تھا کہ غرق ہو جاتا، میں نے فوراً نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِسْتِغَاثَہ کرتے ہوئے عرض کیا "یَا رَسُوْلَ اللہ" جونہی یہ کلمات زبان پر آئے اللہ پاک کی طرف سے مجھے ایک لکڑی مل گئی میں نے اُس کا سہارا لیا اور تیرتے ہوئے کنارے جالگا، یوں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِسْتِغَاثَہ کی برکت سے اللہ پاک نے مجھے غَرق ہونے سے نجات عطا فرمائی۔[2]

آیئے ان واقعات کی منابست سے شجرہ شریف کا پہلا شعر پڑھ لیتے ہیں:

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰے کے واسطے
یا رسولَ اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَہلِ بیت کا وسیلہ

شافعیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اَہلِ بیت اطہار رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے وسیلہ پکڑتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں:۔

---

1 .....شواھد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق، الباب السادس، الفصل الثانی، ص ۲۲۶۔
2 .....شواھد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق، الباب السادس، الفصل الثانی، ص ۲۳۲۔

آلُ النَّبِیِّ ذَرِیْعَتِیْ وَھُمْ اِلَیْہِ وَسِیْلَتِیْ

اَرْجُوْ بِھِمْ اُعْطٰی غَدًا بِیَدِ الْیَمِیْنِ صَحِیْفَتِیْ

ترجمہ: اَہلِ بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن بارگاہِ الٰہی میں میرا ذریعہ اور وسیلہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اِن کے وسیلے سے بروز قیامت میرا نامۂ اعمال مجھے سیدھے ہاتھ میں ملے گا۔[1]

آیئے اہل بیت اطہار کی محبت پر مشتمل شجرہ شریف کا ایک شعر پڑھ لیتے ہیں:

حُبِّ اَہْلِ بیت دے اِلٰہی محمد کے لئے

کر شہیدِ عشق، حمزہ پیشوا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حاجتیں پوری ہونے کا دروازہ

حضرتِ سیِّدُنا امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کے بارے میں منقول ہے کہ اَہْلِ عِراق آپ کو ”بَابُ الْحَوَائِج“ یعنی اللہ پاک کی بارگاہ سے حاجتیں پوری ہونے کا دروازہ کہا کرتے تھے۔[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شجرہ شریف میں بھی حضرتِ سیِّدُنا اِمام موسیٰ کاظم اور اُن کے والد حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کا ذکر ہے۔ آیئے یہ شعر بھی برکت و رحمت حاصل کرنے کی نیت سے پڑھ لیتے ہیں:

---

1 .....الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، المقصد الخامس، ص۱۸۰۔

2 .....الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الثالث، ص۲۰۳۔

صِدْقِ صادق کا تصدق صادقُ الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واہ کیا بات غوث اعظم کی

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ اِسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَتْ عَنْہُ وَ مَنْ نَادَانِیْ بِاسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فُرِجَتْ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللّٰہِ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ لَہ۔ یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو، اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دور ہو، اور جو کسی حاجت میں اللہ پاک کی طرف مجھ سے وسیلہ پکڑے وہ حاجت پوری ہو۔[1]

شجرہ شریف میں اِس مضمون کا کتنے پیارے انداز میں ذکر ہے:

قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا
قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ ❁ بزرگوں کے اسمائے مبارکہ بھی مشکلات و پریشانی کے حل کے لئے اِکسیر (یعنی مؤثّر دَوا) کا دَرَجہ رکھتے ہیں ❁ بُزُرگوں کا وسیلہ پیش کرنا احادیث و روایات سے ثابت اور بہت ساری برکتوں کے حصول کا ذریعہ ہے ❁ روزانہ شجرہ شریف پڑھ کر بزرگوں کو ایصال ثواب کرنا

---

1 .....بهجة الاسرار، ذکر فضل اصحابه وبشراهم مصطفی، ص۱۹۷۔

www.dawateislami.net

سعادتوں کا خزینہ ہے ❁ شجرہ شریف دنیا ہی میں نہیں بلکہ قبر میں بھی فائدہ پہنچائے گا۔

آیئے نیت کر لیتے ہیں کہ امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کی نیت کرتے ہوئے روزانہ شجرہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب بزرگوں کو پیش کریں گے ، اور اس میں بیان کردہ اوراد و اذکار کو جتنا ممکن ہو سکا پڑھنے کی کوشش کریں گے۔اِنْ شَآءَاللہ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4)اِحترامِ مسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ مسجد کے اندر کھانے، پینے، سَحَری، افطاری کرنے یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ لیکن اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ ساری چیزیں بھی ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ لیکن اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہ کی جائے بلکہ رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے کی جائے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے دو بندے جب آپس میں سلام و مصافحہ کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (یعنی مجھ) پر درود پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

---

1 .....مسند ابو یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱۔

www.dawateislami.net

مُژدہ باد اے عاصیو! شافع شہِ ابرار ہے
تَہنِیَت اے مجرمو! ذاتِ خدا غفّار ہے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ [2]

1 اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁...ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁...دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁...گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁..."صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

---

1 .....حدائقِ بخشش، ص۱۷۶۔

2 .....معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانچ دینار واپس کر دیئے

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جلیل القدر بزرگ تھے، دکانداری کیا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس کئی قسم کے کپڑے ہوتے تھے کسی کی قیمت دس دینار تو کسی کی پانچ دینار۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عدم موجودگی میں آپ کے شاگرد نے پانچ دینار قیمت والا کپڑا دس دینار میں ایک اَعرابی (یعنی دیہاتی) کو فروخت کر دیا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تشریف لائے اور اِس بات کا پتا چلا تو سارا دن اَعرابی کو تلاش کرتے رہے۔ آخر جب وہ ملا تو فرمایا: وہ کپڑا پانچ دینار سے زیادہ قیمت کا نہیں تھا۔ اعرابی نے کہا: ہو سکتا ہے کہ میں نے بخوشی وہ کپڑا دس دینار سے خریدا ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو چیز میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا دوسرے کسی مسلمان کے لئے بھی پسند نہیں کرتا، اس لئے یا تو بیع فسخ کر لو (یعنی کپڑا واپس کر دو اور ساری قیمت لے لو) یا پانچ دینار واپس لے لو! یا میرے ساتھ آؤ تا کہ دس دینار کی قیمت کا کپڑا دے دوں۔ اَعرابی نے پانچ دینار واپس لے لئے پھر کسی سے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ محمد بن مُنکَدِر ہیں تو کہنے لگا: سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ وہ ہستی ہیں کہ جب بارش نہیں ہوتی تو ہم میدان میں جا کر اِن کا نام لیتے ہیں تو پانی برسنے لگتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگان دین میں احترام

---

1 ..... کیمیائے سعادت، رکن دوم در معاملات، اصل سوم، ۱/ ۳۳۳۔

www.dawateislami.net

مسلم کا کیسا جذبہ تھا، ان کی کوشش ہوتی تھی کہ ان کی ذات سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ ہو اور کبھی انجانے میں کسی کا نقصان ہو جاتا تو فوراً اس کی تلافی کرتے، جیسا کہ مذکورہ واقعے میں حضرتِ سیِّدُنا مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ خادم نے پانچ دینار والا کپڑا دس دینار میں فروخت کر دیا تو بے چین ہوگئے اور اُس خریدنے والے کو تلاش کر کے اُس کے پانچ دینار واپس لوٹا دیے، اے کاش! ہمارے اندر بھی احترام مسلم کا جذبہ پیدا ہو جائے، ہماری ذات سے کسی مسلمان کا تقدس پامال نہ ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخ طریقت امیر اہل سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُمت مسلمہ کی فکر رکھتے ہیں، آپ نے جہاں معاشرے کی دیگر برائیوں کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے ہیں وہاں احترام مسلم کو فروغ دینے کی بھی کوششیں کی ہیں، آپ اس چیز کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں چاہے بیانات ہوں یا مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کوئی کتاب سب میں **"پیارے پیارے اسلامی بھائیو"** کہہ کر لوگوں سے خطاب ہوتا ہے، سُبْحٰنَ اللہ! اِس جملے میں جہاں ایک مسلمان کے ساتھ دینی بھائی چارے کے عظیم رشتے کا ذکر ہے وہاں اپنے مسلمان بھائی سے محبت کا بھی اظہار ہے۔ اتنا ہی نہیں امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے بیانات، مدنی مذاکروں اور اپنی تحریر کتابوں میں بھی جابجا احترام مسلم کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ نے آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** میں بھی "اِحترام مسلم" کا مدنی انعام

شامل فرمایا ہے۔

چنانچہ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں مدنی انعام نمبر 7 میں ارشاد فرماتے ہیں: آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتی کہ والدہ (اور اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امی) کو بھی تُو کہہ کر مخاطب کیا یا آپ کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دوران گفتگو ہیں کہہ کر بات کی یا جی کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا درست جواب ہے)۔ اس کے علاوہ مدنی انعام نمبر 34 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے دوسرے کی بات اطمینان سے سننے کے بجائے اس کی بات کاٹ کر کہیں اپنی بات تو شروع نہیں کر دی؟ نیز بات سمجھ جانے کے باوجود بے ساختہ: ہیں؟ جی؟ یا کیا؟ بول کر یا ابرو یا چہرے کے اشارے سے دوسروں کو خوامخواہ اپنی بات دہرانے کی زحمت تو نہیں دی؟ اسی طرح مدنی انعام نمبر 48 میں فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) مذاق، مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کھل کھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (یاد رکھئے! کسی مسلمان کا دل دکھانا گناہ کبیرہ ہے)۔ اسی طرح جیل خانہ جات کے اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 52 مدنی انعامات میں مدنی انعام نمبر 40 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے کسی سے گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا تو نہیں کیا؟ نیز جیل کے ماحول کو ساز گار بنانے کی کوشش کی؟ یوں ہی مدنی منوں کو عطا کردہ 40 مدنی انعامات میں مدنی انعام نمبر 06 میں فرماتے ہیں: کسی کا نام بگاڑنا حکم قرآنی کے خلاف ہے۔ کسی کو (بلا اجازت شرعی) لمبا، ٹھگنا، موٹا وغیرہ تو نہیں کہتے؟ اِنہیں کے مدنی انعام نمبر 08 میں فرماتے ہیں: خدانخواستہ تو تکار کی عادت تو نہیں؟ خواہ ایک دن کا بچہ بھی ہو اس سے آپ کہہ کر مخاطب ہوں، پیچھے سے بھی جمع کا صیغہ

www.dawateislami.net

استعمال کریں، مثلاً زید آیا، زید کہتا تھا کی جگہ زید آئے، زید کہتے تھے وغیرہ۔

اِن سب مدنی انعامات کو دیکھ کر یہ بات بخوبی سمجھ آتی ہے کہ جس انداز سے بھی ممکن ہو ہر مسلمان چاہے وہ بچہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت، ہمیں سب کا احترام کرنا چاہیے۔ آیئے قراٰن مجید کی 1 آیت مبارکہ اور 3 حدیثیں سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ مسلمان کتنی عزت و شان کا مالک ہے۔ چنانچہ

ہر مومن عزت والا ہے

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ''وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ'' (پ۲۸، المنٰفقون: ۸) (ترجمۂ کنزالایمان: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے)۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِس سے چند مسئلے معلوم ہوئے:۔ (1) ایک یہ کہ ہر مومن عزت والا ہے، کسی قوم کو ذلیل جاننا یا اُسے کمین کہنا حرام ہے (2) دوسرے یہ کہ مومن کی عزت ایمان و نیک اعمال سے ہے، روپیہ پیسہ سے نہیں (3) تیسرے یہ کہ مومن کی عزت دائمی ہے، فانی (ختم ہونے والی) نہیں، اس لئے مومن کی نعش اور قبر کی بھی عزت ہے (4) چوتھے یہ کہ جو مومن کو ذلیل سمجھے وہ اللہ کے نزدیک ذلیل ہے، غریب مسکین مومن عزت والا ہے، مالدار کافر کتے سے بدتر ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....نور العرفان، ص۸۸۶۔

www.dawateislami.net

(1) مسلمان کی عزت کرو!

حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حرمت نشان ہے: کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ، وَمَالُہٗ، وَعِرْضُہٗ، یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔[1]

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلماً قتل نہ کرے، کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔[2]

مفتی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! یا بُرے لَقَب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت ہے، پیشوں، نَسَبُوں، یا غُربت و اِفلاس کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ پنجابی ہے، وہ بنگالی، وہ سندھی، وہ سرحدی، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو اُن کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضور کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے، حبشی ہو یا رُومی!۔[3]

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

---

1 ..... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم... الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴۔
2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۳۔
3 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۲۔

(2)مومن کی عزت ملائکہ سے زیادہ

مکی مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان عالیشان ہے: ”اَلْمُؤْمِنُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِکَتِہٖ“یعنی مومن اللہ پاک کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے۔[1]

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: عام مؤمنین افضل ہیں عام فرشتوں سے، اور خاص مؤمنین افضل ہیں خاص فرشتوں سے۔ یہ بھی خیال رہے کہ خاص مؤمنین سے مراد حضرات انبیاء و رُسُل و مُرسلین (عَلَیْہِمُ السَّلَام) ہیں، اور خواص ملائکہ سے مراد ہیں حضرت جبرئیل و میکائیل وغیرہ اشرافِ ملائکہ (عَلَیْہِمُ السَّلَام)، اور عوام مؤمنین سے مراد ہیں صالحین مُتَّقِین جن میں خلفاء راشدین، خاص خاص تابعین اولیاءاللہ مراد ہیں، لہٰذا حضراتِ خلفاء راشدین، حضور غوث پاک، امام اعظم ابو حنیفہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم) عام فرشتوں سے بھی افضل (ہیں)۔ ہاں انسانیت (یعنی انسان ہونا) افضل ہے مَلَکِیَّت (یعنی فرشتہ ہونے) سے۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدالرءوف مَناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: فرشتوں میں برائی کی طرف لے جانے والی شہوت اور خبیث نفس نہیں ہے، جبکہ مؤمن پر ہلاکت میں ڈالنے والی شہوت، شیطان اور مومن کا سب سے بڑا دشمن نفس اَمّارہ مُسَلَّط ہیں لہٰذا (ان مذکورہ چیزوں کی وجہ سے) مومن کو ہمیشہ سخت

---

1 .....ابن ماجه، کتاب الفتن، باب المسلمون فی ذمة الله، ۴/۳۲۶، حدیث: ۳۹۴۷۔

2 .....مراٰۃ المناجیح، ۷/۶۰۵۔

www.dawateislami.net

پریشانیوں اور مصیبتوں کا سامنا رہتا ہے اور اَجر و بزرگی کا مدار مشقت پر ہے (یعنی جتنی مشقت اور پریشانی زیادہ، اتنا نیک عمل کا ثواب زیادہ)۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مومن گناہ نہ کرتا تو کائنات میں پرندے کی طرح پرواز کرتا رہتا لیکن اللہ پاک نے گناہوں کے سبب اِسے اس بات سے روک دیا۔[1]

(3) مؤمن کی حُرمت کعبہ سے زیادہ ہے

شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کعبہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: تُو خود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے، تُو کتنی عظمت والا ہے اور تیری عزت و حُرمت کتنی عظیم ہے، اُس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! اللہ پاک کے نزدیک مؤمن کی جان و مال اور اُس سے اچھا گمان رکھنے کی عزت و حُرمت تیری حرمت سے بھی زیادہ ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مسلمان کس رفعتِ شان کا مالک ہے کہ اس کی عزت و حرمت کعبۂ مشرفہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ یاد رکھئے! جہاں قراٰن و حدیث میں مسلمان کی عزت و حرمت کا بیان ہے وہیں اس کی عزت کو کسی بھی انداز سے پامال کرنے، اس کی دل آزاری کرنے، مذاق اڑانے، گھورنے جھڑکنے وغیرہ سے بچنے کا بھی ذکر ہے۔ آیئے اس سلسلے میں 02 آیات اور ان کی وضاحت سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

---

1 .....فیض القدیر، حرف المیم، ۶/ ۳۳۲، تحت الحدیث: ۹۱۵۵۔

2 .....ابن ماجه، ابواب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ۴/ ۳۱۹، حدیث: ۳۹۳۲۔

www.dawateislami.net

(1) مسلمان کا مذاق اڑانا منع ہے

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ“ (پ۲۶، الحجرات: ۱۱) (ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! نہ مرد مَردوں سے ہنسیں! عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں عورتوں سے! دور نہیں کہ وہ ان ہنسے والیوں سے بہتر ہوں، اور آپس میں طعنہ نہ کرو! اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو! کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں)۔

حضرتِ سیِّدُنا امام ضحّاك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: یہ آیت ”بَنِی تمیم“ کے ان افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرتِ عمّار، حضرتِ خبّاب، حضرتِ بلال، حضرتِ صُہَیب، حضرتِ سلمان اور حضرتِ سالم وغیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ غریب صحابہ کرام کی غربت دیکھ کر ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں، یعنی مال دار غریبوں کا، بلند نسب والے دوسرے نسب والوں کا، تندرست اپاہج کا اور آنکھ والے اس کا مذاق نہ اڑائیں جس کی آنکھ میں عیب ہو، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے صدق اور اخلاص میں بہتر ہوں۔[1]

نوٹ: آیتِ مبارکہ میں عورتوں کا جداگانہ ذکر اس لئے کیا گیا کہ عورتوں میں ایک دوسرے کا مذاق اڑانے اور اپنے آپ کو بڑا جاننے کی عادت بہت زیادہ ہوتی ہے، نیز

---

1 .....خازن، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۱، ۴/۱۶۹۔

www.dawateislami.net

آیاتِ مبارکہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتیں کسی صورت آپس میں ہنسی مذاق نہیں کر سکتیں، بلکہ چند شرائط کے ساتھ ان کا آپس میں ہنسی مذاق کرنا جائز ہے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (عورتوں کی ایک دوسرے سے) جائز ہنسی جس میں فحش ہو، نہ ایذائے مسلم، نہ بڑوں کی بے ادبی، نہ چھوٹوں سے بدلحاظی، نہ وقت و محل کے نظر سے بے موقع، نہ اس کی کثرت اپنی ہمسر عورتوں سے جائز ہے۔[1]

اس آیت سے تین مسئلے معلوم ہوئے:۔ (1) مسلمانوں کی کوئی قوم ذلیل نہیں، ہر مومن عزت والا ہے (2) عظمت کا دارومدار محض نسب پر نہیں تقوی و پرہیز گاری پر ہے (3) مسلمان بھائی کو نسبی طعنہ دینا حرام اور مشرکوں کا طریقہ ہے آج کل یہ بیماری مسلمانوں میں عام پھیلی ہوئی ہے۔ نسبی طعنہ کی بیماری عورتوں میں زیادہ ہے، انہیں آیت سے سبق لینا چاہیے، نہ معلوم بارگاہ الٰہی میں کون کس سے بہتر ہو۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) مسلمان کو اذیت دینا بدترین جرم ہے

اللہ پاک قراٰن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ”وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتٰنًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا“ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۸)

(ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان والے مَردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کُھلا گناہ اپنے سر لیا)۔

---

1 ..... فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۱۹۴۔ صراط الجنان، پ۹/ ۴۲۶۔

2 ..... صراط الجنان، ۹/ ۴۳۲۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس آیت کے تحت تفسیر ''خزائن العرفان'' میں لکھتے ہیں: یہ آیت اُن منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایذا دیتے تھے اور ان کے حق میں بد گوئی کرتے تھے۔ حضرت فضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ کتّے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں، تو مومنین و مومنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جُرم ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان آیات پر غور کیجئے! کہ مسلمان کی ناموس اور اس کی حرمت کا کیا عالم ہے کہ خود ربِّ کائنات انہیں ایذا دینے، برے لقب سے پکارنے، طعنہ زنی کرنے وغیرہ سے منع فرمارہا ہے۔ آیئے اب 05 وہ احادیث کریمہ سنتے ہیں جن میں مسلمان کی عزت کا پاس رکھتے ہوئے اسے تکلیف دینے، ستانے وغیرہ سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ

(5) فرامینِ مصطفٰے

(1) بے شک کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے۔[2] (2) مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا سود کھانے سے بھی بڑا گناہ ہے۔[3] (3) جو کسی مسلمان کو ڈرانے کے لئے گھور کر دیکھے گا اللہ پاک اسے روزِ قیامت خوف میں مبتلا فرمائے گا۔[4]

---

1 ..... خزائن العرفان، ص ۷۸۹۔

2 ..... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، ۴/ ۳۵۳، حدیث: ۴۸۷۷۔

3 ..... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، ۴/ ۳۵۳، حدیث: ۴۸۷۶۔

4 ..... شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، فصل فی ذکر... الخ، ۶/ ۵۰، حدیث: ۷۴۶۸۔

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بھائی سے مراد مسلمان بھائی ہے یعنی جو شخص کسی مسلمان کو بلاقُصور تیز نظر سے گھور کر ڈرائے۔ ورنہ قصور مند کو گھورنا ڈرانا ضروری ہے۔ (مزید لکھتے ہیں:) اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کو رحمت کی نظر سے دیکھنا ثواب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے پاک اُسے عنایت کی نظر سے دیکھے گا۔[1]

(4) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔[2] (5) کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں یقیناً غور و فکر کرنے کی حاجت ہے کہ ہم کتنا مسلمان کا احترام کرنے اور اس کی عزت کا پاس رکھنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ آیئے اب 04 عظیم بزرگوں کے فرمودات بھی سننے کی سعادت حاصل کرلیتے ہیں۔ چنانچہ

(1) مسلمانوں کا خدا حافظ ہے

تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کو تکلیف دینے سے بچو! کیونکہ اللہ پاک ان کا حافظ ہوتا ہے اور ان کی خاطر غضب فرماتا ہے۔[4]

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۶۹۔

2 ..... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ... الخ، الباب الثالث، ۲/ ۲۴۳۔

3 ..... ابوداود، کتاب الادب، باب من یاخذ... الخ، ۴/ ۳۹۱، حدیث: ۵۰۰۴۔

4 ..... الدر المنثور، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۸، ۶/ ۶۵۷۔

www.dawateislami.net

(2) مسلمانوں کو تکلیف دینے کا عذاب

حضرتِ سیِّدُنا مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جہنمیوں پر ایک قسم کی خارش مُسَلَّط کر دی جائے گی، جس کی وجہ سے وہ اپنے بدنوں کو کھجائیں گے یہاں تک کہ اُن میں سے کسی کی ہڈی ظاہر ہو جائے گی تو ندا کی جائے گی: اے فلاں! کیا تجھے اِس کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے؟ تو وہ کہے گا: ہاں! تو منادی کہے گا: یہ اُس کا بدلہ ہے جو تو مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔[1]

(3) عزت کے ہزار چاند لگا دیے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمان ہونے سے دونوں جہان کی عزت حاصل ہوتی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اسلام کی عزت کے برابر اور کیا عزت ہے، اِس (یعنی اسلام) نے تو اِسے (یعنی عزت کو) اور بھی چار چاند نہیں، بلکہ ہزار چاند لگا دئے، اگر کوئی چمار (یعنی موچی) بھی مسلمان ہو تو مسلمان کے دین میں اُسے حقارت کی نگاہ سے دیکھنا حرام اور سخت حرام ہے وہ ہمارا دینی بھائی ہو گیا۔[2]

(4) مسلمان کی تحقیر سخت حرام ہے

حضرت علاّمہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِہانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے، کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اُس کی ایذاء رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کی تحقیر کرنا

---

1 ..... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ، ۲/۲۴۲۔

2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۱/۷۱۹۔

www.dawateislami.net

اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: کسی کو ذلیل کرنے کے لیے اور اس کی تحقیر کرنے کے لیے اس کی خامیوں کو ظاہر کرنا، اس کا مذاق اڑانا، اس کی نقل اتارنا یا اس کو طعنہ مارنا یا عار دلانا یا اس پر ہنسنا یا اس کو برے برے القاب سے یاد کرنا اور اس کی ہنسی اڑانا مثلاً آج کل کے بزعم خود اپنے آپ کو عرفی شُرَفاء کہلانے والے کچھ قوموں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور محض قومیّت کی بنا پر ان کا تَمَسْخُر اور اِستہزاء کرتے اور مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور قسم قسم کے دل آزار اَلقاب سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ کبھی طعنہ زنی کرتے ہیں۔ کبھی عار دلاتے ہیں یہ سب حرکتیں حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ لہٰذا ان حرکتوں سے توبہ لازم ہے، ورنہ یہ لوگ فاسق ٹھہریں گے۔ اسی طرح سیٹھوں اور مالداروں کی عادت ہے کہ وہ غریبوں کے ساتھ تمسخر اور اہانت آمیز القاب سے ان کو عار دلاتے اور طعنہ زنی کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح سے ان کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ جس سے غریبوں کی دل آزاری ہوتی رہتی ہے۔ مگر وہ اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے مالداروں کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔ ان مالداروں کو ہوش میں آ جانا چاہیے کہ اگر وہ اپنے ان کرتوتوں سے توبہ کر کے باز نہ آئے تو یقیناً وہ قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر جہنم کے سزاوار بنیں گے اور دنیا میں ان غریبوں کے آنسو قہر خداوندی کا سیلاب بن کر ان مالداروں کے محلات کو خس و خاشاک کی طرح بہالے جائیں گے۔[2]

---

1 ..... جہنم کے خطرات، ص ۱۷۳۔

2 ..... جہنم کے خطرات، ص، ۱۷۵۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بزرگانِ دین کے فرمودات ملاحظہ کئے، آیئے بزرگوں کے چند واقعات بھی سنتے ہیں، تاکہ احترام مسلم کا جذبہ مزید بیدار ہو۔

مسلمان کو دھوکا نہیں دوں گا

حضرتِ سیِّدُنا سَری سَقَطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے باداموں کا ایک "کُرّ" (ایک پیمانہ) 60 دینار میں خریدا اور اپنے روزنامچے (ہر روز کے حساب لکھنے کی کتاب) میں اس کا نفع تین دینار لکھ دیا، گویا کہ اُنہوں نے ہر دس دینار پر صرف آدھا دینار نفع لینا بہتر خیال فرمایا۔ کچھ ہی دنوں میں باداموں کا ایک "کُرّ" 90 دینار کا ہو گیا۔ دَلّال (کمیشن ایجنٹ/Commission Agent) آیا اور اس نے بادام طلب کئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لے لو!۔ اُس نے پوچھا: کتنے کے؟ فرمایا: 63 دینار کے۔ دلّال بھی نیک لوگوں میں سے تھا، اس نے کہا: اس وقت یہ بادام 90 دینار کے ہو چکے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ایک عہد کیا ہے جسے میں ہرگز نہیں توڑ سکتا، لہٰذا میں انہیں 63 دینار میں ہی فروخت کروں گا۔ دَلّال نے جواب دیا: میں نے بھی اپنے اور اللہ پاک کے مابین اِس بات کا عہد کر رکھا ہے کہ کسی مسلمان کو دھوکا نہیں دوں گا۔ اس لئے میں آپ سے یہ بادام 90 دینار میں ہی خریدوں گا۔[1]

میرا کسی غیر عورت سے کیا تعلق!!

منقول ہے کہ ایک بزرگ نے اپنی زوجہ کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اُن سے

---

1 .....احیاء العلوم، ۲/۱۰۲۔

www.dawateislami.net

پوچھا گیا: زوجہ کے بارے میں آپ کو کس چیز نے شک میں ڈالا؟ اُنہوں نے فرمایا: عقل مند آدمی اپنی بیوی کی پردہ دَرِی نہیں کرتا۔ جب اُنہوں نے اُس عورت کو طلاق دے دی تو پھر پوچھا گیا: آپ نے اُسے طلاق کیوں دی؟ فرمایا: میرا کسی غیر عورت سے کیا تعلق!! (یعنی میں کیوں کسی اجنبی عورت کے بارے میں کچھ کہوں)۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا عظیم سوچ ہے کہ رشتہ قائم ہوتے ہوئے تیسرے فرد کو گھر کے معاملات میں دخل نہ دینے دیا، اور رشتہ ختم ہونے کے بعد بھی ایک مسلمان عورت کی کردار کشی سے محفوظ رہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

گناہ سے نفرت ہے، گناہگار سے نہیں

مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جس نے کوئی گناہ کیا تھا اور لوگ اسے لعن طعن کر رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تم اس آدمی کو کسی کنویں میں گرا دیکھو تو اسے نکالو گے نہیں؟ وہ بولے: بالکل نکالیں گے۔ فرمایا: تو اپنے بھائی کو لعن طعن مت کرو! اور اللہ پاک کی حمد بیان کرو کہ اس نے تمہیں اس گناہ سے محفوظ رکھا! وہ بولے: کیا آپ کو اس پر غصہ نہیں آرہا؟ فرمایا: مجھے صرف اس کے عمل سے بیر (یعنی دشمنی) ہے۔ جب یہ وہ عمل چھوڑ دے تو یہ بھی میرا بھائی ہے۔[2]

اصلاح کرنے میں لعن طعن سے گریز

ایک نوجوان اپنا تہبند زمین پر گھسیٹتا ہوا جارہا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا صِلَۃ بن اَشْیَم

---

1 .....احیاء العلوم، ۲/۷۳۔

2 .....منہاج القاصدین، ربع العادات، کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ۱/۵۲۴۔

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھیوں نے اُسے سرزنش کرنا چاہی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: رہنے دو! تمہارا یہ کام میں کر دیتا ہوں۔ پھر اس نوجوان سے فرمایا: اے بھتیجے! مجھے تم سے ایک کام ہے۔ وہ بولا: جی! وہ کیا؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی شلوار اوپر کر لو!۔ وہ بولا: جی کیوں نہیں، آپ کا حکم ماننا تو اعزاز کی بات ہو گی۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی شلوار اوپر کر لی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: جو تم کرتے یہ اس سے بہتر تھا۔ کیونکہ اگر تم اس کو لعن طعن کرتے اور اسے تکلیف دیتے تو وہ بھی تمہیں گالیاں دیتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر کسی مسلمان کی اصلاح کرنی ہو تب بھی اسے جھڑکنے یا ذلیل کرنے کے بجائے پیار محبت سے اسے سمجھایا جائے کہ بھلے وہ گناہگار یا بدکار ہے لیکن ہے ہمارا ہی مسلمان بھائی، اور ہمیں مسلمان کے احترام کا حکم قراٰن و حدیث سے اور اس حکم پر عمل کا جذبہ اقوال و افعال بزرگان دین سے ملتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی سنتے چلئے کہ جس طرح ایک مسلمان کی کردار کشی یا اس کی عزت بے عزتی کرنے سے بچنا ہم پر لازم ہے اسی طرح کہیں مسلمان کی بے حرمتی ہوتے دیکھ کر قدرت ہونے کی صورت میں اس کی مدد کرنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ

اپنے بھائی کی عزت بچایئے

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

1 .....منہاج القاصدین، ربع العادات، کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ۱/ ۵۲۵۔

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جو اپنے بھائی کی عزت بچائے گا اللہ پاک قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم سے دور کردے گا۔“ ایک روایت میں ہے: جس نے اپنے بھائی کی عزت بچائی اللہ پاک قیامت کے دن اس سے اپنا عذاب دور فرمادے گا۔ پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ”وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ“ (پ، ۲۱، الروم: ۴۷) (ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا)۔[1]

جہنم کے پل پر کسے روکا جائے گا؟

حضرتِ سیِّدُنا سہل بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے کسی مؤمن کو منافق سے بچایا اللہ پاک ایک فرشتہ بھیجے گا جو قیامت کے دن اس کے گوشت کو جہنم سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو رُسوا کرنے کے لئے کوئی بات کہی اللہ پاک اسے جہنم کے پل پر روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کہے کی سزا بھگت لے۔[2]

مسلمان کی مدد کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد نہ کرے جہاں اُس کی عزت پامال کی جارہی ہو اور اسے گالیاں دی

---

1 ..... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترہیب من الغیبۃ... الخ، ۳/ ۳۳۴، حدیث: ۴۳۷۱۔

2 ..... ابو داؤد، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیبۃ، ۴/ ۳۵۴، حدیث: ۴۸۸۳۔

www.dawateislami.net

جارہی ہوں تو اللہ پاک اسے ایسی جگہ رسوا کرے گا جہاں وہ اپنی مدد کا طلب گار ہو گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اسے گالیاں دی جارہی ہوں اور اس کی عزت پامال کی جارہی ہو تو اللہ پاک اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں وہ اپنی مدد کا طلب گار ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح دنیا میں مسلمان کی عزت و حرمت کا پاس رکھنا ہم پر لازم ہے اسی طرح مسلمان کے مر جانے کے بعد بھی اس کی بے حرمتی کرنے کی قطعاً ہمیں اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ

مردہ مسلمان کو بھی تکلیف دینا منع ہے

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: (مسلمان) میت کی ہڈی توڑنا زندگی میں اس کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبد الرّءوف مَنَاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ مسلمان مرنے کے بعد بھی ایسے ہی محترم ہوتا ہے جس طرح زندگی میں محترم تھا۔ علّامہ ابنِ حجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ مومن کی عزت و حرمت موت کے بعد بھی ایسے ہی باقی رہتی ہے جس طرح زندگی میں تھی۔[3]

---

1 .....ابو داؤد، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیبۃ، ۴/ ۳۵۵، حدیث: ۴۸۸۴۔

2 .....ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی الحفّار یجد العظم۔۔الخ، ۳/ ۲۸۴، حدیث: ۳۲۰۷۔

3 .....فیض القدیر، حرف الکاف، ۴/ ۷۲۰، تحت الحدیث: ۶۲۳۲۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے قبرستان اور قبروں کے تعلق سے چند مسائل سنتے ہیں، تاکہ ہمیں فوت شدہ مسلمانوں کو اذیت دینے سے بچیں اور مرنے کے بعد بھی ان کا احترام بجالانے میں کامیاب ہوں۔

قبرستان اور قبروں کے چند احکام

(1) قَبْر کے اوپر "اگر بتی" نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قبر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔[1]

(2) قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قبر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قبر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتی یا چراغ رکھ سکتے ہیں۔

(3) قبرستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالمحتار" میں ہے: (قبرستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اس پر چلنا حرام ہے۔[2] بلکہ نئے راستے کا صرف گمان غالب ہو تب بھی اس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔[3] کئی مزاراتِ اولیا

---

1 ..... فتاوی رضویہ، ۹/ ۵۲۵-۴۸۲ ملخصاً۔

2 ..... ردالمحتار، ۱/ ۶۱۲۔

3 ..... درمختار، ۳/ ۱۸۳۔

www.dawateislami.net

پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تلاوت اور ذکر و اذکار کے لیئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کا بیان سن کر جہاں احترام مسلم کا جذبہ نصیب ہوتا ہے وہیں مدنی انعامات پر عمل کرنے کا ذہن بھی ملتا ہے، کیونکہ مدنی انعامات بصورت سوالات اُنہیں چیزوں کا مجموعہ ہے جن کو کرنے کا ہمیں قراٰن و حدیث میں حکم دیا گیا ہے، تو آیئے نیت کر لیتے ہیں کہ مدنی انعامات پر عمل کی نیت کرتے ہوئے

احترامِ مسلم کا ہر ممکن خیال رکھیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ

ہر مسلمان کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اپنے اقوال و افعال سے کسی مسلمان کو تکلیف نہیں دیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ

برے القاب سے نہیں پکاریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ

رنگ و نسل بلکہ ملک و قوم کا بھی طعنہ نہیں دیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ

دوسروں کو بھی احترام مسلم کی ترغیب دلائیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اللہ پاک ہم سب کو اپنی نیتوں پر قائم رہتے ہوئے مسلمانوں کا احترام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آخر میں ایک پھول دل کے گلدستے میں سجا لیتے ہیں کہ

---

1 ..... مزارات اولیا کی حکایات، ص ۴۰-۴۲۔

ہمیں **"ہر مسلمان کو جتنا ممکن ہو سکے خوش کرنا اور خوش رکھنا ہے"**۔ اس سے جہاں احترام مسلم کی فضا ہموار ہو گی وہیں ڈھیروں برکتیں بھی حاصل ہوں گی، آیئے اس ضمن میں ایک روایت بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ چنانچہ

مسلمان کی خوشی سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے

حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے اللہ پاک اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ پاک کی تَمْجِید (تعریف) وتوحید (بیان) کرتا ہے، جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا ہے اس کے پاس آکر کہتا ہے کیا مجھے پہچانا؟ وہ مسلمان پوچھتا ہے تو کون ہے؟ کہتا ہے میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی، آج میں تیرا جی بہلا کر تیری وحشت دور کروں گا، میں تجھے تیری حجت سکھاؤں گا، میں تجھے "نَکِیرَین" (قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) کے جواب میں حق بات پر ثابت قدم رکھوں گا، میں تجھے مَحْشَر میں لے جاؤں گا، میں تیرے ربّ کے حضور تیری شفاعت کروں گا، اور میں تجھے جنت میں تیرا مکان دکھاؤں گا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احترام مسلم کے تعلق سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **"احترام مسلم"** اور کتاب **"تکلیف نہ دیجئے"** کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے احترام مسلم بجالانے اور اسے معاشرے میں فروغ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 .....موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب قضاء الحوائج، ۴/۲۱۴، حدیث: ۱۱۵۔

www.dawateislami.net

(5)احترام اذان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللّٰہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرودِ پاک کی فضیلت

مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم مؤذن کو اذان کہتے سنو تو اسی طرح کہو (یعنی اذان کا جواب دو) پھر مجھ پر درودِ پاک بھیجو کیونکہ جو مجھ پر

---

1 ..... فیضانِ رمضان (مرمم) ص ۲۳۶۔

www.dawateislami.net

ایک مرتبہ درودِ پاک بھیجے گا اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں نازل فرمائے گا، پھر اللہ پاک سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، وسیلہ جنت میں ایک جگہ کا نام ہے اور وہ اللہ پاک کے بندوں میں سے ایک ہی بندے کے شایانِ شان ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، لہٰذا جو اللہ پاک سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے گا اس کے لئے میری شفاعت ثابت ہو جائے گی (یعنی اسے میری شفاعت ضرور ملے گی)۔[1]

خطبہ، اذاں، نماز، عبادت کوئی سی ہو
ذکر نبی ضرور ہے ہر بندگی کے ساتھ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔** یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[3]

1 اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے

---

1 .....نسائی، کتاب الآذان، باب الصلاۃ علی النبی۔۔۔الخ، ص۱۱۷، حدیث: ۶۷۹۔
2 .....وسائل بخشش (مرمم)، ص۲۱۱۔
3 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پہاڑ سے اذان کا جواب آیا

مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کوفہ کے گورنر حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو فرمان بھیجا کہ حضرت نضلہ بن معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی کمان میں عراق کے شہر حلوان پر چڑھائی کے لیے لشکر روانہ کیا جائے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا نضلہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو تین سو 300 سوار دے کر روانہ کیا، وہ حلوان پہنچے اور حملہ کیا، مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی، کثیر مال بطور غنیمت ہاتھ آیا۔ حضرت سیِّدُنا نضلہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سامان اور لشکر سمیت واپس آرہے تھے کہ راستے میں نمازِ عصر کا اخیر وقت ہو گیا، سورج غروب ہونے لگا۔ آپ نے قیدیوں اور مالِ غنیمت کو دامنِ کوہ میں چھپایا اور نماز عصر کے لیے اَذان دینا شروع کی، جیسے ہی آپ نے کہا: "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" تو اچانک پہاڑ میں سے آواز آئی: اے نضلہ! تو نے اللہ پاک کی خوب عظمت بیان کی۔ جب آپ نے

کہا: ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' تو پہاڑ سے دوبارہ آواز آئی: یہ وہی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن کی بشارت حضرت سیّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دے گئے ہیں اور انہی کی امت پر قیامت قائم ہوگی (یعنی یہ آخری رسول ہیں)۔ جب آپ نے کہا: ''حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ'' تو آواز آئی: مبارک ہو اسے جو نماز کی طرف چل کر گیا اور اس کی پابندی کی۔ جب آپ نے کہا: ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' تو آواز آئی: جس نے اسے مان لیا وہ واقعتاً کامیاب ہے۔ پھر آخر میں جب آپ نے کہا: ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' تو آواز آئی: اے نضلہ! تم نے اِخلاص کی تمام منازل طے کرلیں اور اللہ کریم نے تم پر جہنم کی آگ حرام فرمادی۔ اذان ختم کرکے حضرت سیّدُنا نضلہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور آپ کے ساتھیوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ اللہ پاک تم پر رحم کرے، جن ہو یا فرشتہ؟ یا پھر کوئی اللہ کا پوشیدہ بندہ۔ تمہاری آواز تو ہم نے سنی ہے اب اپنا چہرہ بھی دکھاؤ۔ راوی کہتے ہے کہ اچانک پہاڑ کی چوٹی چکی کے منہ کی طرح پھٹ گئی اور اس میں سے ایک شخص باہر نکلا، اس کا سر اور داڑھی بہت سفید ہوچکی تھی، اس نے اون کا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اس نے آتے ہی سلام کیا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' لوگوں نے جواب دیا: ''وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' اللہ رحیم آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ وہ کہنے لگا: میں زریت بن برشملہ ہوں۔ اللہ پاک کے پاکیزہ بندے حضرت سیّدُنا عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام نے مجھے اس پہاڑ میں ٹھہرایا تھا اور آسمانوں سے اپنے دوبارہ نزول تک میرے زندہ رہنے کی دعا کی تھی، آپ لوگ جب امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمت میں پہنچیں تو انہیں میرا اسلام

عرض کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا نضلہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ واقعہ حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو تفصیل سے لکھ کر بھیج دیا اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی طرف لکھا۔ جواب میں حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھ مہاجرین وانصار صحابۂ کرام کو لے کر اس پہاڑ پر پہنچیں اور اگر وہ شخص دوبارہ ملے تو اسے میرا اسلام کہیں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ چار ہزار مہاجرین و انصار صحابہ کو ساتھ لے کر اُس پہاڑ پر پہنچے اور چالیس دن تک مسلسل اذان دیتے رہے مگر جواباً نہ تو کوئی آواز سنی اور نہ ہی کوئی دوسرا جواب آیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرتِ سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے ان کے صحابی اتنے لمبے عرصے سے زندہ تھے اور جب تک آپ عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ اس دنیا میں تشریف نہیں لاتے وہ یوں ہی حیات رہیں گے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! بلاشبہ اللہ اپنے محبوبوں کو ایسے اختیارات و تصرفات عطا فرماتا ہے کہ جو ان کی زبانِ حقّ ترجمان سے نکلے وہ ہو کر رہتا ہے۔ اِس واقعے سے امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان بھی معلوم ہوتی ہے کہ آپ کو حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے صحابی نے سلام بھیجا۔ یہ بھی پتہ چلا کہ پہاڑ میں موجود بزرگ کو اذان دینے والے صحابی نیز کن کا دور خلافت چل رہا ہے ان کا نام بھی معلوم تھا۔ اس واقعے کا ایک اہم حصہ اذان

---

1 .....تاریخ بغداد، من اسمہ عبد الرحمن، ۱۰/ ۲۵۵، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کا جواب دینا بھی ہے، پہاڑ میں موجود بزرگ جیسے جیسے اذان کے کلمات سنتے ویسے ویسے جواب بھی دیتے رہتے۔ نیز یہ بات بھی غور کرنے کی ہے کہ ان بزرگ کا تعلق اس امت سے نہیں تھا پھر بھی انہوں نے اپنے اعتبار سے اذان کا جواب دیا۔ یقیناً اس سے اذان کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اذان کی تعریف سماعت کر لیجئے! چنانچہ

اذان کی تعریف

عربی لغت یعنی ڈکشنری (Dictionary) کے اعتبار سے ہر اعلان کو اذان کہا جاتا ہے۔ جبکہ شریعت میں اوقاتِ نماز میں مخصوص الفاظ کے ذریعے اِعلان کرنے کو اذان کہتے ہیں۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اذان کو دین اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اذان اسلام کے اہم ترین رکن نماز کے لئے بلانے کا ذریعہ ہے۔ مگر افسوس! آج جوں جوں علم دین سے دوری بڑھ رہی ہے اذان کے احترام کا ذہن ختم ہوتا جارہا ہے۔ اذان کے دوران باتیں کرنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے بلکہ مزید اونچی آواز سے سننے، مؤذن کی آواز اور لہجے کا مذاق اڑانے، بیزاری یا بوریت کا اظہار کرنے اور کام کاج میں لگے رہنے وغیرہ کے نظارے عام ہیں۔ الغرض اذان کے بے حرمتی کی نت نئی صورتیں مختلف جگہوں پر رائج ہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ

اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ”وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا

(1) .....التعریفات للجرجانی، ص۱۶۔

www.dawateislami.net

هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ" (پ۶، المائدۃ:۵۸) (ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ اس کو ہنسی مذاق اور کھیل بنالیتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ بالکل بے عقل لوگ ہیں)۔

اس آیت کے تحت "تفسیر صراط الجنان" میں ہے: جب سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُؤذن نماز کے لئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہودی ہنستے اور تمسخر کرتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت سے تین مسئلے معلوم ہوئے: (1) نماز پنج گانہ کے لئے اذان ہونی چاہیے، اذان کا ثبوت اس آیت سے بھی ہے۔ (2) دین کی کسی چیز کا مذاق اڑانا کفر ہے جیسا کہ اللہ پاک نے اذان کا مذاق اڑانے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔ ایسے ہی عالم، مسجد، خانہ کعبہ، نماز، روزہ وغیرہا میں سے کسی کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ (3) دینی چیزوں کا مذاق اڑانے والے احمق و بے عقل ہیں جو ایسے سَفِیہانہ اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں۔[1]

اس آیت میں دینی چیزوں کا مذاق اڑانے والوں کا کتنا شدید رد ہے۔ افسوس کہ جو کام یہودی اور منافق کیا کرتے تھے وہی کام مسلمان کہلانے والوں میں آتے جارہے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، فرشتے، جنت، حوریں، دوزخ، اس کے عذاب، قرآنی آیات، احادیثِ نَبوی، دینی کتابوں، دینی شَعائر، عمامہ، داڑھی، مسجد، مدرسے، دیندار آدمی، دینی لباس، دینی جملے، مقدس کلمات الغرض وہ کونسی مذہبی چیز ہے کہ جس کا اِس زمانے میں کھلے عام فلموں، ڈراموں، خصوصاً مزاحیہ ڈراموں، عام بول

---

1 ..... صراط الجنان، سورۃ المائدۃ، تحت الاٰیۃ: ۵۸، ۲/ ۴۵۶۔

www.dawateislami.net

چال، دوستوں کی مجلسوں، دنیاوی تقریروں، ہنسی مذاق کی نشستوں اور باہمی گپ شپ میں مذاق نہیں اُڑایا جاتا۔ افسوس کہ مسلمان کہلانے والے اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مسلمان کہلانے والوں کو داڑھی، عمامہ، مذہبی حُلیے سے نفرت ہے۔ مسلمان کہلانے والے کو اذان سن کر تکلیف ہوتی ہے۔ قرآن وحدیث کی باتیں اسے پرانی باتیں لگتی ہیں۔ یادرکھیں کہ دینی شَعائِر کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکان مکینوں کے ساتھ جل گیا

مدینہ طیبہ میں جب مؤذّن اذان میں ''اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اور ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ ''جل جائے جھوٹا'' ایک رات اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اُڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا۔ (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اذان کی بے حرمتی کرنے والے کا کتنا ہولناک انجام ہوا۔ ہمیں چاہئے کہ جیسے ہی اذان سنیں فوراً تمام کام کاج چھوڑ کر اذان کا جواب دیں اور نماز کی تیاری کریں۔ اذان کا جواب دینے کی تو کیا ہی بات ہے! 03 روایتیں ملاحظہ کیجئے! چنانچہ

(1) جنت میں داخلہ

حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر

---

1 ..... صراط الجنان، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ: ۵۸، ۲/ ۴۵۷۔

2 ..... خازن، سورۃ المائدہ، تحت الآیۃ: ۵۸، ۱/ ۵۰۷۔

تھے کہ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اذان دینا شروع کی۔ جب وہ اذان دے چکے تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اس مؤذن کے قول پر یقین کرتے ہوئے اس کی مثل کہے گا جنت میں داخل ہو گا۔[1]

(2) کس کلمے کے جواب میں کیا کہے؟

امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوَایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذِّن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور تم میں سے کوئی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر مؤذِّن اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور وہ شخص اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے، پھر مؤذِّن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے اور وہ شخص اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے، پھر مؤذِّن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے اور وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، پھر مؤذِّن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے اور وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، پھر جب مؤذِّن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور وہ شخص اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جب مؤذِّن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور یہ شخص دِل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو جنّت میں داخل ہو گا۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب موذن پہلی بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے تو سننے والے کے لئے مستحب ہے کہ درود شریف پڑھے اور جب دوسری مرتبہ کہے تو اس وقت قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہے پھر دونوں انگوٹھے آنکھوں پر رکھ کر یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ اس طرح کرنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ حضورِ

---

1 .....نسائی، کتاب الاذان، ثواب ذلک، ص۱۱۷، حدیث: ۶۷۱۔

2 .....مسلم، کتاب الصلوۃ، باب استجاب القول مثل قول المؤذن۔۔۔الخ، ص۱۶۳، حدیث: ۸۵۰۔

انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے۔[1]

(3)مَردوں کے لئے دگنا ثواب

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار فرمایا: اے عورَتو! جب تم بِلال کو اذان واِقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ رحیم تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار دَرَجات بُلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی: یہ تو عورَتوں کے لئے ہے، مَردوں کے لئے کیا ہے؟ فرمایا: مَردوں کے لئے دُگنا۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رحمت پر قربان! اس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرمادیا ہے۔ مگر افسوس! اِتنی آسانیوں کے باوجود بھی ہم غفلت کا شکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیث مبارک میں جواب اذان واقامت کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اس کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" یہ دو کلمات ہیں، اس طرح پوری اذان میں کل 15 کلمات ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مؤذن صاحب جو کہتے جائیں اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اس کو 15 لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ 15 ہزار درجات بلند ہونگے اور 15 ہزار گناہ معاف ہونگے اور اسلامی بھائیوں کے لئے یہ سب دُگنا ہے۔ فجر کی اذان میں دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوم بھی ہے تو یوں فجر کی اذان میں 17

---

1 .....الدر المحتار مع الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی کراہیۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد، ۲/۸۴۔

2 .....تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵۵/۷۵۔

www.dawateislami.net

کلمات ہوگئے اور اس طرح فجر کی اذان کے جواب میں 17 لاکھ نیکیاں، 17 ہزار درجات اور 17 ہزار گناہوں کی معافی ملی اور اسلامی بھائیوں کے لئے دُگنا۔ اقامت میں دو مرتبہ قَدْقَامَتِ الصّلٰوۃ بھی ہے، یوں اقامت میں بھی 17 کلمات ہوئے تو اقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحاصل اگر کوئی اسلامی بہن اہتمام کے ساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اسے روزانہ ایک کروڑ 62 لاکھ نیکیاں ملیں گی ،ایک لاکھ 62 ہزار درجات بلند ہوں گے اور ایک لاکھ 62 ہزار گناہ معاف ہوں گے اور اسلامی بھائیوں کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار درجات بلند ہوں گے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کُتُب و رسائل، سنتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی مذاکروں کے ذریعے ہمیں خوب خوب نیکیاں کرنے کی سوچ فراہم کرتے ہیں۔ نیز آپ نے اس پر فتن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مدنی انعامات“ بصورت سوالات بھی ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات کے رسالے میں مدنی انعام نمبر 4 میں فرماتے ہیں:

کیا آج آپ نے بات چیت، چلت پھرت، اٹھانا رکھنا، فون پر گفتگو، اسکوٹر، کار چلانا وغیرہ تمام کام کاج موقوف کرکے **اذان واقامت کا جواب** دیا؟(اگر پہلے سے کھاپی رہے ہوں اور اذان شروع ہو جائے تو کھانا پینا جاری رکھ سکتے ہیں)

سُبْحٰنَ اللہ! کتنا پیارا مدنی انعام ہے! اگر واقعتاً ہم اس مدنی انعام پر عمل کو اپنا معمول بنالیں تو روزانہ 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کماسکتے ہیں۔ سوچئے تو سہی! دن بھر نہ جانے کیسی کیسی فضول اور گناہوں بھری باتیں ہماری زبان سے نکلتی ہوں گی اور ہمارے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ ہوتا ہوگا، اگر ہم خوف خدا کرتے ہوئے اپنی آخرت کی بہتری کی خاطر اس مدنی انعام پر عمل شروع کردیں تو صرف اس ایک عمل سے روزانہ 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یوں ایک مہینے میں 97 کروڑ 20 لاکھ اور ایک سال میں 11 ارب 66 کروڑ 40 لاکھ نیکیاں ہمیں حاصل ہوں گی۔ اور بالفرض کوئی اسلامی بھائی 30 سال کی عمر میں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اس مدنی انعام پر عمل پیرا ہو جاتا ہے اور اوسطاً عمر 60 سال تک زندہ رہتا ہے تو صرف اس ایک مدنی انعام پر عمل کے ذریعے اس کے نامۂ اعمال میں 3 کھرب 49 ارب 92 کروڑ نیکیوں کا اضافہ ہو جائے گا۔ اور جو اس سے زیادہ عرصہ اس مدنی انعام کا عامل رہا اس کا ثواب اور زیادہ ہوگا۔ اور یہ تو صرف ایک مدنی انعام پر مستقل عمل کی صورت میں حاصل ہونے والی نیکیاں ہیں۔ تو جو اسلامی مکمل 72 مدنی انعامات کا عامل ہو اس کی نیکیاں کا کیا شمار ہوگا! معلوم ہوا کہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کو اپنا معمول بنالینے میں بے شمار و بے انتہا فوائد ہیں۔ تو آیئے! دعوت

اسلامی کے مدنی ماحول میں آجایئے! مدنی انعامات پر عمل کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیجئے! اور نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہوجایئے! اِنْ شَآءَ اللہ! آپ کی دنیا و آخرت دونوں سنور جائے گی۔ آیئے! اب چند نکات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ

”جوابِ اذان“ کے 8 حروف کی نسبت سے 8 نکات

(1) اذان کا جواب عملی بھی ہے اور قولی بھی، عملی جواب تو مسجد میں حاضر ہوجانا ہے، قولی جواب کلمات اذان کا دہرانا ہے۔[1] (2) حالت جنب والے پر بھی اذان کا جوب ہے ہاں اگر حیض و نفاس والی عورت ہو، خطبہ سننے والے، نماز جنازہ پڑھنے والے اور جماع یا قضائے حاجت میں مشغول ہو تو اس پر جواب نہیں ہے اسی طرح سونے والے، کھانے والے، علم سیکھنے اور سکھانے والے پر بھی جواب نہیں ہے۔[2] (3) راستہ چل رہا تھا کہ اَذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سُنے اور جواب دے۔[3] (4) قرآن شریف کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔[4] (5) اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے۔[5] (6) اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ اقامت کا جواب بھی اذان ہی کے جواب کی طرح ہے۔ اتنا فرق ہے کہ اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۸۵۔

2 ..... درمختار، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، ۲/ ۸۱۔

3 ..... الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب الثانی، الفصل الثانی، ۱/ ۵۷۔

4 ..... الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی، ۱/ ۵۷۔

5 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ مطلب فی کراھیۃ تکرار الجماعۃ۔۔الخ، ۲/ ۸۲۔

www.dawateislami.net

میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَا مَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے۔[1] (7) جمعہ کے خطبے کی اذان کا جواب دینا مقتدیوں کو منع ہے۔ہاں دل میں جواب دینا کہ زبان سے بالکل ادائیگی نہ ہو اس میں حرج نہیں۔ امام یعنی خطیب کو زبان سے بھی جواب دینا جائز ہے۔[2] (8) اذان شَعائرِ اسلام میں سے ہے۔ کسی بھی شِعارِ اسلام کی توہین کفر ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ابھی سنا کہ اذان شعائر اسلام (یعنی اسلام کی نشانیوں) میں سے ہے۔ فی زمانہ حالات بہت نازک ہیں۔ مذاق مسخری میں اور علم دین سے دوری نیز زبان کی حفاظت کا ذہن نہ ہونے کی وجہ سے بعض لوگ زبان سے ایسے کلمات نکال دیتے ہیں جو کفریہ ہوتے ہیں اور کئی صورتوں میں انسان دائرۂ اسلام سے خارج بھی ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آیئے! میں اذان کے تعلق سے چند کفریہ کلمات کی مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ

”حُرمتِ اذان“ کے 8 حروف کی نسبت سے 8 مثالیں

(1) جو اذان کا مذاق اڑائے وہ کافر ہے۔[4] (2) اذان کی تحقیر کرتے ہوئے کہنا کہ گھنٹی کی آواز نماز کی اطلاع دینے کے لئے زیادہ اچھی ہے کفر ہے۔ (3) جو اذان

---

1 ..... الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب الثانی، الفصل الثانی، ۱/۵۷۔

2 ..... فتاوی رضویہ، ۸/۳۰۱ ملخصًا۔

3 ..... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۳۵۹۔

4 ..... فتاوی رضویہ ۵/۱۰۲۔

www.dawateislami.net

دینے والے کو اذان دینے پر کہے تو نے جھوٹ بولا: ایسا شخص کافر ہو گیا۔[1] (4) جس نے کسی مؤذن کے بارے میں اذان کے مذاق کے طور پر کہا: یہ کون محروم ہے جو اذان کہہ رہا ہے؟ یا (5) اذان کے بارے مین کہا: غیر معروف سی آواز ہے یا کہا: (6) اجنبیوں کی آواز ہے، یہ تمام اقوال کفر ہیں۔ یعنی جب کہ بطور تحقیر (حقارت) کہے۔[2] (7) ایک نے اذان کہی، دوسرا مذاق اڑانے کے لئے دوبارہ اذان کہے تو اس پر حکم کفر ہے۔[3] (8) اذان سن کر یہ کہنا: کیا شور مچا رکھا ہے! اگر یہ قول خود اذان کو نا پسند کرنے کی وجہ سے کہا ہو تو کفر ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اذان کا جواب دینے والا مُردہ

حضرتِ سیّدنا یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک گورکن نے مجھے بتایا کہ میں نے ان قبروں میں سے جو سب سے عجیب دیکھی وہ یہ تھی کہ میں نے ایک قبر سے کراہنے کی آواز سنی جیسے مریض کراہتا ہے اور ایک قبر ایسی دیکھی کہ جب مؤذن اذان دیتا تو قبر والا قبر سے اذان کا جواب دیتا۔[5]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! مردہ شخص اذان کا جواب دیتا تھا، یقیناً یہ وہ شخص ہو گا جو دنیا میں بھی

---

1 .....فتاوی قاضی خان، ۴/۴۶۷۔

2 .....منح الروض الازھر للقاری، ص ۴۹۵۔

3 .....مجمع الانھر ۲/۵۰۹۔

4 .....عالمگیری ۲/۲۶۹۔

5 .....شرح اصول اعتقاد اھل سنۃ، باب الشفاعۃ لاھل الکبائر، ۲/۹۷۳، رقم: ۲۱۵۳۔

www.dawateislami.net

پابندی سے اذان کا جواب دیتا ہو گا، سوچئے تو سہی! جو شخص قبر میں اذان کے کلمات ادا کر رہا ہو توحید و رسالت کی گواہی جس کی زبان پر جاری ہو اسے عذاب قبر کیسے ہو سکتا ہے! اس لئے اذان و اقامت کا جواب دینے والے مدنی انعام پر عمل کو اپنا معمول بنا لیجئے! اللہ پاک نے چاہا تو اس کی برکت سے ہم عذاب قبر سے بھی محفوظ رہیں گے۔ یاد رکھئے! جہاں اذان و اقامت کا جواب دینے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں وہاں جواب نہ دینے کی مذمت بھی بیان کی گئی ہے۔ اس ضمن میں 03 روایتیں ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ

(1) حضرتِ سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سُنے اور اس کا جواب نہ دے اس نے ناانصافی کی۔[1] (2) حضرتِ سیّدُنا سَہْل بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو بد بختی و نامرادی کے لئے کافی ہے کہ موذّن کو تکبیر کہتے سنے اور اِجابت نہ کرے۔[2] (3) حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اگر ابن آدم کے کان کو پگھلے ہوئے سیسے سے بھر دیا جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ اذان سنے اور جواب نہ دے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اب آپ کے سامنے 04 واقعات بیان کرتا

---

1 ..... کتاب الدعاء، ۱۶۵/رقم: ۴۸۱۔

2 ..... المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۳۹۶، ۲۰/۱۸۳۔

3 ..... المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، من قال اذا سمع المنادی فلیجب، الحدیث: ۴، ۱/۳۸۰۔

ہوں۔ جنہیں سن کر اذان و اقامت کا جواب دینے والے مدنی انعام پر عمل کا مزید ذہن بنے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ۔ چنانچہ

(1) اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہو گیا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہِر کوئی بَہُت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی موجودَگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ رحیم نے اسے جنّت میں داخِل کر دیا ہے۔ اس پر لوگوں کو تعجب ہوا کیونکہ بظاہِر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچِہ ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتایئے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، ہاں ان میں ایک خصلت تھی، اُن صحابی نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم میں سے ہر شخص جنت کا طالب ہے، مذکورہ حدیث پاک میں جنتی ہونے کی جو وجہ بیان ہوئی وہ اذان کا جواب دینا ہے۔ مَاشَاءَ اللہ! طلب بھی موجود ہے اور طلب پوری کرنے کا نسخہ بھی موجود ہے۔ تو پھر دیر کس بات کی! آج بلکہ ابھی سے نیت کر لیجئے کہ اذان و اقامت کا جواب دینے والے مدنی انعام پر ضرور عمل کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰/ ۴۱۲۔

www.dawateislami.net

(2)اذان کا ادب اور مغفرت کا پروانہ

منقول ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کی زوجہ حضرتِ سیّدَتُنا زُبَیدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کو کسی نیک شخص نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللہُ بِكَ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: میری مغفرت ہوگئی، پوچھا: کس عمل کے سبب؟ جواب دیا: ایک بار میں بیٹھی ہوئی تھی، میرے پاس پڑوس کی چند عورتیں تھیں جو شعر پڑھ رہی تھیں، اچانک میں نے مؤذن کی آواز سنی تو ان عورتوں کو خاموش ہونے کو کہا، (تو وہ خاموش ہوگئیں) حتی کہ اذان ختم ہوگئی، اس عمل کی وجہ سے میری مغفرت ہوئی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خود بھی اذان کا ادب کرنا اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتے ہوئے اذان کے ادب کا احساس دلاتے ہوئے خاموش کرانا مغفرت کا سبب بن گیا۔ اس واقعے میں ہمارے لئے جہاں اذان کا جواب دینے اور اذان کے دوران کام کاج چھوڑ دینے کی ترغیب موجود ہے وہاں یہ بھی درس ہے کہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دے کر اذان کا ادب کرنے کی ترغیب دلائی جائے۔ بسا اوقات ہم مہمانوں اور دوستوں کی بیٹھک میں موجود ہوتے ہیں کہ اذان شروع ہو جاتی ہے، ایسے وقت میں خود بھی اذان کا جواب دیجئے اور بقیہ کو بھی نیکی کی دعوت دے کر اذان کا جواب دینے یا کم از کم اتنی دیر خاموشی اختیار کرنے کا ذہن دیجئے! اگر آپ کی اس نیکی کی دعوت سے کسی کا ذہن بنتا ہے اور وہ آئندہ زندگی میں

---

1 .....الروضة الفيحاء في أعلام النساء، ص۷۶۔

www.dawateislami.net

اذان کے احترام کا معمول بنالیتا ہے تو یہ آپ کے لئے بھی ثواب جاریہ ہو جائے گا۔ اس ضمن میں ایک حکایت ملاحظہ کیجئے! چنانچہ

سب سے اذان کا جواب دلوایا

مؤذّنِ رسول حضرتِ سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب ملک شام تشریف لے گئے تو ایک مرتبہ مسجد میں آکر بیٹھے، جب اذان ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے قریب موجود ایک شخص سے فرمایا: اذان کے کلمات کا جتنا مؤذن حقدار ہے اتنے تم بھی ہو، لہٰذا جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو، چنانچہ اس نے اذان کا جواب دینا شروع کر دیا۔ پھر آپ نے ایک ایک کر کے مسجد میں موجود سبھی لوگوں سے یہ بات کہی، (یوں سب نے اذان کا جواب دیا)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) باادب بانصیب

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں ملک سے باہر تھا، مجھے پتا چلا کہ پڑوس سے ایک بزرگ ملنے آرہے ہیں، فجر کا وقت تھا، اُنہوں نے آنے میں کچھ دیر لگائی، اور اس کی وجہ کچھ یوں بیان فرمائی کہ دراصل اذان کی آوازیں آرہی تھیں اور مجھے پیشاب اور وضو کرنا تھا، اس لئے میں نے بیت الخلا میں جانا مناسب نہ سمجھا کہ اللہ کا پاک نام بے پردگی کی حالت میں پیشاب خانہ میں سنوں، اِس لئے میں رُکا رہا۔

---

1 ..... کتاب الدعاء للطبرانی، القول کما یقول المؤذن، ص ۱۶۰، رقم: ۴۶۲۔

مزید ان بزرگ نے بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ برسوں سے میری عادت ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مقولہ ہے: **باادب بانصیب! بے ادب نصیب!** مذکورہ واقعہ اس مقولے کی ایک مثال ہے۔ غور تو کیجئے! ان بزرگ کا کئی سالوں سے یہ معمول تھا کہ وہ اذان کا جواب دیتے اور پھر اپنے معاملات انجام دیتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! خود شیخ طریقت، امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اذان و اقامت کا جواب دینے کے زبردست عامل ہیں۔ آپ کو بارہا دیکھا گیا کہ سنتوں بھرا بیان ہو یا مدنی مذاکرہ، تحریری مصروفیت ہو یا کوئی مدنی مشورہ، جیسے ہی اذان ہوتی ہے فوراً ہاتھ باندھ کر قبلہ رو ہو جاتے اور اذان کا جواب دیتے ہیں، بلکہ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ نے ایک وقت میں پے در پے ہونے والی مختلف مسجدوں کی سبھی اذانوں کا جواب دیا۔ یقیناً اس دور میں احترام اذان کے حوالے سے آپ کی ذات ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے ہمیں بھی اذان و اقامت کا جواب دینے والا مدنی انعام عطا فرمایا ہے، تاکہ ہمیں بھی اس کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں۔ تو آیئے! ہم بھی اپنی نیت کا اظہار کرتے ہیں کہ آج سے اذان و اقامت کا جواب ضرور دیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ آیئے! اس ضمن میں چند مزید ہستیوں کا انداز سماعت کیجئے! چنانچہ

مبارک ہستیوں کے مبارک معمولات

حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جب اذان سنا کرتیں (اور سوت کاتنے کے لئے چرخہ استعمال کر رہی ہوتیں) تو چرخہ رکھ دیتی تھیں۔ اسی طرح حضرتِ سیّدنا

---

1 ..... مدنی مذاکرہ نمبر ۲۷۵۔

www.dawateislami.net

ابراہیم صائغ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ اذان سنتے ہی اپنا ہتھوڑا ایک طرف رکھ دیتے تھے۔ یوں ہی نیک لوگ اذان کے دوران بُنائی کرنے والے کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔ نیز حضرت سلمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ پہلے کے بادشاہ اذان سنتے ہی اپنے گھوڑوں کو روک لیتے اور سب سے کہتے: رک جاؤ! اذان ہو رہی ہے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4)خوفناک کنکھجُورے

ہِند کے کسی شہر کی ایک مسجِد میں کچھ سوگوار افراد گھبرائے ہوئے آئے اور نَمازیوں سے کہنے لگے: ہمارے یہاں میّت ہوگئی ہے اور بڑا عجیب مُعاملہ ہے، آپ حضرات برائے کرم آکر دعا فرمادیجئے۔ جب سب گھر پہنچے تو ایک جوان عورت کی لاش کمرہ میں رکھی تھی اور اُس کے چاروں طرف بڑے بڑے خوفناک کنکھجورے مُحاصَرہ کئے ہوئے تھے! یہ وحشت ناک منظر دیکھ کر مارے خوف کے سب کی گِھگّی بندھ گئی (یعنی ڈر کے مارے کچھ بول نہ سکے)، کسی سمجھدار شَخْص نے کہا: یہ میّت کا عذاب معلوم ہوتا ہے جو ہماری عبرت کیلئے ظاہِر کیا گیا ہے! آؤ مل کر استِغفار کرتے ہیں۔ چُنانچِہ سب نے مِل کر توبہ واستِغفار کرکے گڑگڑا کر اور رو رو کر کافی دیر تک دعا مانگی۔ بالآخر وہ خوفناک کنکھجُورے لاش کا گھیراؤ چھوڑ کر ایک طرف کونے میں جمع ہوگئے۔ ڈرتے ڈرتے میّت کی تجہیز و تکفین کی ترکیب بنی۔ نمازِ جنازہ کے بعد جب میّت کو قبر

---

1 .....البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، ۱/۴۵۲۔

میں اُتارا گیا تو بَہُت سارے خوفناک کَنکھجورے قَبْر کے ایک کونے میں جمع تھے یہ دیکھ کر لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا، جوں توں قَبْر کو بند کرکے لوگ وہاں سے رُخصت ہوئے۔ تدفین کے بعد جب میِّت کی ماں سے اُس کا عمل دریافت کیا گیا تو اُس نے کہا: یہ T.V دیکھنے کی بہت شوقین تھی۔ ایک دن T.V کے پروگرام میں اس کا پسندیدہ گانا آرہا تھا کہ اَذان شروع ہوگئی، میں نے کہا: بیٹی! اذان کا احترام کرو اور T.V بند کردو۔ اُس نے یہ کہہ کر T.V بند کرنے سے انکار کر دیا کہ امّی! اذان تو روزانہ ہوتی ہے مگر یہ پروگرام اور گانا کہاں روز روز آتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو یہ عذاب اِسی سبب سے ہُوا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! اللہ پاک ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے، یقیناً اس واقعے میں عبرت ہی عبرت ہے، آج ہمیں اپنے گھر میں کہیں کوئی ایک کنکھجورا ہی نظر آجائے تو خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اگر کہیں مَعاذَ اللہ اذان کا احترام نہ کرنے کے سبب ہمارا بھی یہی حال ہو گیا تو ہمارا کیا بنے گا! اب بھی موقع ہے، ہمیں سنبھل جانا چاہئے، اگر آج تک ہم کوتاہی کرتے رہے تو اب سے نیت کر لینی چاہئے کہ چاہے جو ہو جائے ہم آج سے اذان و اقامت کا جواب دینے والے مدنی انعام پر عمل کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

بُرے خاتمے کا خوف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

---

1 .....T.V کی تباہ کاریاں، ص ۲۔

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اُس پر مَعاذَاللہ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیان کے آخر میں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

نفرت محبت میں بدل گئی

کبیر والا (ضلع خانیوال، پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے وہ غفلت کی دنیا میں کھوئے ہوئے تھے، چہرہ داڑھی شریف سے خالی تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا ان کا معمول تھا، نیز بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا تھا، جس کی وجہ سے غلط عقائد کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی سے بھی متنفر تھے۔ خانیوال کے قریب ایک گاؤں میں ان کی ویلڈنگ کی دکان تھی، جس کے قریب ہی دعوتِ اسلامی والے ایک اسلامی بھائی کام کرتے تھے۔ ایک بار وہ اسلامی بھائی ان کے پاس تشریف لائے اور کہا: خانیوال شہر میں دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے، اس میں شرکت کر لیجئے، جمعرات کا دن تھا، انہیں ویسے بھی گھر جانا تھا، راستے میں خانیوال پڑتا تھا، اسلامی بھائی کے اصرار کی وجہ سے یہ سوچ کر کہ گھر تو جانا ہی ہے اجتماع میں شرکت کر کے گھر چلا جاؤں گا، زندگی میں پہلی بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں

---

1 .....بہار شریعت جزا، حصّہ ۳، ۱/ ۴۷۳۔

شریک ہوگئے، اس وقت ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھرا بیان فرمارہے تھے، یہ بھی بیان سننے کے لئے قریب جاکر بیٹھ گئے، دورانِ بیان جونہی قریبی مسجد سے عشا کی اذان کی آواز آئی مبلغِ اسلامی بھائی فوراً خاموش ہوگئے اور اذان کا جواب دینے لگے، تعظیم اذان کا یہ منظر دیکھ کر یہ بہت متأثر ہوئے، آج سے قبل انہوں نے اذان کا ایسا ادب نہیں دیکھا تھا، سنّتوں بھرے اجتماع کے اختتام پر یہ گھر کی جانب روانہ ہوگئے، جب گھر پہنچے تو والد صاحب سے عرض کی کہ دعوتِ اسلامی والے بڑے ادب والے ہوتے ہیں اور پھر سنّتوں بھرے اجتماع کا وہ منظر بھی سنایا۔ چند دنوں بعد دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی آمد تھی۔ ان کی دکان کے قریب کام کرنے والے اسلامی بھائی ان کے پاس آئے اور اجتماع میں شرکت کی دعوت دی، انہوں نے کوشش کرکے اپنے گھر والوں سے اجازت لی اور اجتماع کے لئے روانہ ہوگئے۔ جب اجتماع گاہ میں داخل ہوئے تو وہاں کے روح پرور مناظر دیکھ کر آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں، اجتماع کے دوسرے دن عشا کی نماز کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سنتوں بھرا بیان تھا جسے سن کر ان کے دل کی دنیا ہی بدل گئی، انہوں نے ہاتھوں ہاتھ داڑھی شریف سجانے کی نیت کرلی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے، تادمِ تحریر علاقائی ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے دین کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا خلاصہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

☜اذان قرآن مجید سے بھی ثابت ہے ☜اذان کا مذاق اڑانا کفر ہے ☜اذان کا جواب دینے والے کے لئے جنت کی بشارت ہے ☜پانچوں نمازوں کی اذان و اقامت کا جواب دینے والے مرد کو روزانہ 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی ☜بعض مُردے بھی اذان کا جواب دیتے ہیں ☜بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ دوران اذان کام کاج موقوف کر کے اذان کا جواب دیا کرتے تھے ☜اذان کے دوران باتوں میں مشغول رہنے والے شخص کا خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6)فیضان درود وسلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ''اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کر لے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔''[1]

دُرود شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اللہ کریم نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب

---

1 .....فیضانِ رمضان، ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اُس دَرخت کی شاخیں تر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں، اُس دَرخت کا پھل صِرف وہی کھا سکے گا جو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

ایک اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁...ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁...دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁...گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁..."صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی

---

1 .....الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، ۲/۴۸۔

2 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بغداد کا دُرود خواں تاجر

بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا، دور دور تک اُس کا کاروبار (Business) پھیلا ہوا تھا، اتّفاق سے آہستہ آہستہ اُس کا کاروبار ختم ہو گیا اور قرضے چڑھنے لگے۔ ایک دن ایک قرض خواہ قرض کا مطالبہ لے کر آیا، تاجر نے منّت سماجت کرتے ہوئے کہا: ابھی اپنے پیسوں کا مطالبہ نہ کرو! تمہیں دینے کے لئے ابھی میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن قرض خواہ نے ایک نہ سنی اور تاجر کو قاضی کے دربار میں لے گیا۔ قاضی نے کہا: قرض کی ادائیگی کا ضامِن دو ورنہ تمہیں قید کر دیا جائے گا، مگر تاجر کی ضمانت کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہوا، قاضی نے جب اُسے جیل میں ڈالنے کا حکم دیا تو اُس نے اللہ پاک کا واسطہ دے کر ایک رات اپنے گھر والوں کے پاس رہنے کی مہلت مانگی، اس پر بھی تاجر سے ضامن مانگا گیا، مگر ایک رات کی ضمانت کے لئے بھی کوئی تیار نہ ہوا، تاجر نے کہا: ایک رات کے لئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ تاجر کی اس بات کو مان لیا گیا اور یوں وہ اپنے گھر آ گیا۔ بیوی نے پریشان دیکھ کر سبب پوچھا تو اس نے سارا ماجرا سنا دیا، خوش بخت بیوی نے اپنے شوہر کو تسلّی دیتے ہوئے کہا: جس کے ضامن سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں وہ کیسے پریشان رہ سکتا ہے! یہ سن کر تاجر کی کچھ ہمت بندھی، غم ہلکا ہوا اور درود پاک پڑھتے پڑھتے

سو گیا۔ ظاہری آنکھیں کیا بند ہوئیں، دل کی آنکھیں کھل گئیں، خواب میں غمگسار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **فکر مت کرو! صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اُسے کہنا: تمہیں اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سلام کہا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میری طرف سے 500 دینار قرضہ ادا کر دو، وہ تمہاری بات کے سچ ہونے کی نشانی پوچھے تو کہنا: میری بات کے سچ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ آپ حبیب کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہر رات ہزار 1000 مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں، لیکن گزشتہ رات آپ شک میں پڑ گئے کہ ہزار دفعہ ہوا ہے یا نہیں حالانکہ تعداد پوری ہو چکی تھی۔** یہ فرما کر اُمّت کے والی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے۔ تاجر بیدار ہوا تو بہت خوش تھا، نمازِ فجر ادا کر کے وزیر صاحب کے گھر پہنچا، وہ کہیں جانے کے لئے دروازے پر تیار کھڑے تھے، تاجر نے جا کر وزیر صاحب کو سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا: کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو؟ تاجر بولا: مجھے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھیجا ہے، یہ کہنے کے بعد تاجر نے وزیر صاحب کو اپنا سارا معاملہ بتا دیا، وزیر صاحب نے کہا: اپنے سچا ہونے کی کوئی نشانی بیان کرو! تاجر نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وہ فرمان سنا دیا جس میں وزیر صاحب کے درود شریف پڑھنے اور مقررہ تعداد میں شک پڑ جانے کا ذکر تھا، فرمان سنتے ہی وزیر صاحب تاجر کو مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ بٹھا کر کہا: ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پیغام سنا دو! تاجر نے دوبارہ سنایا تو وزیر صاحب خوشی سے جھومنے لگے، اس کے

بعد وزیر صاحب نے اسے پچیس سو2500 دینار دیئے اور کہا: پانچ سو 500 سے اپنا قرض ادا کرنا، پانچ سو تمہاری زوجہ کے لئے، پانچ سو تمہارے بچوں کے لئے، پانچ سو اس لئے کہ تم میرے پاس خوشی کی خبر لے کر آئے اور باقی پانچ سو اس لئے ہیں کہ تم نے مجھے سچا خواب سنایا۔ تاجر خوشی خوشی رقم لے کر قرض خواہ کے پاس پہنچا اور کہا: چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں اور اپنا قرضہ وصول کرلو! جب دربار میں پہنچے تو ان کو دیکھتے ہی قاضی کھڑا ہو گیا اور ادب کے ساتھ سلام کر کے کہا: گزشتہ رات اَحمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے خواب میں تشریف لائے اور حکم ارشاد فرمایا: اس مقروض تاجر کو قرض اتارنے کے لئے پانچ سو دینار دے دو اور اتنے ہی پیسے اور بھی اُسے دے دو! یہ سن کر قرض خواہ بولا: میں نے بھی اپنا قرضہ معاف کیا اور میں بھی اسے پانچ سو دینار پیش کرتا ہوں، کیونکہ مجھے بھی خواب میں سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یوں ہی حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اس طرح وہ مقروض تاجر درودِ پاک کی بَرَکت سے چار ہزار 4000 دینار لے کر خوشی خوشی اپنے گھر روانہ ہو گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک امتی نے جب مشکل میں سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا ضامن بنایا اور درود پاک کا نظرانہ پیش کیا تو کیسا کرم ہوا! 500 دینار کا قرضہ تو اُترا، ساتھ ہی 4000 دینار مزید مل گئے اور وہ تاجر پھر سے امیر ہو گیا۔ حقیقت ہے کہ خالقِ دو جہاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مالک

---

1 .....سعادۃ الدارین، الباب الرابع، اللطیفۃ العشرون بعد المائۃ، ص ۱۶۱ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

دو جہاں بنایا ہے، آپ کی برکت سے دین و ایمان کی دولت تو ملتی ہی ہے ساتھ دنیاوی مال و اسباب بھی نصیب ہو جاتے ہیں۔ دربار رسالت میں درود و سلام پیش کرنا دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ حکم قرآنی بھی ہے۔ چنانچہ

درود و سلام پڑھنا حکم قرآنی ہے

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حکیمُ الاُمَّت، حضرتِ مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مذکورہ آیت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صَرِیح نعت ہے۔ اِس میں اِیمان والوں کو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لُطف کی بات یہ ہے کہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں کافی اَحکامات صادِر فرمائے، مثلاً نَماز، روزہ، حج، وغیرہ وغیرہ، مگر کسی جگہ یہ اِرشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں، ہمارے فِرِشتے بھی کرتے ہیں اور اِیمان والو! تُم بھی کیا کرو، صرف دُرُود شریف کے لئے ہی ایسا فرمایا گیا ہے۔ اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے، کیونکہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو خُدا کا بھی ہو اور بندے کا بھی۔ یقیناً اللہ پاک کے کام ہم نہیں کرسکتے اور ہمارے کاموں سے اللہ بُلَند و بالا ہے۔ اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ پاک کا بھی ہو، مَلائکہ بھی کرتے ہوں

اور مسلمانوں کو بھی اُس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صِرف اور صرف آقائے دو جَہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنا ہے۔ جس طرح عید کے چاند پر سب کی نظریں جمع ہو جاتی ہیں اِسی طرح مَدینے کے چاند پر ساری مَخلُوق کی اور خُود خالق کی بھی نظر ہے۔[1]

مزید فرماتے ہیں: یہاں ایک **سُوال** یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ ہی رَحمتیں نازِل فرمارہا ہے تو ہمیں دُرُود شریف پڑھنے یعنی رَحمت کے لئے دُعا مانگنے کا کیوں حکم دیا جارہا ہے؟ کیونکہ مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو، جب پہلے ہی سے رَحمتیں اُتر رہی ہیں، تو پھر مانگنے کا حکم کیوں؟ اِس کا **جواب** یہ ہے کہ کوئی سُوالی کسی دَروازے پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کے مال و اَولاد کے حق میں دُعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے، سخی کے بچے زِندہ رہیں! مال سلامت رہے! گھر آباد رہے! وغیرہ وغیرہ، ان دعاؤں کو سننے والا سمجھ جاتا ہے کہ تہذیب والا بھکاری ہے، مانگنا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے، اس طرح سننے والا خُوش ہو کر کچھ نہ کچھ اسے دے ہی دیتا ہے۔ ہمیں یہاں حکم دیا گیا: اے اِیمان والو! جب تمہیں مجھ سے کچھ مانگنا ہو تو میں تو اَولاد سے پاک ہوں، مگر میرا ایک پیارا حبیب ہے، محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اُس حبیب کی، اُس کے اَہلِ بیت کی اور اُس کے اَصحاب کی خیر مانگتے ہوئے، اُن کو دُعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رَحمتوں کی اُن پر بارِش ہو رہی ہے اُس کا تم پر بھی چھینٹا ڈال دیا جائے گا۔[2]

---

1 .....شانِ حبیب الرحمن، ص۱۸۳، ملخصًا۔

2 .....شان حبیب الرحمن، ص۱۸۴، ملخصًا۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ درود پاک پڑھنے سے جہاں حکم قرآنی پر عمل ہوتا ہے وہاں رحمتوں کی برسات بھی ہوتی ہے۔ نیز بارگاہ الٰہی سے اپنی حاجات کی برآوری کے لئے درود و سلام ایک اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج ہم فضول بلکہ مَعاذَ اللہ! فحش باتوں میں تو اپنا وقت خوشی سے ضائع کر دیتے ہیں جس سے یقیناً اللہ کریم ناراض ہوتا ہے، لیکن بد قسمتی سے دُرود و سلام کے صیغے ہماری زبان پر رواں نہیں ہوتے، غور تو کیجئے! ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'' یا ''صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد'' پڑھنے میں کتنا وقت لگتا ہے! اگر ہم فضول باتوں میں ضائع ہونے والا وقت بارگاہِ رسالت میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے میں صرف کریں تو رضائے الٰہی و رضائے مصطفےٰ کے ساتھ ساتھ دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں مقدر ہو سکتی ہیں۔

درود ان پہ بھیجو سلام ان پہ بھیجو یہی مؤمنوں سے خدا چاہتا ہے
اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے اسے چاہے جس کو خدا چاہتا ہے

سب سے زیادہ محبوب آیت

منقول ہے کہ جب یہ آیتِ درود نازل ہوئی تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ انور خُوشی سے نُور کی کِرنیں لُٹانے لگا اور آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے مُبارکباد پیش کرو کیونکہ مجھے وہ آیتِ مُبارکہ عطا کی گئی ہے جو مجھے ''دُنْیَا وَمَا فِیْھَا'' (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے زِیادہ مَحبوب ہے۔[1]

---

1 .....تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۷/۲۲۳۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان والوں کو دُرُود کا حکم کیوں؟

حضرتِ سیّدنا علّامہ اسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مومن جنوں اور انسانوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو دعوتِ حق پیش کی لہٰذا اس دعوت کے حقوق میں سے بعض کی ادائیگی کے لئے اہل ایمان حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجنے کے محتاج ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جملہ اَہل ایمان کے روحانی باپ ہیں اور بلاشبہ آپ نے اہل ایمان کی بہترین تربیت اور اچھے انداز میں انہیں تبلیغ فرمانے کے ساتھ ساتھ ان پر بہت زیادہ رحمت و شفقت فرمائی، اس وجہ سے بھی ضروری ہوا کہ اہل ایمان آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجیں، اور یہ بھی وجہ ہے کہ شاگرد پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے استاد اور بیٹے پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی تعریف کرے۔

مزید فرماتے ہیں: درود پاک پڑھنے میں اس بات کا شکر بھی ہے کہ انہیں سب سے بہترین امت بنایا گیا ہے۔ نیز درود شریف سے اہل ایمان کو روز قیامت نصیب ہونے والی شفاعت کا حق بھی ادا ہوتا ہے، کیونکہ درود شریف شفاعت کا ثمن (قیمت) ہے، اہل ایمان دنیا میں جب (درود کی صورت میں) قیمت ادا کر دیں گے تو کل قیامت میں اس کا ثمر (یعنی شفاعت) حاصل کریں گے۔[1]

---

1 .....تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۷/۲۲۳۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ درود و سلام پیش کرنا حقوق مصطفےٰ میں سے ہے اور ہم پر لازم ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ درود و سلام گویا میدان محشر میں خوش نصیبوں کو ملنے والی شفاعت مصطفےٰ کی قیمت ہے، جتنا درود و سلام پڑھیں اتنا ہی شفاعت کے حقدار ہوں گے۔ سُبْحٰنَ اللہ! ہم امتیوں پر کس قدر کرم نوازیاں ہیں کہ میدان محشر کی ہولناکیاں بھی ہمارے لئے بیان کر دی گئی ہیں ساتھ ہی ان سے بچنے کے نسخے بھی عطا کر دئے گئے ہیں، یقیناً جسے میدان محشر میں شفاعت مصطفےٰ نصیب ہو جائے گی اس کا بیڑا پار ہو جائے گا۔

آہ وہ راہ صراط بندوں کی کتنی بساط المدد! اے رہنما تم پہ کڑوڑوں درود
لو تہ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع آندھیوں سے حشر اٹھا تم پہ کڑوڑوں درود (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کے دن سب سے زیادہ قرب

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً'' یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (2)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدُ الرّءوف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں اِرشاد فرماتے ہیں: یعنی قیامت میں میرے سب سے زیادہ قریب اور میری شفاعت کا

---

1 ..... حدائق بخشش، ص ۲۶۷۔

2 ..... ترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴۔

www.dawateislami.net

حقدار وہ شخص ہو گا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا تھا، اس لئے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود کی کثرت آپ سے سچی محبت اور مضبوط تعلق پر دلالت کرتی ہے۔ لہٰذا روزِ قیامت لوگوں کا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب یا دور ہونا درودِ پاک کی مقدار میں کمی یا زیادتی کے اعتبار سے ہو گا۔ (1)

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحت ارشاد فرماتے ہیں: قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا جو حُضُور کے ساتھ رہے اور حضور کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرود شریف کی کثرت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنَّت ملتی ہے اور اس سے بزمِ جَنَّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! درود پاک کی کثرت کرنے والوں کو روز قیامت کو کیسا انعام نصیب ہو گا۔ یقیناً قرب مصطفےٰ بہت بڑی نعمت ہے، آج ہم دنیاوی جاہ و منصب والے افراد کے قریب ہونا فخر سمجھتے ہیں، ان کے ناز اٹھاتے ہم تھکتے نہیں ہیں، خوشامد، چاپلوسی، آؤ بھگت غرض وہ کونسا حربہ ہے جو ہم ان دنیاوی ناخداؤں کا قرب حاصل کرنے کے لئے نہیں کرتے، لیکن کیا ہم نے کبھی سوچا کہ جب روز محشر اٹھائے جائیں گے تب کون ہماری فریاد سنے گا، کون ہماری شفاعت

---

1 ..... التیسیر بشرح الجامع الصغیر، ۱/ ۳۱۶، تحت الحدیث: ان اولی الناس بی... الخ۔
2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۰۰۔

www.dawateislami.net

کرے گا، کون ہمیں جہنم کے ہولناک عذاب سے بچائے گا، یاد رکھئے! شفاعت کبری ہمارے آقا و مولی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منصب ہے، اگر آج ہم درود و سلام کے گجرے نچھاور کریں گے، جتنا ممکن ہو سکے درود کی کثرت کریں گے تو کل قیامت میں زیادہ سے زیادہ قرب مصطفے سے فیض یاب ہو پائیں گے۔ اگر آج ہم نے سستی کی کل قیامت میں پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا[1]

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ روزانہ کتنی مرتبہ درود پڑھیں تو کثرت کے ساتھ درود پڑھنا شمار ہو گا تو اس کا **جواب** یہ ہے کے اس کے حوالے سے کتابوں میں مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں، ایک محتاط قول 313 کا بھی ہے۔[2] لہٰذا اگر کوئی روزانہ کم از کم 313 مرتبہ درود پاک پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ کثرت سے درود پاک پڑھنے والوں میں شمار ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس پر فتن دور میں شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام مدنی انعامات بصورت سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کو عطا

---

1 .....حدائق بخشش، ص ۵۶۔

2 .....سعادۃ الدارین، المسألۃ السابعۃ فی اقل الاکثار من الصلاۃ علیہ، ص ۵۴۔

کردہ 72 مدنی انعامات کے رسالے میں مدنی انعام نمبر 5 میں فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے کم از کم 313 بار درود شریف پڑھ لئے؟

اگر ہم اس مدنی انعام کے عامل بن جائیں تو کثرت سے درود پڑھنے والوں میں شمار ہو جائیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہ دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں بھی ہمارا مقدر ہوں گی۔ آیئے! کثرت سے درود پڑھنے کے حوالے سے چار 4 مزید روایات سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

(1) اَجْر کا پیمانہ اور کثرتِ درود

مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نُور بار ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت پُل صِراط کی تاریکی میں نُور ہو گا، اور جسے یہ پسند ہو کہ قِیامت کے دن اُسے اَجْر کا پیمانہ بھر بھر کے دیا جائے تو اُسے چاہئے کہ مجھ پر بکثرت دُرُود بھیجے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) محشر کی پیاس اور کثرتِ درود

حضرتِ سَیِّدُنا کَعْبُ الاَحْبار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے مُوسیٰ! کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ قِیامت کے دن تمہیں پیاس محسوس نہ ہو؟ عرض کی: اے میرے پروردگار! ہاں میں یہ پسند کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تو ایسا کرو کہ محمد عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرو۔[2]

---

1 .....القول البدیع، الباب الاول فی الاحادیث الامر بالصلاۃ علی النبی، ص۱۱۸۔

2 .....القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۶۴۔

www.dawateislami.net

اُلماں! ہنگامِ محشر، پیاس کی شدت سے سرور جب زبانیں آئیں باہر، تم پلانا جام کوثر

یانبی سلامٌ علیك، یا رسول سلامٌ علیك یا حبیب سلامٌ علیك، صلواتُ الله علیك [1]

(3) عَرش کا سایہ اور کثرتِ درود

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: قیامت کے دن اللہ پاک کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا، تین شخص اس سائے میں ہوں گے: (1) جس نے میرے کسی امتی کی پریشانی دور کی (2) جس نے میری سنّت کو زندہ کیا اور (3) وہ شخص جس نے مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا۔ [2]

(4) اہلِ سنّت کی ایک نشانی

حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین علی بن حُسین بن علی رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُم فرماتے ہیں: عَلَامَۃُ اَھْلِ السُّنَّۃِ کَثْرَۃُ الصَّلَاۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُود پڑھنا اَہلِ سُنَّت کی نشانی ہے۔ [3]

بیٹھتے، اٹھتے، جاگتے، سوتے ہو الٰہی میرا شعار درود

جان نکلے تو اس طرح نکلے تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود [4]

---

1 .....وسائل بخشش، ص۶۱۷۔

2 .....شرح الزرقانی علی مؤطا، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، ۴/۴۶۹، تحت الحدیث: ۱۸۴۱۔

3 .....القول البدیع، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ... الخ، ص۱۳۱۔

4 .....ذوق نعت، ص۸۶۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کثرت سے درود پڑھنا کس قدر اجر و ثواب کا باعث ہے، میدان محشر میں جب سورج سوا میل کی دوری پر آگ برسا رہا ہو گا تو کثرت سے درود پڑھنے والا عرش کے سایہ میں ہو گا، جب پیاس کے مارے آدمی کے حلق میں کانٹے پڑ جائیں گے تب کثرت سے درود پڑھنے والا پیاس سے محفوظ ہو گا، جب میزان پر اعمال کا وزن کیا جا رہا ہو گا تب کثرت سے درود پڑھنے والا درود شریف کے اجر و ثواب سے اپنے پیمانے بھرے دیکھ کر خوش رہا ہو گا۔ یقین مانئے! آج ہمارے پاس وقت ہے، اگر سانسوں کی مالا ٹوٹ گئی تو ایک بار بھی درود شریف پڑھنے کا موقع نہیں ملے گا۔ لہٰذا نیّت کر لیجئے کہ ہم روزانہ کم از کم 313 مرتبہ درود ضرور پڑھیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے درود شریف کی برکات پر مشتمل چار واقعات آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

(1) درود جہنّم سے بچالے گا

منقول ہے کہ ایک شخص نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا دعوی کیا کہ فلاں شخص نے میرا اونٹ چرا لیا ہے، اپنے اس دعوے پر اس نے گواہ بھی قائم کر لئے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (بطور شرعی سزا) اُس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مُدَّعٰی عَلَیْہ (یعنی جس پر چوری کا الزام لگایا گیا تھا، اس) نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اس اونٹ کو بلوا کر پوچھ لیجئے! مجھے امید ہے کہ اللہ کریم اسے بولنے کی قوت عطا فرمائے گا جس سے میری برأت

کا اظہار ہو گا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس اونٹ کو بلوایا، جب اونٹ کو لایا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے ارشاد فرمایا: میں کون ہوں؟ اونٹ بزبانِ فصیح بولا: آپ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں، آپ اس شخص کا ہاتھ نہ کاٹیں، کیونکہ مُدَّعِیْ اور گواہ منافق ہیں، ان لوگوں کی اِس شخص سے دشمنی ہے اور آپ سے بھی، (یوں اس شخص کا ہاتھ کٹنے سے بچ گیا) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُدَّعٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کون سے عمل کے سبب اللہ نے تجھے اس معاملے سے نجات عطا فرمائی؟ اُس نے عرض کی: اور تو کوئی میرا بڑا عمل نہیں ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ میں اُٹھتے بیٹھتے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درود پڑھتا رہتا ہوں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اپنا درود والا یہ عمل جاری رکھ کہ جس طرح اس کی برکت سے آج دنیا میں تیرا ہاتھ کٹنے سے بچ گیا اس طرح بروز قیامت یہ درود تجھے جہنم کی آگ سے بھی بچالے گا۔[1]

مشکلیں ان کی حل ہوئیں، قسمتیں ان کی کھل گئیں
وِرد جنہوں نے کر لیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اونٹ کا خود گواہی دینے کے لئے بول پڑنا اور ان صحابی کا ہاتھ کٹنے سے بچ جانا یقیناً کثرت سے درود شریف پڑھنے کی عظیم بہار ہے، اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ درود شریف کی کثرت انسان کو اِنْ شَآءَ اللہ جہنم سے بھی بچا کر جنت میں لے جائے گی، اور ایسا کیوں نہ ہو کہ جن پر ہم درود و سلام

---

1 .....سعادۃ الدارین، الباب الرابع، اللطیفۃ التاسعۃ والتسعون، ص ۱۵۲۔

کے گجرے نچھاور کرتے ہیں انہیں اللہ رحیم نے مالک جنت بنایا ہے۔ لہٰذا جلدی کیجئے! اور کم از کم 313 بار درود شریف پڑھنے والے مدنی انعام کو اپنا معمول بنالیجئے! اس کی برکت سے دنیاوی مصیبتیں دور اور آخرت کی مشکلیں کافور ہو جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) درود کی کثرت نہ کی ہوتی تو۔۔۔!

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو الحسن بِسْطَامِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی کہ مجھے خواب میں ابُو صالح مُؤَذِّن کی زِیارت ہو جائے۔ میری دُعا مقبول ہوئی، چنانچہ ایک رات میں نے ان کو خواب میں بڑی اچھی حالت میں دیکھا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اے ابُو صالح! اپنے یہاں کی کچھ خبر دیجئے۔ اُنہوں نے جواب دیا: "یَا اَبَا حَسَن! کُنْتُ مِنَ الْھَالِکِیْنَ لَوْلَا کَثْرَۃُ صَلَاتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، یعنی اے ابو الحسن! اگر میں نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔[1]

گور بے کس کو شمع سے کیا کام ہو چراغ شب مزار درور
قبر میں خوب کام آتی ہے بے کسوں کی ہے یار غار درود[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کثرت سے درود شریف پڑھنا قبر میں کام آگیا اور قبر کی سختیاں آسانیوں میں تبدیل ہو گئیں، اس بات میں کوئی شک

---

1 .....القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ... الخ، ص ۲۶۰۔
2 .....ذوق نعت، ص ۸۷۔

www.dawateislami.net

نہیں ہے کہ قبر میں اعمال کے علاوہ کوئی ہمارے ساتھ نہیں جائے گا، اور سخت تاریکی میں دو فرشتے ہم سے سوال جواب کریں گے، یقین کیجئے! وہ وقت بہت بے بسی کا ہو گا، کوئی بھی ہماری مدد کو نہیں آئے گا، غلط یا صحیح جواب دینے کی صورت میں جو بھی سزا یا جزا ملے گی اس سے ہمیں ہی دوچار یا لطف اندوز ہونا ہو گا، تو کیوں نہ جب آج ہم بقید حیات ہیں، سانسوں کی مالا سلامت ہے، سچی پکی توبہ کر لیں، گناہوں سے معافی مانگ لیں، نیکی کے راستے پر گامزن ہو جائیں، دیگر مدنی انعامات کے ساتھ ساتھ کثرت سے درود شریف پڑھنے کے مضبوط عامل بن جائیں، کہ آج اگر ہم یہ سب کرنے میں کامیاب ہو گئے تو رحمت الٰہی سے قوی امید ہے کہ قبر بلکہ حشر کی بھی تمام منازل آسان ہو جائیں گی اور ہم درود و سلام پڑھتے پڑھتے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) ثواب سے عذاب دور ہو گیا

ایک عورت کا بیٹا بہت گناہگار تھا، وہ اسے نیکی کا حکم دیتی، بے حیائی اور برے کاموں سے منع کرتی (لیکن وہ باز نہ آتا) آخر کار تقدیر اس پر غالب آئی اور وہ گناہوں کی حالت میں مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت صدمہ ہوا کہ اس کا بیٹا بغیر توبہ کئے مر گیا۔ اس نے تمنا کی کہ اسے خواب میں دیکھے۔ ایک دفعہ اس نے خواب میں اپنے بیٹے کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو وہ مزید غمگین ہو گئی۔ جب کچھ مدت کے بعد اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو دیکھا تو اس کی حالت اچھی تھی اور وہ بہت خوش تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے پوچھا:

میں نے تو تجھے عذاب میں مبتلا دیکھا تھا، یہ مرتبہ و مقام کیسے ملا؟ اس نے جواب دیا: ایک گنہگار شخص ہمارے قبرستان سے گزرا، اس نے قبروں کی طرف دیکھا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے متعلق غور و فکر کیا۔ مُردوں سے نصیحت حاصل کی، اپنی لغزش پر رویا اور اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر اللہ رحیم کی بارگاہ میں توبہ کی کہ اب وہ کبھی گناہوں کی طرف نہ پلٹے گا۔ اس کی توبہ سے آسمان کے فرشتے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: سُبْحٰنَ اللہ! اس شخص نے اپنے رب کے ساتھ کیا ہی خوب صلح کی ہے۔ جب اس نے سچی توبہ کر لی تو اللہ پاک نے اس کی توبہ قبول فرمالی، پھر اس نے کچھ قرآنِ مجید پڑھا اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بیس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب قبرستان والوں کو پہنچایا۔ اس کا ثواب ہم پر تقسیم کیا گیا تو مجھے بھی اس سے بھلائی ملی جس کے سبب اللہ کریم نے مجھے بخش دیا اور مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جو آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں۔ اے امی جان! یاد رکھئے! مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنا دلوں کا نور، گناہوں کا کفارہ اور زندوں اور مُردوں کے لئے رحمت ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھ کر اگر مُردوں کو ایصال ثواب کیا جائے تو رحمت الٰہی سے عذاب دور ہوتا اور راحت نصیب ہوتی ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ کم از کم 313 مرتبہ درود پاک پڑھنے والے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے خوب درود پاک کی کثرت کریں اور اس کا ثواب فوت ہو جانے والے

---

1 .....الروض الفائق، المجلس الاول، فی فضل الصلاۃ علی النبی، ص۸۔

www.dawateislami.net

اپنے عزیز، قریبی، دوست احباب، رشتہ دار، استاد، پیر صاحب بلکہ تمام مسلمانوں کو ایصال کریں، اس طرح انہیں آپ کے پڑھے گئے درود کی وجہ سے راحت ملے گی اور خوشی بھی نصیب ہوگی، نیز آپ کے ثواب میں سے بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) مغفرت کا رُقعہ چھت سے گرا

حضرت سَیِّد محمد کُردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میری والدہ ماجدہ نے بتایا کہ ان کے والدِ ماجد (یعنی میرے نانا جان) جن کا نام محمد تھا انہوں نے وصیَّت کی تھی کہ جب میرا اِنتقال ہو جائے اور مجھے غُسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کَفن پر ایک سَبز رنگ کا رُقعہ گرے گا جس میں لکھا ہو گا "ھٰذِہٖ بَرَاءَۃُ مُحَمَّدِنِ الْعَالِمِ بِعِلْمِہٖ مِنَ النَّار" یعنی محمد جو عالِم ہے اس کو اس کے علم کے سبب جہنم سے چھٹکارا مل گیا ہے۔ اُس رُقعے کو میرے کَفن میں رکھ دینا۔ چُنانچہ غُسل کے بعد رُقعہ گِرا، جب لوگوں نے رُقعہ پڑھ لیا تو میں نے اسے ان کے سینے پر رکھ دیا۔ اُس رُقعے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جس طرح اسے صفحہ کے اوپر سے پڑھا جاسکتا تھا اسی طرح صفحہ کے پیچھے سے بھی پڑھا جاسکتا تھا۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ نانا جان کا عمل کیا تھا؟ اَمّی جان نے فرمایا: "کَانَ اَکْثَرُ عَمَلِہٖ دَوَامَ الذِّکْرِ مَعَ کَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِی" یعنی اُن کا یہ عمل تھا کہ وہ ہمیشہ ذِکرُ اللہ کرنے کے ساتھ ساتھ دُرُودِ پاک کی کثرت بھی کیا کرتے تھے۔[1]

---

1 .....سعادۃ الدارین، الباب الرابع، اللطیفۃ السادسۃ والتسعون، ص ۱۵۲۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ذِکْرُ اللہ اور درود شریف کی کثرت کے سبب کیسا انعام ہوا کہ دنیا ہی میں جہنم سے آزادی کا پروانہ مل گیا، سُبْحٰنَ اللہ! اے کاش! ہم بھی کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے اور درود شریف پڑھنے والے بن جائیں، ہماری فضول گوئیوں کا خاتمہ ہو جائے اور ہماری زبان ذِکرِ خدا و ذِکرِ مصطفےٰ سے تر رہے۔ بیان کردہ واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بزرگ کو عطائے الٰہی سے پہلے ہی پتہ تھا کہ مغفرت کے پروانے پر مشتمل ایک رقعہ چھت سے گرے گا اسے کفن میں رکھنا ہے۔ یقیناً یہ ذِکْرُ اللہ اور درود پاک کی کثرت کے سبب ہی تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یہاں ایک حدیث مبارکہ آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

مغفرت کی دعا اور آمین

ایک مرتبہ صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے عرض کی: یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی اللہ پاک کے اس فرمان "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ"[1] کے بارے میں کیا رائے ہے؟ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک یہ پوشیدہ عِلْم سے متعلق بات ہے اگر تم لوگ مجھ سے اِس بارے میں سُوال نہ کرتے تو میں تمہیں کچھ نہ بتاتا۔ بے شک اللہ پاک نے میرے لئے دو فرشتے مُقرّر فرما دیئے ہیں، جس مُسلمان کے سامنے میرا ذِکر کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرُود بھیجے، تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تیری مغفرت فرمائے اور اللہ کریم اور اس کے فِرِشتے ان

---

1 .....پ۲۲، الاحزاب: ۵۶۔

www.dawateislami.net

کے جواب میں آمین (یعنی ایسا ہی ہو) کہتے ہیں۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بہار شریعت میں ہے: عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سُنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔[2]

لہٰذا جب بھی مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر سنیں درود لازمی پڑھیں اور اس کے علاوہ بھی درود شریف والے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھتے جایئے اور معصوم فرشتوں کی دعا کے حقدار بن جایئے۔

ہر دم مِری زباں پہ درود و سلام ہو
میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! آپ کے سامنے روزانہ کم از کم 313 بار درود شریف پڑھنے والے مدنی انعام پر عمل کرنے والے ایک اسلامی بھائی کی بہار گوش گزار کرتا ہوں، امید ہے اس کی برکت سے اس مدنی انعام پر عمل کرنے کا مزید جذبہ نصیب ہو گا۔ چنانچہ

---

1 .....معجم کبیر، ام انیس بنت الحسن بن علی عن ابیھا، ۸۹/۳، حدیث: ۲۷۵۳۔
2 .....بہار شریعت، ۵۳۳/۱، حصّہ: ۳۔

مصطفی اور مرتضی کا دیدار

باندرہ (بمبئی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بتایا اس کا خُلاصہ ہے کہ علاقے کے اندر ہونے والے چوک درس میں ایک دن انہیں شرکت کی سعادت ملی، درس کے بعد مُلاقات کرتے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، چنانچہ وہ اجتماع میں حاضِر ہوگئے، وہاں مبلغ دعوتِ اسلامی دُرُود پاک کی فضیلت بیان فرمارہے تھے، اس کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے روزانہ 313 مرتبہ دُرُود پاک پڑھنے کا معمول بنالیا۔ چند ہی دِنوں بعد ایک رات جب وہ سوئے تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: فُلاں جگہ پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرماہیں۔ یہ سن کر وہ عالَمِ دیوانگی میں زیارت کی نیّت سے دوڑے تو آگے لوگوں کا ایک ہُجُوم تھا، سیدھے ہاتھ کی طرف واقِع ایک گھر سے نور نکل رہا تھا، وہ اُس میں داخِل ہوگئے وہاں دیکھا کہ امیرُالمومنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المرتَضٰی، شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف فرماہیں، اُنہوں نے اُن سے عرض کی: سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہاں تشریف فرماہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انہیں اندر جانے کا اشارہ فرمایا، وہ مزید اندر کی طرف چلے گئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! رسولوں کے سردار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک بلند جگہ جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے سلام عرض کیا، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جواب ارشاد فرمایا اوران سے مصافَحہ بھی کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک گلاب کے پھول کی طرح کِھلا ہوا تھا اور چہرۂ انور سے جو

نور نکل رہا تھا وہ پورے گھر کو روشن کر رہا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُس وَقت سے وہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں اور مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں لوٹ رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج بلکہ ابھی سے پکی نیت کر لیجئے کہ روزانہ کم از کم 313 بار درود شریف ضرور پڑھیں گے۔ اللہ پاک ہمیں درود پاک کی دین و دنیا دونوں میں خوب برکتیں نصیب فرمائے۔ آیئے! آخر میں آپ کے سامنے ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی درود پاک کی کچھ برکتیں بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ

بَرَکاتِ درود شریف

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☜ دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں ☜ بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے ☜ خوف دُور ہوتا ہے ☜ ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے ☜ دُشمنوں پر فَتْح حاصل ہوتی ہے ☜ اللہ کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحَبَّت پیدا ہوتی ہے ☜ فرشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں ☜ اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے ☜ دل و جان، اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے ☜ پڑھنے والا خُوشحال ہو جاتا ہے ☜ بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں ☜ اَولاد دَر اَولاد چار نسلوں تک بَرَکت رہتی ہے ☜ دُرُود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے ☜ سَکَرَاتِ موت میں آسانی ہوتی ہے ☜ دُنیا کی تَباہ کاریوں سے نَجات ملتی ہے ☜ تنگدستی دُور ہوتی ہے ☜ بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں ☜ مَلائکہ دُرُود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے

ہیں ☜ دُرُود شریف پڑھنے والا جب پُل صِراط سے گُزرے گا تو نُور پھیل جائے گا اور وہ ثابِت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نَجات پا جائے گا ☜ عظیم تر سَعادت یہ ہے کہ دُرُود شریف پڑھنے والے کا نام حُضُور سراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے ☜ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بڑھتی ہے ☜ محاسِنِ نَبَویّہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دل میں گھر کر جاتے ہیں ☜ کثرتِ دُرُود شریف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا تصوُّر ذِہن میں قائم ہو جاتا ہے ☜ خُوش نصیبوں کو دَرَجۂ قُربتِ مُصْطفوِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حاصل ہو جاتا ہے ☜ خواب میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا دِیدارِ فیض آثار نصیب ہوتا ہے ☜ روزِ قیامت مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُصافَحہ کی سعادَت نصیب ہوگی ☜ فرشتے مرحبا کہتے ہیں اور مَحَبَّت رکھتے ہیں ☜ فرشتے اُس کے دُرُود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے اور اُس کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں ☜ فرشتگانِ سیّاحین (زمین پر سیر کرنے والے فِرشتے) اُس کے دُرُود شریف کو مدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کَس پناہ میں پڑھنے والے اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔[1]

اللہ پاک ہمیں ان تمام برکتوں سے حصہ عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....جذب القلوب، باب ھفدھم در ذکر فضائل و آداب صلوت بر سید کائنات، ص ۲۲۹۔

www.dawateislami.net

(7)فیضان سلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحری، افطاری کرنے یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعا اجازت نہیں ہے۔ لیکن اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ ساری چیزیں بھی ضمنا جائز ہو جائیں گی۔ لیکن اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہ کی جائے بلکہ رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے کی جائے۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے مبارک چہرے پر خوشی کے آثار تھے، آپ نے فرمایا: میرے پاس جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آکر عرض کی: ربّ فرماتا ہے: اے محمّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! کیا آپ اِس بات پر راضی ہیں کہ آپ کا اُمَّتی آپ پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس رَحمتیں نازل کروں اور آپ کا اُمَّتی آپ پر

ایک بار سلام بھیجے، میں اُس پر دس بار سلام بھیجوں!(1)

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: رب کے سلام بھیجنے سے مراد (یہ ہے کہ) یا تو بذریعہ ملائکہ اسے سلام کہلواتا ہے یا (سلام بھیجنے والے کو) آفتوں اور مصیبتوں سے سلامت رکھنا (مراد ہے)۔ حُضور کو یہ خوشخبری اس لیے دی گئی کہ آپ کو اپنی امت کی راحت سے بہت خوشی ہوتی ہے جیسے کہ اپنی امت کی تکلیف سے غم ہوتا ہے۔(2)

خُدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم خُدا چاہتا ہے رِضائے محمد
عَجَب کیا اگر رَحْم فرمالے ہم پر خُدائے محمد برائے محمد (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(4)

ایک اہم نکتہ:۔ (1) جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

---

1 .....سنن کبری للنسائی، کتاب صفۃ الصلوۃ، ۱/۳۸۴، حدیث: ۱۲۱۸.
2 .....مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۰۲۔
3 .....حدائق بخشش، ص۶۵۔
4 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

بیان سننے کی نیتیں

❁:...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁:...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁:...ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁:...دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁:... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁:..."صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁:...بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انوکھا تحفہ

حضرتِ سیِّدُنا اَبوبَخْتَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث بن قَیس اور جَرِیر بن عبدُ اللّٰہ بَجَلِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا مشہور صحابیِ رسول، سَلمانُ الْخَیر، حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مُلاقات کے لئے نکلے تو اُنہیں "مدائن" کے گِرد و نَواح میں ایک جھونپڑی میں پایا، حاضر ہو کر سلام عرض کیا، پھر پوچھا: کیا سلمان فارسی آپ ہی ہیں ؟ فرمایا: جی ہاں ! اُنہوں نے پوچھا: کیا آپ صحابیِ رسول ہیں ؟ فرمایا: میں نہیں جانتا کہ میں صحابی ہوں یا نہیں۔ یہ سن کر دونوں حضرات شک میں مبتلا ہو گئے اور کہنے لگے : شاید ہم جن سے ملنا چاہتے ہیں یہ وہ نہیں ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: تم جس سے ملنا چاہتے ہو میں وہی ہوں۔ میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کا شَرَف پایا ہے، اور اُن کی صحبتِ بابرکت بھی مجھے حاصل رہی ہے، اور (حقیقت میں) صحابی تو وہ ہے جو

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنّت میں داخل ہو گا۔ پھر اِستِفْسار فرمایا: تم کس کام سے آئے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: ہم ملکِ شام سے آپ کے بھائی کے پاس سے آئے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پھر پوچھا: وہ کون ہے؟ عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: اُنہوں نے میرے لئے جو تحفہ بھیجا ہے وہ کہاں ہے؟ عرض کی: اُنہوں نے آپ کے لئے کوئی تحفہ نہیں بھیجا۔ فرمایا: اللہ پاک سے ڈرو! اور امانت ادا کرو! جو شخص بھی اُن کے پاس سے آتا ہے وہ میرے لئے اُن کا تحفہ لاتا ہے۔ بولے: آپ ہم پر تہمت نہ لگائیں! اگر آپ کو کوئی ضرورت ہے تو ہم اُسے اپنے مال سے پورا کئے دیتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: ”مجھے تمہارے مال کی کوئی ضرورت نہیں، مجھے تو وہ ہدیہ چاہیے جو اُنہوں نے تمہارے ہاتھ بھیجا ہے۔“ اُنہوں نے عرض کی: اللہ پاک کی قسم! اُنہوں نے ہمیں کوئی چیز دے کر نہیں بھیجا سوائے اِس کے کہ اُنہوں نے فرمایا: تم میں ایک ایسا شخص موجود ہے کہ جب وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ہوتا تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی دوسرے کی حاجت نہیں ہوتی تھی۔ لہٰذا جب تم اُن کے پاس جاؤ تو میرا ”سَلام“ کہنا! حضرتِ سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: یہی تو وہ ہدیہ ہے جس کا میں تم سے مُطالَبہ کر رہا تھا، اور ایک مسلمان کے لئے ”سلام“ سے افضل کون سا ہدیہ ہو سکتا ہے؟ جو اچھی دعا ہے، اللہ کے پاس سے مبارَک و پاکیزہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دین اِسلام امن اور سلامتی والا مذہب ہے، پیار

---

1 .....معجم کبیر، ۲۱۹/۶، حدیث: ۶۰۵۸۔

محبّت ، عَفْو و درگزر ، ایثار و قربانی ، ہمدردی و دلجوئی یہ سب اِسلام کے ہی پسند فرمودہ خصائل ہیں۔ دینِ اِسلام کی امن پسندی کا اندازہ اِسی بات سے لگالیجئے کہ دو افراد کی باہَمی مُلاقات میں اُن کے بات چیت کرنے سے پہلے دینِ اِسلام انہیں آپس میں **"سلام"** کرنے کا درس دیتا ہے۔ چنانچہ

سلام، کلام سے پہلے ہے

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا فرمان عالیشان ہے :** "اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَام" سلام، کلام سے پہلے ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کتنا پیارا انداز ہے۔ غور تو کیجئے! عُموماً لڑائی جھگڑا بات چیت سے شُروع ہوتا ہے، اور پھر آگے بڑھتے بڑھتے قتل و غارت گری تک بات پہنچ جاتی ہے، دینِ اسلام ہمیں بات چیت سے پہلے ہی سلام کرنا سکھا رہا ہے کہ پہلے ایک دوسرے کو سلام کر لو! سلامتی کی دُعا دے لو! پھر اپنی بات کرو! اِس طرح لڑائی جھگڑے سے بچو گے اور مُعاشَرے کا امن بھی بحال رہے گا۔ اور فقط سلام کا یہ ہی فائدہ نہیں کہ اِس سے امن و امان کی بہتر صورت پیدا ہوتی ہے بلکہ سلام ایک عظیم تحفہ بھی ہے جو آپ دُعا کی صورت میں اپنے مسلمان بھائی کو پیش کرتے ہیں، جیسا کہ آپ نے بیان کردہ حکایت میں سنا کہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے نزدیک سلام افضل ہدیہ تھا، جب وہ ایک دوسرے سے ملاقات فرماتے تو سلام کرتے، دور رہنے والوں کو سلام کا ہدیہ بھیجواتے۔ آیئے اب آپ کے سامنے سلام سے متعلق مزید مَدَنی پھول پیش کرتا ہوں، تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ اِس

---

1 .....ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی السلام قبل الکلام، ۴/۳۲۱، حدیث: ۲۷۰۸۔

www.dawateislami.net

ایک دعائیہ جملے میں کتنی برکتیں پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ

محبّت پیدا کرنے کے لئے سلام اِکسیر ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم جنّت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ، اور تم مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبّت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبّت پیدا ہو؟ پھر ارشاد فرمایا: ”اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ“ یعنی آپس میں سلام کو عام کرو![1]

حکیمُ الاُمّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کمالِ ایمان مسلمانوں کی آپس کی محبّت سے نصیب ہوتا ہے، آپس کی عداوتیں بہت سے گناہ بلکہ کبھی کفر کا مُوجِب ہوجاتی ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: ہر مسلمان کو سلام کرے! جان پہچان والا ہو یا انجان۔ تجربہ سے بھی ثابت ہے کہ مسلمانوں کے دلوں کی عداوت مٹانے، محبّت پیدا کرنے کے لیے سَلام مُصافَحہ ایک اِکسیر (یعنی نہایت مفید طریقہ) ہے۔[2]

سلامت رہو گے

حضرتِ سَیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”سلام کو عام کرو سلامت رہو گے۔“[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انہ لایدخل الجنۃ الا المؤمنون، ص۵۱، حدیث: ۱۹۴۔

2 .....مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۱۶۔

3 .....صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام... الخ، ۱/ ۳۵۷، حدیث: ۴۹۱۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے ! سلام محبت پیدا کرنے کا نسخہ ہے، سلام ہم سب کی سلامتی کا ذریعہ ہے ۔ آج ہماری اکثریت اس بات سے پریشان ہے کہ دلوں سے ایک دوسرے کی محبت ختم ہوتی جارہی ہے، والدین کو اولاد سے اُلفت ہے نہ اولاد کو والدین سے محبّت، شوہر اپنی بیوی کا رَوادار ہے نہ بیوی اپنے شوہر کی وفادار، سیٹھ کو ملازم سے ہمدردی ہے نہ مُلازم سیٹھ کا فرمانبردار، دکاندار گاہک کو لوٹنا چاہتا ہے جبکہ حاکم اپنی رعایا کو۔ اِسی طرح اگر سلامتی کی شرح اپنے معاشرے میں دیکھنا چاہیں تو وہ بھی کوئی خاطر خواہ نہیں ہے، گھر میں عزّتوں کا پاس ہے نہ گھر سے باہر عِفّتوں کا لحاظ، چھوٹے بڑوں سے بیزار ہیں اور بڑے چھوٹوں سے پریشان۔ نیز یہ مُعاملہ کسی خاص عَلاقے، شہر یا مُلک تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ سلسلہ ہَفت اِقلیم میں جاری وساری ہے، اِس بدترین عالَمی صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لئے سب سے پہلا نسخہ وہ ہے جو بارگاہِ رسالت سے ہمیں سلام کی صورت میں مِلا ہے، یقین مانئے ! اگر مُعاشرے کا ہر فرد چاہے وہ کسی بھی شعبے سے وابستہ ہو، کسی بھی مُلک کا باشندہ ہو، کسی بھی قوم کا نمائندہ ہو اگر اپنے مسلمان بھائی سے مُلاقات کے وقت پہلے سلام کرے اور پھر گفتگو کا آغاز کرے تو مُعاشَرہ امن و امان، پیار محبّت اور عافیت و سلامتی کا بہترین نمونہ بن سکتا ہے، آیئے آپ کے سامنے اب سلام کرنے کی نیّت پیش کرتا ہوں، تاکہ ہم جب بھی کسی کو سلام کریں تو اِس نیّت کو حاضر کر کے کریں، اِس طرح ہمیں سلام کے ساتھ ساتھ نیّت کا ثواب بھی ملے گا۔ چنانچہ

سلام کرنے کی نیّت

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سلام کرنے میں یہ نیت ہو کہ اِس (یعنی سلام کرنے والے) کی عزت و آبرو اور مال سب کچھ اس کی حفاظت میں ہے، ان چیزوں سے تَعَرُّض کرنا (یعنی پیچھے پڑنا) حرام ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہر سلام کرنے والا بیان کردہ نیت کو حاضر رکھ کر سلام کرے تو ہر طرف امن و سلامتی کی بہار آجائے۔ اور در حقیقت سلام تو ایک وعدہ ہے کہ آپ دوسرے کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے سے بچیں گے، کیونکہ جب آپ نے بیان کردہ نیت کے مطابق سلام کرلیا تو گویا اب آپ اسے حفاظت کا وعدہ دے کر اس بات کے پابند ہوگئے کہ آپ کی ذات سے اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ آیئے! اس ضمن میں ایک حدیث مبارکہ اور اس کی شرح ملاحظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

”سلام“ امان اور سلامتی دینے کا عہد ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو سلام کرتا ہے تو اس کے لئے دوسرے مسلمان کا ذکر اچھائی کے بغیر (یعنی برائی کے ساتھ کرنا) حرام ہو جاتا ہے۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبد الرّءوف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جس مسلمان کو سلام کیا جائے اس کا ذکر برائی کے ساتھ کرنے کے حرام ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے

---

1 .....بہار شریعت، ۳/۴۵۹۔

2 .....فردوس الاخبار، باب السین، ۱/۴۴۹۔

ہیں: کیونکہ سلام کرنے والے نے (سلام کے ذریعے) دوسرے مسلمان کو امان دی ہے اور خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، جبکہ (اپنی دی ہوئی امان کو توڑتے ہوئے جس مسلمان کو سلام کیا ہے اس کا) برائی کے ساتھ ذکر کرنا دھوکہ ہوگا، اور دھوکہ تو سراسر عیب و رسوائی ہے۔ تو اے مسلمان! (دوسرے مسلمان کو) امان دینے اور سلام کے ذریعے سلامتی کا وعدہ کرنے کے بعد وعدہ خلافی کرنے سے بچ! اور اس بات سے (بھی) بچ! کہ تیری طرف سے اسے تکلیف پہنچے، یا تیرے دل میں اس کے لئے کینہ ہو، کیونکہ (اگر تو نے ایسا کیا تو) تُو وعدہ توڑنے والا بن جائے گا، اور محرومی اور ہلاکت تیرا مقدر ہوگی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخ طریقت امیر اَہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پُر فِتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا جامع مجموعہ بنام "مدنی انعامات" بصورت سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات کے مدنی انعام نمبر 06 میں آپ ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ اِسی طرح 72 مدنی انعامات کے مدنی انعام نمبر 09 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے سلام کا جواب اور چھینکنے والے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے پر فوراً اتنی آواز سے جواباً یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا کہ دونوں نے سن لیا؟

---

1 .....فیض القدیر، ۴/۱۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۴۸۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے طلبا ہوں یا طالبات، عام اسلامی بھائی ہو یا اسلامی بہن، مدنی منے ہوں یا سننے، بولنے اور دیکھنے سے محروم خصوصی اسلامی بھائی، سبھی کو سلام کا مدنی انعام عطا فرمایا ہے، یہاں تک کہ جیلوں میں قید اسلامی بھائیوں کو بھی سلام کی ترغیب دلائی ہے۔ اگر ہم سب سلام کے عطا کردہ مدنی انعام پر عمل کرنے والے بن جائیں گے تو قوی امید ہے کہ ہمارا معاشرہ امن و آشتی کی جیتی جاگتی تصویر بن جائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ۔ آیئے سلام سے متعلق مزید سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

سلام مُسلمان کا حق ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں:۔(1) سلام کا جواب دینا(2) بیمار کی عیادت کرنا(3) جنازوں کے ساتھ جانا(4) دعوت قبول کرنا(5) چھینک کا جواب دینا۔[1]

حکیمُ الاُمّت، حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ پانچ کی تعداد حصر کیلئے نہیں بلکہ اِہتِمام کیلئے ہے، یعنی پانچ حق بہت شاندار اور ضروری ہیں، لہٰذا یہ حدیث اُن احادیث کے خلاف نہیں جن میں زیادہ حقوق بیان ہوئے۔ خیال رہے کہ یہ اسلامی حقوق ہیں، مسلمان فاسق ہو یا متقی سب کے ساتھ یہ برتاوے کیے جائیں، کافروں کا اِن میں سے کوئی حق نہیں۔[2]

---

1 .....بخاری، کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز، ۱/۴۲۱، حدیث: ۱۲۴۰۔

2 .....مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۰۳۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلام کو عام کرو!

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ میں نے دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں عرض کی: مجھے ایسا کام بتائیے جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سلام کو عام کرو! کھانا کھلاؤ! صِلۂ رحمی کرو! اور رات میں جبکہ لوگ سو رہے ہوں نماز (نفل) ادا کیا کرو! پھر سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ!۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حدیث مبارکہ میں جہاں سلام عام کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے وہیں اسے جنت میں داخلے کا ایک سبب بھی بتایا گیا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو سلام عام کر کے جنت میں داخلے کا سامان کرنا چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تقریباً دنیا کے ہر دین میں ملاقات کے آغاز میں کچھ کلمات کہے جاتے ہیں، دینِ اسلام میں ملاقات کے آغاز میں سلام کا حکم دیا گیا ہے، اور ہمارا یہ سلام بقیہ ادیان کے تمام طریقوں سے بہتر اور اچھا ہے۔ چنانچہ

اِسلامی سلام سب سے بہتر ہے

حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ہر ملت ہر دین بلکہ ہر قوم نے اپنی ملاقات کے لئے کچھ الفاظ و طریقے مقرّر کر لئے ہیں، چنانچہ زمانۂ جاہلیت میں اَہلِ عرب کہتے تھے: حَیَاکَ اللّٰہُ (یعنی) اللہ تجھے زندہ رکھے! ہندو کہتے ہیں:

---

1 .....مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب ارحموا اھل الارض۔۔الخ، ۵/۲۲۱، حدیث: ۷۳۶۰،

رام رام۔ جواب دیتے ہیں: سیتارام۔ آریہ کہتے ہیں: نمستے۔ عیسائی کہتے ہیں: گُڈمارننگ (Good Morning)۔ سِکھ کہتے ہیں: جے گُرو۔ مجوسی صرف منہ پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ پارسی کلمہ کی انگلی اٹھادیتے ہیں۔ بعض نادان مسلمان کہلانے والے کہتے ہیں: یا علی مدد۔ مگر اِن تمام طریقوں اور سلاموں میں **اِسلامی سلام بہت ہی موزوں اور بامعنی ہے۔** کیونکہ حَیَاكَ اللّٰهُ میں صرف زندگی کی دعا ہے مگر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ میں دین و دنیا کی سلامتی کی دعا۔ اور ظاہر ہے کہ سلامتی کی دعا زندگی کی دعا سے زیادہ جامع ہے اور زیادہ اچھی بھی کہ اِس کے معنی ہیں: تم دنیا میں اور مرتے وقت، قبر میں، حشر میں، ہر جگہ ہر آفت سے سلامت رہو! نیز بغیر سلامتی کے زندگی عذاب ہوتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں داخل ہو کر سلام کرنے کا فائدہ

حضرتِ سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رِوایت کرتے ہیں، رحمتِ عالَم، نور مجسم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ شیطان اُسکے پاس سے نہ کھانے کی کوئی چیز پائے، نہ قیلولہ کرسکے، اور نہ ہی رات گزار سکے تو اسے چاہیے کہ جب گھر میں داخِل ہو تو سلام کرے اور کھانے کیلئے بِسْمِ اللّٰه پڑھ لے۔[2] ایک روایت میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے گھر میں داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کرنا تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا باعث ہے۔[3]

---

1 ..... تفسیر نعیمی، ۵/ ۲۷۴۔

2 ..... مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب السلام عند دخول المنزل، ۸/ ۷۷، حدیث: ۱۲۷۷۳۔

3 ..... ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، ۴/ ۳۲۰، حدیث: ۲۷۰۷۔

www.dawateislami.net

گھر امن کا گہوارہ بنانے کا نسخہ

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر شخص گھر میں داخل ہوتے وقت پوری "بِسْمِ اللہ" پڑھ کر داہنا قدم پہلے دروازہ میں داخل کرے، پھر گھر والوں کو سلام کرتا ہوا گھر میں آئے، اگر کوئی نہ ہو تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ" کہہ دے۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا کہ اوّل دن میں جب پہلی بار گھر میں (داخل) ہوتے تو "بِسْمِ اللہ" اور "قُلْ هُوَاللہ" (یعنی سورۂ اخلاص) پڑھ لیتے ہیں، کہ اس سے گھر میں اِتّفاق بھی رہتا ہے اور رِزْق میں برکت بھی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رب کا کرم دیکھئے! ہمیں سلام جیسی دعا عطا فرمائی، دنیا کا خوبصورت اور بہترین سلام عطا کیا، اتنا ہی نہیں، سلام کی ایسی فضیلتیں اور برکتیں عنایت فرمائیں کہ سن کر دل باغ باغ بلکہ باغ مدینہ بن جاتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ سلام والے مدنی انعام پر عمل کی بھرپور کوشش کریں، یقیناً سلام کی برکت سے امن ہوتا، سلامتی ملتی اور ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں۔ آیئے! سلام کے حوالے سے ایک جلیل القدر صحابی کا معمول ملاحظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

لوگوں کو سلام کرنے کے لئے بازار جاتے

حضرت سَیِّدُنا طفیل بن ابی کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ وہ مشہور صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کے پاس آتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما اُنہیں ساتھ لے کر بازار تشریف لے جاتے، حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ

---

1 .....مراٰۃ المناجیح، ۶/۹۔

www.dawateislami.net

عَنْہُما معمولی چیزیں بیچنے والے، شاندار تجارت کرنے والے اور مسکین وغیرہ جس کے پاس سے گزرتے تو اُسے سلام کرتے۔ حضرت طفیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کے پاس گیا تو آپ نے مجھ سے بازار تک چلنے کو کہا، میں نے کہا: آپ بازار میں کرتے کیا ہیں؟ نہ تو خرید و فروخت پر کھڑے ہوتے ہیں، نہ سامان کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، نہ اُس کا بھاؤ لگاتے ہیں، نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں، تو ہمارے ساتھ یہاں ہی بیٹھ جائیں ہم آپس میں باتیں کرلیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما نے فرمایا: ہم سلام کے لئے جاتے ہیں کہ جو ہمیں ملے اسے سلام کریں۔[1]

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حصّے **"ہم سلام کے لئے جاتے ہیں"** کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ہمارا بازار جانا بھی عبادت ہے، کہ ہم وہاں عملی تبلیغ کے لیے جاتے ہیں (یعنی) سلام کی اِشاعت کرنا، لوگوں کو سلام کرنے کی عادت ڈالنا۔ معلوم ہوا کہ لوگوں کو سنّت کا عادی بنانا بھی بہترین عبادت ہے۔ علماء اگر لوگوں کے پاس جاکر اُنہیں تبلیغ کریں تو بہت ہی اچھا ہے، گھر بلا کر تبلیغ کرنا اور لوگوں کے گھر جاکر تبلیغ کرنا دونوں ہی سُنّت ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سلام کو عام کرنا عملی تبلیغ بھی ہے، لہٰذا جو خوش نصیب سلام کو عام کرنے کے جذبے کے تحت مدنی انعام پر عمل کرتا ہے وہ

---

1 .....شعب الایمان، باب فی مقاربۃ اھل الدین... الخ، ۶/ ۴۳۴، حدیث: ۸۷۹۰۔

2 .....مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۴۴۔

www.dawateislami.net

گویا تبلیغ دین میں اپنا حصہ ملاتا ہے۔ ہم بھی نیت کرتے ہیں کہ تبلیغ دین اور مدنی انعام پر عمل کی نیت سے سلام کی سنت کو خوب خوب عام کرنے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ۔ سلام کی تاریخ کتنی پرانی ہے؟ اور سلام کی ابتدا کیسے ہوئی؟ آیئے اس بارے میں ایک حدیث مبارکہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

اولادِ آدم کا سلام

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب اللہ پاک نے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرمایا تو اُنہیں حکم دیا کہ جاؤ! اور فرشتوں کی اِس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو! اور غور سے سنو! کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرشتوں سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تو انہوں نے جواب دیا: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللہِ“ اُنہوں نے ”وَرَحْمَةُ اللہِ“ کے الفاظ زائد کہے۔[1]

عَلَیْكَ۔۔۔یا۔۔۔عَلَیْکُمْ

عُلَما فرماتے ہیں کہ سلام اگرچہ ایک آدمی کو کرے مگر ”عَلَیْکُم“ ضمیرِ جمع استعمال کرے کہ ہر شخص کے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں، کاتبینِ اعمال (یعنی اعمال لکھنے والے) اور محافظین، (تاکہ) اِن کو بھی سلام ہو جائے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ..... بخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، ۴/۱۶۴، حدیث: ۶۲۲۷۔

2 ..... تفسیر نعیمی، ۵/۲۷۵۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک بہت ہی اہم بات آپ کے گوش گزار کرتا چلوں کہ سلام کی بیان کردہ تمام فضیلتیں برکتیں حقیقتاً ہم تب ہی حاصل کر پائیں گے جب صحیح تلفظ اور ادئیگی کے ساتھ سلام کریں گے۔ جی ہاں! آج ہماری اکثریت کو صحیح سلام تک کرنا نہیں آتا۔ اکثر سلام کے جو جملے ہمیں سننے کو ملتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہوتے ہیں: ❁ سَامُ اَلَیْکُمْ ❁ سَلَامُوْلِیْکُمْ ❁ سَلَالِیْکُمْ ❁ اَلسَّلَامُ اَلَیْکُمْ۔ جبکہ سلام کے درست الفاظ یہ ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ آیئے! ہم دہرا بھی لیتے ہیں: اَلسَّلَامُ۔۔۔ عَلَیْکُمْ۔۔۔ اَلسَّلَامُ۔۔۔ عَلَیْکُمْ۔۔۔ اَلسَّلَامُ۔۔۔ عَلَیْکُمْ۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سلام ہو یا مسنون دعائیں، قاعدہ ہو یا قراٰن مجید، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! صحیح تلفظ اور درست مخارج کے ساتھ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں سکھایا جاتا ہے، اگر آپ بھی درست قراٰن پڑھنے اور ساتھ ساتھ نماز روزہ کے بھی ضروری مسائل سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنے علاقے میں لگنے مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کیجئے۔ آپ کو بلا معاوضہ قراٰن پڑھنے کے ساتھ ضروری مسائل بھی سیکھنے کا موقع ملے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ۔ آیئے اب ایک حدیث مبارکہ سنتے ہیں جس میں ایسا طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ سلام کرنے پر ہمیں تیس نیکیاں مل سکتی ہیں۔ چنانچہ

ایک ہی وقت میں تیس نیکیاں

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا تو اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: دس نیکیاں۔ پھر ایک دوسرا شخص گزرا تو اُس نے عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ، فرمایا: بیس نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص گزرا تو اُس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ، فرمایا: تیس نیکیاں۔ پھر ایک شخص مجلس سے اٹھا اور سلام کیے بغیر چلا گیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارا یہ رفیق کتنی جلدی بھول گیا، جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو سلام کرے پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور اگر مجلس سے اٹھے تو سلام کرے، کیونکہ پہلے سلام کرنا آخر میں سلام کرنے سے زیادہ افضل نہیں۔[1]

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (یعنی واپسی پر سلام کرنا) سلامِ وَداع کہلاتا ہے، اس کا جواب دینا مستحب ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تیار ہو جایئے! خوب خوب سلام کو عام کیجئے! اور حدیث میں بیان کردہ الفاظ کے مطابق سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کی ترکیب بنایئے۔ 30 نیکیاں وہ بھی صرف ایک جملے کے ذریعے آپ کے نامۂ اعمال میں شامل ہو جائیں گی۔ غور کیجئے! گھر، دفتر، بازار، مدرسہ، اسکول، کالج وغیرہ کے افراد ملا کر اگر کوئی شخص روزانہ کم از کم 26 افراد سے ملاقات کرتا ہے چاہے چند لمحوں کے لئے ہی سہی، اور وہ حدیث میں بیان کردہ طریقے کے مطابق ان 26 افراد میں سے بعض کو سلام کرتا ہے اور بعض کو جواب دیتا ہے تو وہ یومیہ صرف سلام کے ذریعے 780 نیکیاں کمانے والا بن جائے

---

1 .....صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، ۱/۳۵۷، حدیث: ۴۹۳۔

2 .....مراٰۃ المناجیح، ۶/۳۳۰ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

گا۔ سُبْحٰنَ اللہ ! کتنا سستا سودا ہے ! یاد رہے کہ بروز قیامت صرف ایک نیکی کے لئے انسان مارا مارا پھرے گا لیکن دوسرے تو دور، اُس کے ماں باپ بھی اسے صرف ایک نیکی دینے پر تیار نہیں ہوں گے۔ لہٰذا اِس وقت کو غنیمت جانئے ! سلام کو عام کرنے کی نیت کر لیجئے ! ثواب کا عظیم خزانہ پانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ آیئے ! سلام سے متعلق کچھ سنتیں آداب اور چند احکام سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سلام کی سنتیں اور آداب مع چند احکام

(1) سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ پاک کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔[1]

(2) سلام کرنے والے کو اس سے بہتر جواب دینا چاہیے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا“[2] (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو)۔

اور جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ پاک کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔[3]

(3) ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیے خواہ ہم اُسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے پیارے آقا

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۰۹ ماخوذاً۔

2 ..... پ۵، النسآء: ۸۶۔

3 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۰۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا: اسلام کی کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ! اور ہر (مسلمان) شخص کو سلام کرو! خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہیں۔[1]

(4) چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے زیادہ کو اور سوار پیدل کو سلام کرنے میں پہل کریں۔ چنانچہ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان عالیشان ہے: سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو۔[2]

(5) پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔[3]

(6) اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، الشاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اِس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللّٰہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اِس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اِعادہ تو ضَرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہے۔ اور اگر اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں۔[4]

---

1 ..... بخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ، ۴/۱۶۷، حدیث: ۶۲۳۶۔

2 ..... مسلم، کتاب السلام، باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر، ص۹۱۸، حدیث ۲۱۶۰۔

3 ..... الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۵/۳۲۵۔

4 ..... فتاوی رضویہ، ۲۲/۴۰۹۔

(7)زبان سے سلام کرنے کے بجائے صرف اُنگلیوں یا ہتھیلی کے اشارے سے سلام نہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عَمْرو بن شعیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بواسطۂ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں، یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ بنو! یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے۔[1]

(8)سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے، اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں، جوابِ سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا اور اگر وہ بہرا ہے تو اُس کے سامنے ہونٹ کو جنبش دے کہ اُس کی سمجھ میں آجائے کہ جواب دے دیا۔ چھینک کے جواب کا بھی یہی حکم ہے۔[2]

(9)جب دو اسلامی بھائی ملاقات کریں تو سلام کریں اور اگر دونوں کے بیچ میں کوئی سُتون، کوئی درخت یا دیوار وغیرہ حائل ہو جائے پھر جیسے ہی ملیں دوبارہ سلام کریں۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی سے ملے تو اُس کو سلام کرے اور اگر اُن کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اُس سے ملے تو دوبارہ اُس کو سلام کرے۔[3]

---

1 .....ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید بالسلام، ۴/۳۱۹، حدیث: ۲۷۰۴۔

2 .....البزازیۃ ''ھامش علی الفتاوی الھندیۃ'' کتاب الکراھیۃ، ۶/۳۵۵۔ بہار شریعت، ۳/۴۶۴۔

3 .....ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل... الخ، ۴/۴۵۰، حدیث: ۵۲۰۰۔

(10)خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اور یہاں جواب دو طرح ہوتا ہے، ایک یہ کہ زبان سے جواب دے، دوسری صورت یہ ہے کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے۔[1] مگر چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا تو اگر فوراً تحریری جواب نہ ہو جیسا کہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ خط کا جواب فوراً ہی نہیں لکھا جاتا خواہ مخواہ کچھ دیر ہوتی ہے تو زبان سے جواب فوراً دے دے، تاکہ تاخیر سے گناہ نہ ہو۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ لکھا ہوتا ہے اُس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔[2]

(11)اگر کسی نے آپ کو کہا: فلاں کو میرا سلام کہنا، تو آپ خود اُسی وقت جواب نہ دے دیں۔ بلکہ جس کے بارے میں کہا ہے اُس سے کہیں کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

(12)اگر کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے، اگر سلام لانے والا اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو یوں کہیں: عَلَیْكَ وَعَلَیْهِ السَّلَام۔ اگر دونوں عورتیں ہوں تو کہیں: عَلَیْكِ وَعَلَیْهَا السَّلَام۔ اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو: عَلَیْكَ وَعَلَیْهَا السَّلَام۔ اگر پہنچانے والی عورت ہو اور بھیجنے والا مرد ہو: عَلَیْكِ وَعَلَیْهِ السَّلَام۔ (ان سب کا ترجمہ یہی ہے: تجھ پر بھی سلام ہو اور اُس پر بھی)۔

(13)بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک بھی جاتے ہیں، یہ جھکنا اگر حَدِّ رُکوع تک ہو تو حرام ہے اور اِس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔[3] البتہ کسی بُزُرگ کے ہاتھ چومنے میں حرج نہیں

---

1 ..... درمختار و ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، ۹/ ۶۸۵۔

2 ..... بہار شریعت، ۳/ ۴۶۳۔

3 ..... بہار شریعت، ۳/ ۴۶۴۔

بلکہ ثواب ہے، اور یہ بغیر جھکے ممکن نہیں، یہاں ضرورت ہے۔[1]

سلام کا جواب دینے کا حکم

(1) سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلاعذر تاخیر کی تو گنہگار ہوا، اور یہ گناہ جواب دینے سے دفع (یعنی ختم) نہ ہوگا، بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔[2]

(2) ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور کسی نے سلام نہ کیا تو سب نے سنت کو ترک کیا، سب پر الزام ہے اور اگر اُن میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب بری ہوگئے اور افضل یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں۔ یوہیں اگر ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہوئے اور اگر ایک نے جواب دے دیا تو سب بری ہوگئے اور افضل یہ ہے کہ سب جواب دیں۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے شروع میں سلام کا جواب دینے کا مدنی انعام سنا تھا، اور ابھی ہم نے ملاحظہ کیا کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے، معلوم ہوا کہ سلام کا جواب دینا تو ہمارے لئے پہلے ہی لازم تھا، لیکن روز فکر مدینہ کے ذریعے جب ہم سلام کا جواب دینے کا مدنی انعام سنیں گے تو ہماری اس چیز کی طرف توجہ بھی رہے گی، اور یوں ہم مدنی انعام کے ذریعے حکم شرعی پر عمل کرنے والے بن جائیں گے۔ آیئے! اب آپ کے سامنے ایسے چند مقامات بیان کرتا ہوں جہاں سلام کرنا منع ہے۔ چنانچہ

---

1 ..... سنتیں اور آداب، ص ۱۹۔

2 ..... درمختار و ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، ۹/ ۶۸۳۔ بہار شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۴۶۰۔

3 ..... بہار شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۴۶۰۔

سلام نہ کرنے کے مواقع

(1)جب آپ مسجد میں داخل ہوں اور اسلامی بھائی تلاوتِ قرآن، ذِکر و دُرود میں مشغول ہوں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوں اُن کو سلام نہ کریں۔ یہ سلام کا موقع نہیں، نہ اُن پر جواب واجب ہے۔[1] اِمامِ اَہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت الشّاہ مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فتاویٰ رَضَویّہ میں فرماتے ہیں: ذاکِر (یعنی ذکر کرنے والے) پر سلام کرنا مطلقًا منع ہے اور اگر کوئی کرے تو ذاکِر کو اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ ہاں اگر کسی کے سلام یا جائز کلام کا جواب نہ دینا اُس کی دل شکنی کا مُوجِب (یعنی سبب) ہو تو جواب دے، کہ مسلمان کی دلداری وظیفہ میں بات نہ کرنے سے اَہَم واعظم ہے۔[2]

(2)جو دَرْس وتدریس، علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں مصروف ہوں اُنہیں سلام نہ کریں۔[3]

(3)دورانِ اِجتماع جب لوگ بیان سن رہے ہوں تو نیا آنے والا سلام نہ کرے۔[4]

(4)کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف ''عَلَیْکُمْ'' کہے۔[5]

(5)جو شخص ذکر میں مشغول ہو اس کے پاس کوئی شخص آیا تو سلام نہ کرے اور کیا تو ذاکر

---

1 .....فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، باب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۵/۲۲۵۔

2 .....فتاوی رضویہ، ۲۳/۳۹۹۔

3 .....بہار شریعت، ۳/۴۶۲، ملخصا۔

4 .....بہار شریعت، ۳/۴۶۲، ملخصا۔

5 .....بہار شریعت، حصہ ۱۶،۳/۴۶۱۔

پر جواب واجب نہیں۔[1]

(6) عالمِ دین تعلیم علمِ دین میں مشغول ہے، طالب علم آیا تو سلام نہ کرے اور سلام کیا تو اس پر جواب دینا واجب نہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں سلام کا جواب دینے والے مدنی انعام میں کسی چھینکنے والے کے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہنے کے جواب میں فوراً "یَرْحَمُكَ اللّٰہ" کہنے کی ترغیب بھی دلائی ہے، آیئے! اس حوالے سے چند مدنی پھول سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

چھینک کا جواب دینا

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (1) چھینک کا جواب دینا واجب ہے، جبکہ چھینکنے والا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہے اور اس کا جواب بھی فوراً دینا اور اس طرح جواب دینا کہ وہ سن لے، واجب ہے۔ جس طرح سلام کے جواب میں ہے یہاں بھی ہے۔[3] (2) چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوبارہ چھینک آئی اور اس نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہا تو دوبارہ جواب واجب نہیں، بلکہ

---

1 ..... بہار شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۴۶۲۔

2 ..... بہار شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۴۶۲۔

3 ..... درمختار وردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ۹/ ۶۸۳۔

www.dawateislami.net

مستحب ہے۔[1] (3) جس کو چھینک آئے اسے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے۔ جب اس نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہا تو سننے والے پر اس کا جواب دینا واجب ہو گیا اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ ایک مجلس میں کئی مرتبہ کسی کو چھینک آئی تو صرف تین بار تک جواب دینا ہے، اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔[2] (4) جس کو چھینک آئے وہ یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال۔ اور اس کے جواب میں دوسرا شخص یوں کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ پھر چھینکنے والا یہ کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ اس کے سوا دوسری بات نہ کہے۔[3]

ایک دِرہم کے بدلے جنّت

حدیث کی مشہور کتاب "سُنَنِ اَبِی داود" کے مصنّف حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن اَشْعَث سَجِسْتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک مرتبہ ایک کشتی میں سوار کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کنارے پر موجود ایک شخص کو چھینکتے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتے سنا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فوراً قریب میں موجود ایک کشتی ایک درہم کے کرایہ پر لی اور چھینکنے والے کے پاس آپہنچے اور اُس کی چھینک کا جواب دیا (یعنی "یَرْحَمُکَ اللّٰہ" کہا)، پھر

---

1 .....فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع في السلام، ۵/۳۲۶۔

2 .....البزازیۃ، ھامش علی الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، نوع في السلام، ۶/۳۵۵۔

3 .....فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع في السلام، ۵/۳۲۶۔ بہار شریعت، حصہ ۳، ۳/۴۷۶-۴۷۷۔

www.dawateislami.net

لوٹ آئے۔ رات جب کشتی والے سونے لگے تو اُنہوں نے کسی کو یہ ندا دیتے سنا: کشتی والو! ابو داود نے ایک دِرہم کے بدلے اللہ پاک سے جنت خرید لی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بصورت خُلاصہ پیش خدمت ہیں:...☜سلام بہترین تحفہ، اچھی دُعا اور مبارک و پاکیزہ کلمہ ہے ...☜بات چیت سے پہلے سلام کرنا چاہیے...☜سلام آپس میں محبت پیدا کرنے کا سبب ہے...☜ سلام کو عام کرنے سے سلامتی نصیب ہوتی ہے...☜سلام عزت، آبرو اور مال کی حفاظت کا ذریعہ ہے...☜سلام کو پھیلانا جنت میں داخلے کا ایک سبب ہے ...☜گھر والوں کو سلام کرنا گھر میں برکت کا باعث ہے...☜گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا شیطان کو بھگانے کا ایک ہتھیار ہے...☜مدنی انعامات پر عمل سلام کی برکتیں حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 .....فتح الباری، کتاب الادب، ۱۱/۵۱۴۔

www.dawateislami.net

(8)فیضانِ دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللّٰہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینۂ مُنَوَّرہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ پاک کے کچھ سَیّاح (یعنی سیر کرنے

---

1 .....فیضانِ رمضان (مرمم) ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

والے) فرشتے ہیں، جب وہ محافلِ ذِکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو!، جب ذاکِرین (یعنی ذِکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دعا پر اٰمین کہتے ہیں۔ جب وہ دُرُود پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی اُن کے ساتھ مل کر دُرُود پڑھتے ہیں حتّٰی کہ وہ مُنْتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ مغفرت کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1 اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁... نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁... ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁...

---

1 ..... جمع الجوامع للسیوطی، ۳/ ۱۲۵، حدیث: ۷۷۵۰۔

2 ..... معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں کی دعا کا اثر

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرّحمٰن بن احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت حضرتِ سیِّدُنا بَقِیّ بن مَخْلَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور بڑے غمگین انداز میں یوں عرض گزار ہوئی: حُضور! میرے جوان بیٹے کو رومیوں نے قید کر لیا ہے اور وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا اُن کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہا ہے، میرے پاس اِتنی رقم نہیں کہ میں فِدیہ دے کر اُسے آزاد کرالوں، میری ملکیت میں صرف ایک چھوٹا سا گھر ہے جسے میں بیچ بھی نہیں سکتی، اپنے لختِ جگر کی جدائی کے غم نے میرے دن کا سکون اور راتوں کی نیند اُڑا دی ہے، مجھے ایک پَل سُکون مُیَسَّر نہیں، خدا را! میری حالتِ زار پر رحم فرمائیں، اگر آپ کسی صاحبِ حیثیت سے کہہ دیں گے تو وہ فِدیہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرالے گا اور اِس طرح مجھے قرار نصیب ہو جائے گا۔ اُس بوڑھی ماں کی یہ مامتا بھری باتیں سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: محترمہ! اللہ پر بھروسہ رکھو! وہ ضرور کرم فرمائے گا، میں آپ کے مُعاملے کو حل کرنے کوشش کرتا ہوں، آپ بے فکر

ہو جائیں، جب دکھیاری ماں نے ڈھارَس بندھانے والی یہ باتیں سُنیں تو دعائیں دیتی ہوئی رُخصت ہو گئی۔

راوی کہتے ہیں کہ جب بوڑھی عورت چلی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سَر جھکا کر بیٹھ گئے، آپ کے مبارک ہونٹوں کو جنبش ہوئی اور کچھ پڑھنے لگے، لیکن ہم اُس کلام کو نہ سُن سکے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کافی دیر تک اِسی حالت میں رہے۔ کچھ عرصہ بعد وہی بوڑھی عورت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: حُضور! آپ کی برکت سے میرے بیٹے کو اللہ پاک نے قید سے رِہائی عطا فرمادی ہے۔ اِس کا واقعہ بڑا عجیب ہے، یہ خود اپنی رِہائی کا واقعہ آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد نوجوان نے اپنا واقعہ کچھ یوں بیان کیا: جب مجھے رومیوں نے قید کیا تو دیگر قیدیوں کے ساتھ شامل کر دیا، وہ ہم سے بہت مشقت والے کام کرواتے تھے، چند دن بعد ہم چند قیدیوں کو ایک بڑے شاہی عہدہ دار کے پاس بھیج دیا گیا، اُس کی ملکیت میں بہت سارے باغات تھے اور وہ بہت بڑی جاگیر کا مالک تھا، وہ ہمارے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر سپاہیوں کی نگرانی میں اپنے باغات اور کھیتوں میں کام کرنے کے لئے بھیجتا، ہم سارا دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے جانوروں کی طرح کام کرتے پھر شام کو واپس ہمیں قید خانہ میں ڈال دیا جاتا۔

ایک دن جب شام کو ہمیں واپس قید خانے کی طرف لایا جارہا تھا تو اچانک میرے پاؤں میں بندھی ہوئی مضبوط بیڑیاں خود بخود ٹوٹ کر زمین پر آپڑیں، جب سپاہیوں کو خبر ہوئی تو وہ میری طرف دوڑے اور چیختے ہوئے کہنے لگے: تُو نے بیڑیاں

کیوں توڑ ڈالیں؟ میں نے کہا: بیڑیاں خود بخود ٹوٹ گئی ہیں، میں نے تو اِنہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا، اگر یقین نہیں آتا تو دوسرے قیدیوں سے پوچھ لو! یہ سن کر سپاہی بہت حیران ہوئے اور اُنہوں نے جاکر اپنے افسر کو یہ واقعہ بتایا، وہ بھی حیران ہوا اور اُس نے فوراً ایک لوہار کو بلایا اور کہا: اِس نوجوان کے لئے نہایت مضبوط بیڑیاں تیار کرو، لوہار نے پہلی بیڑیوں سے مضبوط بیڑیاں تیار کیں، ابھی میں اُن بیڑیوں میں چند قدم ہی چلا ہوں گا کہ وہ بھی خود بخود ٹوٹ کر زمین پر گر پڑیں، یہ منظر دیکھ کر وہ بہت حیران ہوئے، اُنہوں نے باہمی مشورہ سے ایک راہِب کو بلایا اور اُسے ساری صورتحال سے آگاہ کیا، راہِب نے ساری گفتگو سن کر مجھ سے پوچھا: اے نوجوان! کیا تمہاری والِدہ زندہ ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میری والِدہ زندہ ہیں۔ یہ سُن کر راہِب اُن لوگوں سے کہنے لگا: اِس نوجوان کی والِدہ نے اِس کے لئے دعا کی ہے اور اللہ پاک نے اِس کی ماں کی دُعا قُبول فرمالی ہے، اب چاہے تم اِسے کتنی ہی مضبوط زنجیروں میں قید کرو یہ پھر بھی آزاد ہو جائے گا، لہٰذا بہتری اِسی میں ہے کہ اِسے آزاد کردو! جس کے ساتھ ماں کی دعائیں ہوں اُس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ راہِب کی یہ بات سن کر اُن رومیوں نے مجھے آزاد کر دیا اور اِسلامی سرحد تک چھوڑ گئے۔

نوجوان کے رِہائی کا قصہ سنانے کے بعد جب اس سے وہ دن اور وقت پوچھا گیا جب اس کی بیڑیاں ٹوٹی تھیں تو وہ وہی دن نکلا جب اس نوجوان کی ماں نے حضرتِ سیِّدُنا بَقِیّ بن مَخْلَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دُعا کے لئے عرض کی تھی

اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کے بیٹے کے لئے دعا کی تھی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعے میں جہاں اولاد کے حق میں ماں کی دعا کی قَبولیت کا ذِکر ہے وہیں دُعا کی اَہمیت کا بھی اظہار ہے، یاد رکھئے! دعا ایک عظیم عبادت، حکمِ خداوندی اور سنّتِ مصطفٰے ہے، قراٰن مجید میں متعدد مقامات پر دعا مانگنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، آیئے! 2 آیاتِ مُقدَّسہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

دُعا کے متعلق 02 آیاتِ مُبارَکہ

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں۔ (پ ۲۴، المومن: ۶۰)

صدرُ الافاضل حضرت علّامہ سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک بندوں کی دعائیں اپنی رَحمت سے قُبول فرماتا ہے اور اُن کے قُبول کے لئے چند شرطیں ہیں: ایک اِخلاص دُعا میں، دوسرے یہ ہے کہ قلب (یعنی دل) غیر کی طرف مشغول نہ ہو، تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امرِ ممنوع (یعنی ایسا کام جو شریعت میں منع ہو) پر مشتمل نہ ہو، چوتھے یہ کہ اللہ پاک کی رحمت پر یقین رکھتا ہو، پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دُعا مانگی قُبول نہ ہوئی، جب اِن شرطوں سے دُعا کی جاتی ہے قُبول ہوتی ہے۔[2]

---

1 .....عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والاربعون بعد المائۃ، ص ۱۶۶۔

2 .....خزائن العرفان، ص ۸۷۳۔

www.dawateislami.net

اِسی طرح ایک اور مقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ترجَمۂ کنز الایمان: دعا قبول کرتا ہوں (پ۲، البقرۃ:۱۸۶) پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

صدرالافاضل حضرت علّامہ سید محمد نعیم الدین مرآ آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: دُعا عرضِ حاجت ہے اور اِجابت (یعنی قبولیت) یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دُعا پر "لَبَّیْكَ عَبْدِیْ" (یعنی اے میرے بندے! میں حاضر ہوں) فرماتا ہے، مراد (یعنی جس کی بندہ دعا کر رہا ہے) عطا فرمانا دوسری چیز ہے، وہ بھی کبھی اُس کے کرم سے فی الفور (یعنی فوراً قبول) ہوتی ہے، کبھی بمُقتضائے حکمت (یعنی کسی حکمت کے سبب) کسی تاخیر سے (قبول ہوتی ہے)، کبھی بندے کی حاجت دنیا میں رَوَا (یعنی پوری) فرمائی جاتی ہے (اور) کبھی آخرت میں، کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے، کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اُس کی حاجت رَوائی میں اِس لئے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دُعا میں مشغول رہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ذکر کردہ آیات اور اِن کی تفاسیر کی روشنی میں معلوم ہوا کہ اللہ پاک اپنے بندے کو دعا کرنے کا حکم بھی فرماتا ہے اور دعا قبول بھی فرماتا ہے، ہمیں یہ چاہئے کہ خشوع خضوع اور دعا کے تمام آداب کی رعایت کے ساتھ دعا کیا کریں، اور یہ یقین رکھیں کہ ہماری دعا ضرور قبول ہو گی۔ کیونکہ جب ہم دنیا کے

---

1 ..... خزائن العرفان، ص۶۱۔

www.dawateislami.net

بااختیار افراد کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے نہیں چوکتے اور ہمیں امید ہوتی ہے کہ ہمارا کام ہو جائے گا تو جو ساری کائنات کا مالک ہے، جس کی عطا کردہ طاقت و قوت سے دنیا کے ناخدا ہمارے مُطالَبے پورے کرتے ہیں، خود اُس کی بارگاہ میں ہماری سُنوائی کیوں نہ ہوگی، ہماری مرادیں کیوں نہ پوری ہوں گی۔ اللہ پاک ہم سب کو غیر کی محتاجی سے بچا کر اپنی بارگاہ میں دست سوال دراز کرنے والا بنائے۔ آیئے! دعا مانگنے کا جذبہ دل میں بڑھانے کے لئے 02 اَحادیثِ مُبارَکہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

(1) ہر حاجت کے لئے ربّ سے سوال

حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے ربّ سے ہر حاجت کے لئے سوال کرے حتی کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اُس کے لئے بھی سوال کرے۔[1]

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بندہ یہ خیال نہ کرے کہ اتنے بڑے آستانہ سے چھوٹی چیز کیا مانگوں کوئی بڑی حاجت مانگوں گا، نہیں، ہر حاجت مانگو چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اس سے بڑی چیز مانگی جائے تو بتاؤ چھوٹی حاجتوں کے لیے کون سا دروازہ ہے، غلام اپنے آقا سے ہر چیز مانگا ہی کرتے ہیں دیکھو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ربّ کریم سے مَدین پہنچ کر روٹی کا ٹکڑا مانگا کہ عرض کیا: ”رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ“ (پ۲۰، القصص: ۲۴) (ترجمۂ کنزالایمان:

---

[1] .....ترمذی، کتاب الدعوات، ۵/۳۴۹، حدیث: ۳۶۲۴۔

www.dawateislami.net

اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں)۔[1]

اُونٹنی کی واپسی

منقول ہے کہ ایک عورت کی اونٹنی بھاگ کر غائب ہو گئی، اُس عورت سے کہا گیا: کسی کو بتا دیتی تو وہ اُسے ڈھونڈ لاتا، عورت نے کہا: میں نے اُسے بہت ہی اَہم چیز سے روک لیا ہے، لوگوں نے کہا: وہ کیا ہے؟ عورت نے جواب دیا: وہ دعا ہے (یعنی بارگاہِ الٰہی میں دعا کی ہے اِنْ شَآءَ اللہ مل جائی گی)۔ کہا جاتا ہے کہ جب صبح ہوئی تو اونٹنی اُس کے گھر کے کسی گوشے میں بندھی ہوئی مل گئی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) عبادت کا مغز

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُسن و جمال کے پیکر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ'' دُعا عبادت کا مغز ہے۔[3]

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دُعا عبادت کا رُکنِ اعلیٰ ہے، جیسے مغز کے بغیر ہڈّی کی، گودے کے بغیر چھلکے کی کوئی قدر نہیں ایسے ہی دعا سے خالی عبادت کی کوئی قدر نہیں، ربّ کریم مانگنے کو پسند فرماتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: عبادت نام ہے اپنی انتہائی عاجزی (اور) ربّ

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۱۔

2 ..... آدب الدعاء، ص ۱۷۱۔

3 ..... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/ ۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲۔

www.dawateislami.net

کریم کی انتہائی عظمت کے اظہار کا، دُعا میں یہ دونوں چیزیں اعلیٰ طریقہ سے موجود ہیں کہ اِس میں بندہ اقرار کرتا ہے کہ میں کچھ نہیں، تو کریم ہے غنی ہے، اِس لئے میں تیرے دروازہ پر ہاتھ پھیلائے آیا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ دعا کس قدر اہمیت کی حامل ہے، یہ وہ شے ہے جس کے ذریعے ہم بارگاہ الٰہی میں اپنی فریاد پیش کرسکتے ہیں، اپنا دکھ درد بیان کرسکتے ہیں، اور یقین مانئے! بارگاہ الٰہی کے علاوہ کوئی ایسی جگہ نہیں ہیں جہاں ہماری فریاد رسی ہوسکے، ہمیں چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اس ذریعے سے فائدہ اٹھائیں۔ یاد رہے! جو عبادت جس قدر اعلیٰ ہوتی ہے اُس کے آداب بھی اُسی قدر اَہم ہوتے ہیں، جو خوش نصیب اُن آداب کو پیش نظر رکھتا ہے وہ دعا کی برکتوں سے حصّہ پاتا ہے اور جو آداب سے ناواقف ہوتا ہے یا واقف ہونے کے باوجود سُستی کی وجہ سے خیال نہیں رکھتا وہ برکتوں سے محروم رہتا ہے، لہٰذا دعا کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کی نیّت سے آیئے پہلے دعا کی تعریف اور پھر اس کے چند آداب سنتے ہیں۔ چنانچہ

دُعا کی تعریف

بندے کا اللہ پاک کی توجّہ چاہنا اور اُس سے مدد طلب کرنا دُعا کہلاتا ہے۔[2]

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۳/۴۵۶۔

2 ..... اللّباب فی علوم الکتاب، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳، ۱۸۶/۲۹۶۔

www.dawateislami.net

دُعا کے چند آداب

دُعا کے چند آداب یہ ہیں: ❁... دُعا سے پہلے کوئی عملِ صالح (یعنی نیک عمل) کرے کہ خدائے کریم کی رَحمت اِس کی طرف متوجہ ہو ❁... دعا سے پہلے گزشتہ گناہوں سے توبہ کرے ❁... دُعا کے وقت باوُضو، قِبلہ رو، مؤدَّب (باادب) دوزانو بیٹھے یا گھٹنوں کے بل کھڑا ہو ❁... دُعا کے لئے اوّل و آخر حمدِ اِلٰہی بجالائے کہ اللہ پاک سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو دوست رکھنے والا نہیں، تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا اور بے شُمار عطا فرماتا ہے ❁... اوّل و آخر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُن کے آل واصحاب پر دُرود بھیجئے کہ دُرود اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ہے ❁... اللہ پاک کی عظیم رحمتوں کو، جو باوُجود گناہ، اس کے حال پر فرماتا رہا، یاد کر کے شرمندہ ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعا میں ہاتھ اُٹھانے کا طریقہ

دُعا میں ہاتھ اس طرح اٹھایئے کہ سینے کی سیدھ میں رہیں یا کندھے کی سیدھ میں رہیں یا چہرے کی سیدھ میں رہیں، یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگے، ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی جانب ہو کہ دُعا کا قبلہ آسمان ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بیان کردہ آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعا مانگیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں بے شُمار فوائد حاصل ہوں گے، یہ بھی ذہن میں رہے

---

1 ..... فضائلِ دعا، ص ۵۹ تا ۷۰، ملتقطاً۔

2 ..... فضائل دعا، ص ۷۵ ملخصًا۔

کہ دعا بذات خود ایک فائدہ ہے، کیونکہ دعا ایک عبادت ہے، یوں دعا مانگنے والے کا شمار عبادت کرنے والوں میں ہوتا ہے، یوں ہی دعا مانگنے سے حکمِ اِلٰہی پر بھی عمل ہوتا ہے، سُنّت پر عمل کا موقع نصیب ہوتا ہے، نیز ہماری گریہ وزاری کو دیکھتے ہوئے رب کریم ہمارے حال پر رحمت کی نظر فرماتا اور مرادوں کو پورا فرماتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخ طریقت، امیر اہل سنّت، بانیٔ دعوت اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد اِلیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پُر فتن دور میں جہاں دیگر دینی ودنیوی عبادات ومعاملات میں مسلمانوں کی احسن انداز میں رہنمائی فرمائی ہے وہیں دعا کے حوالے سے پائی جانے والی سستی وغفلت کا قلع قمع کرنے اور عاشقان رسول کے دلوں میں دعا کی اہمیت اجاگر کرنے اور دل جمعی سے اپنے رب کی بارگاہ میں دعا مانگنے کا جذبہ بڑھانے کے لئے آپ نے نیک بننے کے نسخے بنام **"مدنی انعامات"** بصورت سوالات میں دُعا کے حوالے سے بھی ایک مدنی انعام عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات کے رسالے میں مدنی انعام نمبر 44 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے نماز اور دعا کے دوران خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟ نیز دعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب کا لحاظ رکھا"۔**

سُبْحٰنَ اللہ! اِس مدنی انعام میں نہ صرف دعا کی ترغیب دلائی گئی ہے بلکہ خُشوع خُضوع اور آداب کی رعایت کرنے کا بھی ذِہن دیا گیا ہے، کیونکہ بغیر ان چیزوں کے دعا سے بھرپور فائدہ اٹھایا نہیں جاسکتا۔ چنانچہ

غافل دل کی دعا قبول نہیں

حضرتِ سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے اِس حال میں دعا کرو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو، اور جان لو کہ اللہ پاک غافل اور کھیل میں مشغول دل کی دُعا قبول نہیں فرماتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ غافل اور کھیل میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں ہوتی، لہٰذا دعا مانگتے وقت قبولیت کا یقین ہونے کے ساتھ ساتھ غفلت اور دیگر مشغولیت سے بچنا انتہائی ضروری ہے، یاد رکھئے! یوں تو ہر وقت دعا مانگنا جائز اور باعثِ خیر و برکت ہے مگر احادیثِ مُبارَکہ میں ایسے اوقات کا بیان موجود ہے جن میں اگر دعا کی جائے تو جلد قبول ہوتی ہے، ایک حدیث مُبارَکہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

قبولیت دعا کا وقت

حضرتِ سیّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تِہائی رات کا پہلا پَہَر ہوتا ہے تو اللہ پاک آسمانِ دنیا پر اپنی شان کے مطابق نُزول کرتا اور فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں، جو مجھ سے دُعا کرے گا میں اُس کی دعا قبول کروں گا، جو مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے گا میں اُسے عطا کروں گا، جو مجھ سے مغفرت چاہے گا میں اُس کی مغفرت کروں گا، یہی اِرشاد ہوتا رہتا ہے

---

1 .....ترمذی، کتاب الدعوات، ۵/۲۹۲۔

یہاں تک کہ فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں رات گئے تک جاگنے اور دن چڑھے تک سونے کا رواج بڑھتا چلا جارہا ہے، اور شاید ہی کوئی ہو جس کے رت جگے کا کوئی صحیح اور معقول مقصد ہو، ورنہ عموماً یہ وہ افراد ہوتے ہیں جن کی راتیں ٹی وی دیکھنے، مختلف گیمز کھیلنے، انٹرنیٹ پر Chatting کرنے، سوشل میڈیا استعمال کرنے، اور موبائل پیکجز سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باتیں کرنے جیسے کاموں میں گزرتی ہیں، غور تو کیجئے! ہم صرف اپنی تسکین نفس کی خاطر راتیں جاگ کر گزاریں، نہ ذکر اللہ ہو نہ نماز و دعا ہو، جبکہ منادی ہمیں ندا دے رہا ہو، کیا کوئی بھی سمجھدار شخص ایسی حرکت کو دُرُست سمجھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، یاد رکھئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ جو وقت ہمیں بارگاہ الٰہی میں حاضر رہنے میں گزارنا چاہئے تھا وہ وقت فضول کاموں میں گزارنے کی وجہ سے کل بروز قیامت ہماری پکڑ ہو جائے اور ہم صرف کف افسوس ملتے رہ جائیں، اس لئے جاگ اٹھئے! سستی و کاہلی کا لبادہ اتار پھینکئے اور نیت کر لیجئے کہ آج سے اپنی راتیں فضول کاموں میں بسر کرنے کی بجائے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے نماز و دعا میں گزاروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سجدے کی حالت میں دعا

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان عالیشان ہے: بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے زیادہ قریب

---

1 .....ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب فی نزول رب، ۱/۴۴۴، حدیث: ۴۴۶۔

www.dawateislami.net

ہوتا ہے، لہٰذا اِس وقت کثرت سے دعا مانگا کرو۔[1]

سجدے میں سر رکھ کر روتے

حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا فرماتی ہیں: میں نے لوگوں میں کوئی ایسا شخص کبھی نہیں دیکھا جو حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے زیادہ اپنے رب سے ڈرتا ہو۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (رات کے وقت) جب گھر تشریف لاتے تو سجدے میں سر رکھ کر روتے اور دعا کرتے رہتے یہاں تک کہ نیند آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھوں پر غالب آجاتی اور رات میں پھر جب بیدار ہوتے تو اِسی طرح کرتے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سجدے کی حالت میں عاجزی و انکساری زیادہ ظاہر ہوتی ہے، خشوع خضوع بھی زیادہ نصیب ہوتا ہے، اس لئے سجدے کی حالت میں دعا مانگنا قبولیت کے زیادہ قریب ہے، آیئے! ہم بھی سجدے کی حالت میں رب سے التجائیں کرنے کی نیت کر لیتے ہیں، بلکہ اے کاش! ہم رات کو اٹھ کر پہلے تہجد ادا کیا کریں اور پھر مدنی انعام پر عمل کی نیت سے سجدے میں سر رکھ کر دعا کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ۔ اس عمل کی بدولت دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہمیں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُعا کے تین فائدے

اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جو مسلمان ایسی دعا کرے

---

1 .....مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، ص۱۹۸، حدیث: ۱۰۸۳۔

2 .....حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، ۵/۲۹۴، حدیث: ۷۱۷۴۔

جس میں گناہ اور قطع رَحمی کی کوئی بات شامل نہ ہو تو اللہ پاک اُسے تین چیزوں میں سے کوئی ایک ضرور عطا فرماتا ہے: (1) اُس کی دعا کا نتیجہ جلد ہی اُس کی زندگی میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ (2) اللہ پاک کوئی مصیبت اُس بندے سے دُور فرما دیتا ہے۔ (3) اُس کے لئے آخِرت میں بَھلائی جمع کی جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ بندہ (جب آخِرت میں اپنی نامقبول دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا تو) تمنّا کرے گا: کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قَبول نہ ہوتی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بہت سے لوگ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، اور رفتہ رفتہ ایسے لوگ دعا کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں اور مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں، یاد رکھئے! دعا ضرور قبول ہوتی ہے، اب یہ مشیت الٰہی پر منحصر ہے کہ کس کی دعا کس انداز میں قبول کرنی ہے، آیا وہی چیز دینی ہے جس کا بندہ سوال کر رہا ہے، یا اس دعا کے بدلے اس کی کوئی مصیبت دور کرنی ہے، یا پھر یہ دعا قیامت کے لئے جمع کرنی ہے، یقین مانئے! بسا اوقات جو چیز ہمیں اپنے فائدے کی محسوس ہوتی ہے حقیقتاً اس میں سراسر نقصان ہوتا ہے، اللہ پاک ہمارے نفع نقصان سے بخوبی واقف ہے، بظاہر دعا کا اثر ہمیں نظر نہ بھی آئے تب بھی یقین رکھنا چاہئے کہ ہماری دعا ہمیں فائدہ ضرور دے گی، اس لئے دعا نہ کرنا اور مایوس ہو جانا ہرگز مناسب نہیں، مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے دعا کرتے رہئے! دنیا میں دعا قبول نہ بھی ہوئی آخرت کے لئے ضرور ذخیرہ ہو جائے گی۔ آیئے! ایسا عمل سنتے ہیں جس کی بدولت ہم مُسْتَجابُ

---

1 .....مستدرک، کتاب الدعاء۔۔الخ، ۲/۱۶۳۔ ۱۶۵، حدیث: ۱۸۵۹۔ ۱۸۶۲۔

www.dawateislami.net

الدّعوات (یعنی ہماری دعائیں بہت زیادہ اور بہت جلد قبول ہوں، ایسے) بن سکتے ہیں۔ چنانچہ

اپنا کھانا حلال کر!

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے اِس آیت کی تلاوت کی گئی:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۔(پ۲، البقرۃ:۱۶۸)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ میں مُسْتَجَابُ الدّعوات بن جاؤں! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے سعد! اپنا کھانا حلال کر! مُسْتَجَابُ الدّعوات بن جائے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف بیان کردہ حدیث پاک کے مِصداق تھے، وہ کھانے کے معاملے میں بڑے محتاط رہتے تھے، ہمیشہ حلال کھاتے اور حرام تو حرام، جس کھانے کے حلال یا حرام ہونے میں شبہ ہوتا تھا اس سے بھی دور رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتے تھے تو ان کی دعا قبولیت کا شرف پاتی تھی، اللہ ہمیں ہمیشہ حق حلال کمانے، کھانے اور برتنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آیئے اب بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی دعاؤں کی قبولیت

---

1 .....معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۵/۳۴، حدیث: ۶۴۹۵۔

www.dawateislami.net

کے حوالے سے 02 منتخب واقعات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

(1) حبشی غلام کی دعا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں سخت قحط سالی کے ایّام میں مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوا، لوگ بارِش کی دعا کے لئے نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ ہولیا۔ اِس دوران ایک حبشی غلام آیا اور میرے پاس ہی بیٹھ گیا، اُس کے پاس دو چادریں تھیں ایک کا تہبند باندھ رکھا تھا اور دوسری اوڑھی ہوئی تھی۔ میں نے سنا کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں یوں دُعا گو ہے: اے اللہ پاک! برے اعمال اور کثرتِ گناہ کے سبب یہ چہرے تیری بارگاہ میں رُسوا ہوگئے۔ اس وجہ سے تو بارش روک کر تو اپنے بندوں کو تنبیہ فرمارہا ہے۔ اے بُردباری فرمانے والے! تیرے بندوں نے تجھ سے اچھائی اور بھلائی کی ہی اُمّید لگا رکھی ہے۔ میں تیری بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ تو اِن کو اِسی وقت بارِش عطا فرمادے۔ وہ یہی کہتا رہا: اَلسَّاعَۃَ، اَلسَّاعَۃَ، یعنی اِسی وقت اِسی وقت۔ حتی کہ آسمان بادلوں سے بھر گیا اور ہر طرف بارِش ہونے لگی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعے سے اللہ پاک کے مقبول بندوں کی فضیلت خوب عیاں ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ان پر اللہ پاک کی خاص عنایت ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر یہ کسی چیز کے لئے بارگاہ خداوندی میں عرض کریں تو فوراً دعا قبول ہو جاتی ہے۔

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثانی، ۱/۴۰۸۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2)جیلان کی قَحط سالی دور ہو گئی

حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اعظم شیخ عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا بڑی عابِدہ زاہِدہ اور صاحبِ کرامات ولیّہ تھیں۔ایک مرتبہ ”جیلان“میں قحط سالی ہو گئی، لوگوں نے نمازِ اِستِسْقاء پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی، لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے گھر آئے اور بارش کے لئے دعا کی درخواست کی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: ”رَبِّ اَنَا کَنَسْتُ، فَرُشَّ اَنْتَ“ یعنی اے پروردگار! میں نے جھاڑو دے دی ہے، اب تو چھڑکاؤ فرمادے! کچھ ہی دیر میں آسمان سے اس قدر بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے، لوگ اپنے گھروں کو اس حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے، یوں جیلان سے قحط سالی دور ہو گئی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لوگوں کا اپنی مشکلات حل کروانے کے لئے بزرگانِ دین کی بارگاہ میں حاضر ہونا صدیوں پرانا معمول ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی چھپی ہوئی کتاب **”تفسیر صراط الجنان“** میں ہے: اللہ پاک اپنے بندوں کو دوسروں کی مدد کرنے کا اختیار دیتا ہے اور اُس اِختیار کی بنا پر اُن بندوں کا مدد کرنا اللہ پاک ہی کا مدد کرنا ہوتا ہے، جیسے غزوۂ بدر میں فرشتوں نے آکر صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی مدد کی، لیکن اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ”وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ

---

1 .....بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ۱۷۳۔

www.dawateislami.net

بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ" (پ۴، ال عمران:۱۲۳) (ترجمہ کنزالعرفان: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے)۔ یہاں فرشتوں کی مدد کو اللہ پاک کی مدد کہا گیا، اِس کی وجہ یہی ہے کہ فرشتوں کو مدد کرنے کا اِختیار اللہ پاک کے دینے سے ہے تو حقیقتاً یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہوئی۔ یہی معاملہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیاء عِظام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کا ہے کہ وہ اللہ پاک کی عطا سے مدد کرتے ہیں اور حقیقتاً وہ مدد اللہ پاک کی ہوتی ہے، جیسے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے تخت لانے کا فرمایا اور انہوں نے پلک جھپکنے میں تخت حاضر کر دیا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: "هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ" (پ۱۹، النمل:۴۰) (ترجمہ کنزالعرفان: یہ میرے رب کے فضل سے ہے)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! آیئے! اب دعا والے مدنی انعام کی اہمیت کو مزید سمجھنے کے لئے چند اقوال سنتے اور اپنے اندر مدنی انعام پر عمل کرنے کا جذبہ بڑھاتے ہیں۔ چنانچہ

"دُعا" کے 3 حروف کی نسبت سے 3 اقوال

(1) فرمان حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ: عبادتوں میں دُعا کی وُہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی ہے۔[2]

---

1 ..... صراط الجنان، ۱/ ۵۰۔

2 ..... تنبیہ الغافلین، ص۲۱۶، حدیث: ۵۷۷۔

(2) فرمانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ: جماعت میں بَرَکت ہے اور دعائے مَجمعِ مُسلِمین اَقْرب بِقُبول (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے)۔[1]

(3) فرمانِ حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابو اللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ: تین آدمیوں کی دُعا قَبول نہیں ہوتی: (1) جو مالِ حرام کھاتا ہو (2) جو بکثرت غیبت کرتا ہو (3) جو مسلمانوں سے حسد رکھتا ہو۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جس طرح نمک کھانے کا لازمی جز ہوتا ہے، اسی طرح دعا ہماری عبادت کا لازمی حصہ ہونی چاہئے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا مجمع بابرکت ہوتا ہے کہ وہاں دعا جلد قبول ہوتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مذاکروں اور وقتاً فوقتاً ہونے والی نشستوں میں عاشقان رسول جہاں علم دین کے مدنی پھول اپنے دل کے گلدستے میں سجاتے ہیں وہیں کثیر مسلمانوں کے درمیان بیٹھ کر بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگنے کی بھی سعادت پاتے ہیں، اس سے ان اجتماعات کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ حرام کھانے، غیبت کرنے اور مسلمانوں سے حسد کرنے سے دعا قبول نہیں ہوتی، لہٰذا اِن عیوب کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور خود بھی ان سے بچنے اور دوسروں کو بچانے

---

1 ..... فتاوٰی رضویہ، ۲۴/ ۱۸۴۔

2 ..... تنبیہ الغافلین، ص ۹۵۔

کا ذہن پانے کے لئے دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے جہاں علم دین کا خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا وہیں خلوصِ دل سے دعا مانگنے کا جذبہ بھی نصیب ہو گا، یادرکھئے! اخلاص سے کی جانے والی دعا قبولیت کے قریب ہوتی ہے۔ چنانچہ

موتی مل گیا

منقول ہے کہ ایک شخص عورتوں کی شکل وصورت بنا کر نکلتا اور جہاں شادی یا مرگ کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں وہاں جاتا، ایک دن اتفاق سے وہ عورتوں کے مجمع میں گیا وہاں کسی عورت کا ایک موتی چوری ہو گیا تو لوگوں نے شور مچایا کہ دروازہ بند کر دو تا کہ ہم تلاشی لیں، وہ ایک ایک کی تلاشی لے رہے تھے یہاں تک کہ اس شخص کی اور اس کے ساتھ ایک عورت کی باری آگئی، اس شخص نے اخلاص کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: اے اللہ! اگر آج میں اس رُسوائی سے بچ گیا تو آئندہ کبھی ایسا کام نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ موتی اس عورت کے پاس سے برآمد ہو گیا، یوں تلاشی ختم ہو گئی اور اخلاص کے ساتھ کی جانے والی دعا کی بدولت وہ شخص رسوائی سے بچ گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں میں رحمت الٰہی سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب الثانی، ۵/۱۰۶۔

www.dawateislami.net

ایگزیما سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ان کی ہمشیرہ 6 سال سے انتہائی تکلیف دہ مرض اِیگزیما (Eczema) میں مبتلا تھیں، اِس بیماری میں ہاتھ یا پاؤں کی جلد سرخ ہو جاتی اور اس پر سرخ باریک باریک رِسنے والی پھُنسِیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان میں سخت کھجلی اور جلن ہوتی رہتی ہے۔ بہت علاج کروایا گیا لیکن بیماری نے ختم ہونے کا نام نہ لیا، یوں روز بروز پریشانی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اِسی دوران اسلامی بھائی کی ملاقات اپنے علاقے کے ایک مبلغ دعوتِ اسلامی سے ہوئی۔ اِنہوں نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو مبلغ دعوت اسلامی نے انہیں مدنی قافلے کی بہاریں بیان کرتے ہوئے کہا کہ جو مسلمان رضائے الٰہی کے لئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ راہِ خدا میں سفر کرتے ہیں انہیں ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، گھریلو ناچاقیاں اور دیگر پریشانیاں دور ہوتی ہیں اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے، لہٰذا آپ بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرکے اپنی بہن کی شفایابی کے لیے دعا کیجئے! انہوں نے جب مدنی قافلے کی بَرَکات سنیں تو امید کی کرن نظر آنے لگی اور انہوں نے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس کی برکت ہاتھوں ہاتھ یوں ظاہر ہوئی کہ ان کی بہن دن بدن صحت یاب ہونے لگی اور کچھ ہی عرصہ میں اللہ پاک کے فضل و کرم سے انہیں 6 سالہ پرانے موذی مرض ایگزیما سے نجات مل گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ بھی اپنے اندر دعا مانگنے کا شوق بڑھانے اور

دعاؤں کو قبولیت کے قریب تر کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیت کر لیجئے! آیئے! آخر میں بیان کا خلاصہ سماعت کرتے ہیں:

❁... جس کے ساتھ ماں کی دعائیں ہوں وہ مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ ❁...اللہ پاک نے دعا مانگنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے اور قبولیت کی بشارت بھی عطا فرمائی ہے ❁... نماز کے بعد حمد و ثناء اور درود شریف پڑھ کر دعا کرنی چاہئے۔ ❁...رب سے ہر حاجت کے لئے سوال کریں۔ ❁... دعا عبادت کا مغز ہے۔ ❁... دعا سے پہلے گزشتہ گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے ❁... دعا سے آفات و بَلِیّات دور ہوتی ہیں اور مقصود حاصل ہوتا ہے۔ ❁... اللہ پاک غافل اور کھیل میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ ❁... بندہ سجدے کی حالت میں اللہ پاک کے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا اس وقت کثرت سے دعا مانگنی چاہئے۔ ❁... بندہ جب آخرت میں اپنی نامقبول دعاؤں کا ثواب دیکھے تو تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں کوئی دعا قبول نہ ہوتی۔ ❁...مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے ❁... عبادتوں میں دُعا کی وُہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی ہے۔ ❁...حرام کھانے اور غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ❁...دعا کی برکتیں پانے کے لئے مدنی انعامات ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ ❁...دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں ہونے والے اجتماعات میں رحمت الٰہی سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(9)فیضان مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللّٰہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ

---

1 .....فیضانِ رمضان (مرمم) ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔[1]

ذکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
میری فضول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1 اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁: نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁: ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁: ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁: دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁: گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁: "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے

---

1 .....تاریخ بغداد، ۷ / ۱۷۲۔

2 .....معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک مخلص طالب علم کا شوقِ مطالعہ

مُفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: میں نے جب بھی مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دیکھا پڑھتے ہی دیکھا۔ مدرسہ میں، قیام گاہ پر، حتّٰی کہ جب مسجد میں آتے تو کتاب ہاتھ میں ہوتی۔ اگر جماعت میں تاخیر ہوتی تو بجائے دیگر اذکار واوراد کے مُطالعہ میں مصروف ہو جاتے۔ شروع میں جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **"مَنظر الاسلام"** بریلی شریف میں زیرِ تعلیم تھے، تو اس وقت وہاں بجلی نہ تھی اور نہ ہی ابھی محلّہ سوداگران میں بجلی آئی تھی۔ دیگر طلبہ رات کو سو جاتے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بارہ ایک بجے تک میونسپل کمیٹی کے لیمپ کے نیچے مُطالَعہ فرماتے تھے۔[1]

علم کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ علمِ دین سے بے حد محبت کرتے تھے اور اس کے حصول میں آنے والی ہر پریشانی کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے، علمِ دین سے محبت کی برکت سے انہیں وہ عزت ملی کہ آج انہیں دنیا سے پردہ فرمائے ہوئے سالہا سال گزر چکے ہیں مگر ان کی عظمت

---

1 .....حیات محدث اعظم، ص۳۶، ملخصًا۔

www.dawateislami.net

وشان کی شمع آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں فروزاں ہے ، ان کے علمی فیضان سے آج بھی علم کے پیاسے سیر اب ہورہے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ قیامت تک ہوتے رہیں گے ، یادرکھئے ! علم دین کی برکت سے آدمی کو وہ مقام ومرتبہ حاصل ہوتا ہے جو دولت، ثروت اور اہل وعیال کی کثرت سے نہیں مل سکتا ، آیات وروایات میں علمِ دین کے بہت فضائل بیان کیے گئے ہیں آیئے علم والوں کی شان کے بارے میں ربّ رحمٰن کا ارشاد سنتے ہیں:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ (پ ۲۸، المجادلہ: ۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیث مبارکہ میں بھی علم وعلما کی بڑی عظمت وشان بیان کی گئی ہے ، آیئے اپنے اندر حصولِ علمِ دین کا شوق پیدا کرنے کے لیے ایک حدیث مبارکہ سنتے ہیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ: جو شخص کسی راستے پر علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے، بے شک فرشتے طالبِ علم سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھادیتے ہیں، عالمِ دین کے لئے زمین وآسمان والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں، عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے، جیسی چاند کو دیگر ستاروں پر، عُلَما انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث ہیں، انبیا درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علم حاصل کیا

اس نے پورا حصہ پالیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُصولِ علم کے ذرائع

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنے کے مُتَعَدَّد ذرائع ہیں، آیئے! بسم اللہ کے سات حروف کی نسبت سے سات ذریعے سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

علم دین حاصل کرنے کے سات ذریعے

(1) علمائے کرام کی صحبت اختیار کرنا (2) جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے کر باقاعدہ طور پر علم دین حاصل کرنا (3) دینی کتب کا مطالعہ کرنا (4) علمائے کِرام مثلاً امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات اور مدنی مذاکروں کی کیسٹیں سننا (5) عاشقانِ رسول کے راہِ خدا میں سفر کرنے والے قافلوں میں سفر کرنا (6) ہر جمعرات کو اپنے یہاں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا (7) مدنی چینل دیکھنا۔ اِن ذرائع میں سے ہم جتنے زیادہ ذریعے اپنائیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اسی قدر ہمارے علم میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا، یاد رکھئے! ہمارے بُزرگوں نے جہاں اپنے اساتِذہ سے علم دین حاصل کیا وہیں کتابوں کا مُطالَعہ کرکے بھی خوب علم دین کی برکات سمیٹیں، اور آسمانِ علم کے دَرَخْشَنْدَہ ستارے بن کر چمکے، آیئے! اس ضمن میں مطالعہ کی تعریف سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

---

1 ..... ابن ماجة، کتاب السنة، باب فضل العلماء۔۔۔الخ، ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۳۔

www.dawateislami.net

مطالعہ کی تعریف

لُغت میں مطالعہ کا معنی یہ ہے کہ: کسی چیز کو اس سے واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے دیکھنا۔[1] جبکہ اصطلاح میں بذریعہ تحریر مصنف یا مؤلف کی مراد سمجھنا مطالعہ کہلاتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُطالَعہ سے چونکہ علم حاصل ہوتا، معلومات میں اضافہ ہوتا اور انسان صاحِبِ علم بنتا ہے اس لئے شیطان اس سے روکتا اور سستی دلاتا ہے، آیئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مطالعہ کا شوق دل میں اجاگر کرنے، اس کی عادت بنانے اور اس پر استقامت پانے کے لئے مطالعہ کرنے کے چند فوائد سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

مُطالَعہ کرنے کے فائدے

❁...**ایمان کی پختگی:** مُطالعہ کرنے سے ایمان کی مضبوطی حاصل ہوتی ہے، کیونکہ عقائد کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کے مطالعہ سے کئی باریکیوں کا علم ہوتا ہے اور انسان محتاط ہونے کے ساتھ ایمان کی فکر بھی ہر وقت پیش نظر رکھتا ہے ❁...**علم میں ترقی:** مطالعہ سے علم بڑھتا ہے۔ یاد رہے کہ علم سیکھنے ہی سے آتا ہے، اس کے حصول کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا: اِنَّمَا الْعِلْمُ

---

1 .....اردو لغت، ۱۸/ ۲۱۵۔

2 .....ابجد العلوم، ۱/ ۲۱۸۔

بِالتَّعَلُّم ترجمہ: بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے۔[1] اور سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ مطالعہ بھی ہے۔ ❁...: **عقل وشُعور میں اضافہ:** مطالعہ سے عقل وشعور میں اضافہ ہوتا ہے۔ باشعور انسان ہمیشہ کامیابیاں اور عزتیں سمیٹتا ہے اور بے شعور کے حصہ میں اکثر ناکامی وذلت آتی ہے۔ لہٰذا شعور کی بیداری میں جہاں دیگر عوامل جیسے مشاہدہ وتجربہ کردار ادا کرتے ہیں وہیں مطالعہ بھی بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ ❁...: **ذہنی نشاط اور تازگی:** مطالعہ نگاہوں میں تیزی اور ذہن ودماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔ جس طرح ایک اچھا دوست ہمیں پُر لطف باتوں، دلچسپ نکات اور حیرت میں ڈالنے والے حقائق بتا کر "تروتازہ" کر دیتا ہے جس سے طبیعت میں ایک نئی روح اور نیا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے اسی طرح کتاب بھی ایک اچھے رفیق وساتھی جیسا کردار ادا کرتی ہے۔ افسوس! دینی کتب کا مطالعہ کرنے کا شوق دم توڑتا چلا جارہا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں دینی اعتبار سے جہالت عام ہے۔ دورِ حاضِر کی علمی وروحانی شخصیت، شیخ طریقت امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "**مدنی انعامات**" بصورت سوالات عطا فرمایا ہے، اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 14 میں مطالعے کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے 12 مِنَٹ **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ (مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی) کسی

---

1 ..... کنز العمال، ۱۰/۱۰۴، حدیث: ۲۹۲۵۲۔

اصلاحی کتاب اور فیضان سنت کے ترتیب وار کم از کم چار صفحات (درس کے علاوہ) پڑھ یا سن لیے؟۔اسی طرح مدنی انعام نمبر 65 میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے) تمام مدنی رسائل (جو آپ کو معلوم ہیں) پڑھنے یا سننے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مدنی انعام نمبر 66 میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے (مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے) مدنی پھولوں کے تمام پمفلٹ پڑھنے یا سننے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعام نمبر 14، مدنی انعام نمبر 65، مدنی انعام نمبر 66 پر عمل کرنے والے اسلامی بھائی روزانہ مطالعہ کرکے اپنے علم میں اضافہ کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، آپ بھی مطالعہ کی عادت بنانے اور اس پر استقامت پانے کے جذبے کے تحت مذکورہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی نیت کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے نہ صرف آپ کے علم میں اضافہ ہوگا بلکہ اِستِقامت بھی نصیب ہوگی، آیئے اب مزید ذوقِ مطالعہ بڑھانے اور مطالعہ والے مدنی انعامات پر عمل کرنے اور استقامت پانے کے لیے بزرگوں کے چند ارشادات اور واقعات سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

بُزُرگانِ دین کے ارشادات

(1) اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیْث حضرتِ سیّدُنا امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: حافظے کی دوا کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: کُتب کا مطالعہ کرتے رہنا (حافظے کی مضبوطی کے لئے بہترین) دوا ہے۔[1]

(2) حضرتِ سیّدُنا اِمام بُرہانُ الدّین زرنوجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے طالب علم!

---

1 .....جامع بیان العلم ،وفضلہ، باب فی النظر فی الکتب، ص ۵۰۱۔

www.dawateislami.net

تو ہمیشہ درس و مطالعہ میں مصروف رہ! اس سے کبھی جدا نہ ہو! کیونکہ مطالعہ کے سبب ہی علم میں ترقی ممکن ہو سکتی ہے۔[1]

(3) کسی دانا کا قول ہے: مَنْ لَّمْ یَکُنْ لَہٗ دَفْتَرٌ فِیْ کُمِّہٖ لَمْ تَثْبُتِ الْحِکْمَۃُ فِیْ قَلْبِہٖ۔ یعنی جس کی بغل میں ہر وقت کتاب نہ ہو، اس کے دل میں حکمت و دانائی راسخ نہیں ہو سکتی۔[2]

(4) عُلَمائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں کہ کُتُبِ فقہ کا مطالعہ کرنا "قِیامُ اللَّیْل" (یعنی رات میں نفل نماز پڑھنے) سے بہتر ہے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگان دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ان ارشادات سے بھی مطالعہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، لہٰذا علم میں ترقی کے خواہش مند ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو شیخ طریقت، امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے مُطالعہ کرنے کی عادت بنالینی چاہیے اور دوسروں کو بھی مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مطالعہ کی برکتوں سے مالامال ہونے کی بھرپور ترغیب دلا کر اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سامان کرنا چاہیے، آیئے مطالعہ کا شوق مزید دل میں اجاگر کرنے کے لیے بزرگان دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے شوقِ مطالعہ کے چند واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

---

1 .....تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۵۹۔

2 .....تعلیم المتعلم بطریق التعلم، فصل فی الورع فی حال التعلم، ص ۱۱۶۔

3 .....الدُّرّ المُختار، ۱/۱۰۱۔

www.dawateislami.net

کتابیں تین سو کنوں سے زیادہ بھاری!!

مشہور مُحَدِّث امام محمد بن مسلم ابنِ شہاب زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شوقِ مُطالَعہ کا یہ عالم تھا کہ "کتابوں کے انبار میں بیٹھ کر اِس طرح مُطالَعہ میں مصروف ہو جاتے کہ آس پاس کی خبر نہ رہتی۔ اِن کی زوجہ محترمہ ہر رات اِن کے انتظار میں بیٹھی رہتیں کہ میری طرف متوجہ ہوں گے لیکن آپ بدستور مُطالَعہ میں مصروف رہتے۔ آخر ایک دن وہ غُصّہ میں آکر کہنے لگیں: خدا کی قسم! یہ کتابیں مجھ پر تین سو کنوں سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔[1]

مطالعہ سے جی نہیں بھرتا

عَلّامہ عبدُ الرّحمن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یاد ہے کہ میں چھ سال کی عمر میں مکتب (مدرسہ) میں داخل ہوا۔ سات سال کی ابھی عمر تھی کہ میں جامع مسجد کے سامنے میدان میں چلا جایا کرتا تھا۔ وہاں کسی مداری یا شعبدہ باز کے حلقہ میں کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے کی بجائے مُحَدِّث کے درس میں شریک ہوتا وہ حدیث کی ،سیرت کی جو بات کہتے وہ مجھے زبانی یاد ہو جاتی۔ گھر آکر اس کو لکھ لیتا دوسرے لڑکے (دریائے) دجلہ کے کنارے کھیلا کرتے تھے اور میں کسی کتاب کے اوراق لے کر کسی طرف نکل جاتا اور الگ تھلگ بیٹھ کر مطالعہ میں مشغول ہو جاتا۔ میں اَساتِذہ اور شُیُوخ کے حلقوں میں حاضری دینے میں اس قدر جلدی کرتا کہ دوڑنے کی وجہ سے میری سانس پھولنے لگتی تھی صبح وشام اس طرح گزرتی کہ کھانے کا کوئی

---

1 .....روحانی حکایات، ص۲۷ ملخصًا۔

انتظام نہ ہوتا۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: میری طبیعت کتابوں کے مطالعہ سے کسی طرح سیر نہیں ہوتی، جب کسی نئی کتاب پر نظر پڑ جاتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے۔[2]

اگر میں (اپنے مطالعے کی حد بیان کرتے ہوئے) یہ کہوں کہ میں نے زمانۂ طالب علمی میں 20 ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا ہے تو میرا مطالعہ اس سے بھی زیادہ ہو گا، مجھے ان کتابوں کے مطالعہ سے سلف کے حالات واخلاق، ان کی عالی ہمتی، قوت حافظہ، ذوق عبادت اور علومِ نادرہ کا ایسا علم حاصل ہوا جو ان کتابوں کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مطالعہ کے لئے وقت بچانے کا انداز

حضرت ابنِ عقیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ چھٹی صدی ہجری کے مشہور عالِم اور حَنابلہ کے ائمہ میں سے ہیں، اللہ پاک نے ان کو وقت کی قدر وقیمت کا احساس اور علم ومطالعہ کا غیر معمولی شوق عطا فرمایا تھا، خود فرماتے ہیں: مجھے اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع کرنا گوارا نہیں، یہاں تک کہ جب علمی بحث کرتے کرتے میری زبان تھک جاتی ہے اور مطالعہ کرتے کرتے آنکھیں جواب دینے لگتیں ہیں تو میں لیٹ کر مسائل

---

1 ..... علم اور علماء کی اہمیت، ص ۲۸۔

2 ..... قیمۃ الزمن عند العلماء، ص ۶۱۔

3 ..... قیمۃ الزمن عند العلماء، ص ۶۲۔

www.dawateislami.net

سوچنے لگ جاتا ہوں، بیس سال کی عمر میں علم کے شوق کا جو جذبہ میرے اندر تھا وہ جذبہ اِس وقت کچھ زیادہ ہی ہے جب کہ اب میں اسّی 80 سال کا ہوں۔[1]

مزید فرماتے ہیں: میں کوشش کرتا ہوں کہ کھانے میں کم سے کم وقت لگے بلکہ اکثر اوقات توروٹی کی بجائے چورے پانی میں بھگو کر استعمال کرتا ہوں، کیونکہ دونوں کے درمیان وقت صرف ہونے کے لحاظ سے کافی فرق ہے (روٹی چبانے اور کھانے میں کافی وقت لگ جاتا ہے، جب کہ چورے پانی میں بھگو کر استعمال کرنے میں وقت کم لگتا ہے) اس طرح مطالعہ وغیرہ کے لئے نسبتاً کافی وقت نکل آتا ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور تو کیجئے! مطالعہ کے لئے وقت بچانے کی خاطر روٹی چبانا گوارا نہیں کرتے تھے، بلکہ چورے پانی میں بھگو کر استعمال کرتے تھے، آج ہماری اکثریت مطالعہ نہ کرنے کی ایک وجہ وقت کا نہ ہونا بھی بیان کرتی ہے، کہ جناب کیا کریں! وقت ہی نہیں ہے، مصروفیت بہت ہے، فارغ وقت ہو تو مطالعہ کریں۔ ایسے افراد کی خدمت میں عرض ہے کہ مطالعہ والے مدنی انعام میں روزانہ کم از کم 12 منٹ مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کیا ہمارے پاس 12 منٹ بھی مطالعہ والے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے علم دین حاصل کرنے کے لئے نہیں ہیں!

اے عاشقان رسول! 12 منٹ میں کم از کم ہر شخص 4 صفحات کا مطالعہ ضرور کر سکتا ہے، یوں ایک مہینے میں 120 صفحات اور ایک سال میں 1440 صفحات کا با

---

1 .....قیمۃ الزمن عند العلماء، ص ۵۳، ملتقطا۔

2 .....قیمۃ الزمن عند العلماء، ص ۵۴، ملخصاً۔

آسانی مطالعہ ہو جائے گا، فرض کیجئے! اگر کسی شخص کی عمر 65 سال ہو اور وہ اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر 25 سال کی عمر میں مطالعہ شروع کرے تو وہ 40 سال مطالعہ کرے گا، اور اس مدت میں وہ روز صرف 12 منٹ میں 4 صفحات کے مطالعہ کے ذریعے ستاون ہزار چھ سو (57600) صفحات پڑھنے میں کامیاب ہو جائے گا، اور اگر اوسطا ایک کتاب کے 100 صفحات شمار کئے جائیں تو اتنی مدت میں 576 کتابوں کا مطالعہ ہو جائے گا۔ اور جس شخص نے اتنی کتابوں کا مطالعہ کیا ہو اس کی علمی قابلیت وصلاحیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، تو تیار ہو جایئے! مطالعہ والے مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہوئے روزانہ کم از کم 12 منٹ مطالعہ کرنا شروع کر دیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ! علمِ دین کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصل ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوت قبول کرنے کی عجیب شرط

امامُ النَّحْو حضرت سیِّدُنا ابو العباس احمد بن یحییٰ المعروف ثَعْلَب نَحْوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لُغَت و ادب کے امام تھے، کتابوں سے جنون کی حد تک عشق تھا، مطالعے کا نشہ نہ صرف دل و دماغ بلکہ نَس نَس میں سما گیا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے شوقِ مطالعہ کا عالم یہ تھا کہ اگر کوئی دعوت دیتا تو قبول کرنے میں یہ شرط ضرور لگاتے کہ دعوت میں میرے مطالعے کے لئے جگہ کا اہتمام کیا جائے۔ تو آپ اپنی کتابیں وہاں رکھتے اور مطالعے میں مشغول ہو جاتے۔[1]

---

1 .....الحث علی طلب العلم والاجتهاد في جمعه، ۱/۷۷۔

یہی امام ابوالعباس ثَعْلَبْ نَحْوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 91 برس کی عمر کو پہنچ چکے تھے، لیکن ذوقِ مطالعہ ابھی جوان تھا یہاں تک کہ ایک دن جمعہ کے بعد مسجد سے مکان کو جانے لگے۔ راستہ میں کتاب دیکھتے جاتے تھے۔ کتاب میں اس قدر مَحْوِیَّت تھی کہ گھوڑے کا دھکّا لگا، اس صدمے سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ لوگ غَشی کی حالت میں اٹھا کر مکان پر لائے، ضُعْفِ پِیرِی (یعنی بڑھاپے کی کمزوری) نے دم بھر نہ ہونے دیا۔ آخر اسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بزرگان دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کا جذبۂ مطالعہ سماعت فرمایا، گھر ہو یا مدرسہ، خلوت ہو یا جلوت، ان حضرات کے مطالعہ میں کمی نہیں ہوتی تھی، ان کے اسی جذبے کی وجہ سے آج دنیا انہیں یاد کرتی ہے، ان کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھتی ہے اور دعائیں دیتی ہے کہ علم دین کا اتنا بڑا سرمایہ ان کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ دیگر چیزوں کی طرح مطالعہ کرنے کے بھی کچھ آداب ہیں، جن کی رعایت کرنے سے کثیر فوائد حاصل ہو سکتے ہیں، نیز مطالعہ والے مدنی انعام پر عمل کرنے میں بھی آسانی ہو سکتی ہے، آیئے! چند آداب سماعت کرتے ہیں۔

مُطالَعہ کرنے کے 14 آداب

(1) اللہ پاک کی رِضا اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعہ کیجئے (2) مُطالَعہ شروع کرنے سے قبل حمد و صلوٰۃ پڑھنے کی عادت بنایئے (3) صبح کے وقت مُطالَعہ

(1) ..... استاد و شاگرد کے آداب، ص ۶۷۔ وفیّات الاعیان، ۱/۵۹، رقم: ۴۳۔

www.dawateislami.net

کرنا بہت مفید ہے کیوں کہ عُموماً اس وقت نیند کا غلبہ نہیں ہوتا اور ذِہن زیادہ کام کرتا ہے (4) شور وغل سے دور پُر سُکون جگہ پر بیٹھ کر مُطالَعہ کیجئے (5) اگر جلد بازی یا ٹینشن کی حالت میں پڑھیں گے، مثلاً کوئی آپ کو پکار رہا ہے اور آپ پڑھے جارہے ہیں یا اِستنجا کی حاجت ہے اور آپ مسلسل مطالعہ کئے جارہے ہیں ایسے وقت میں آپ کا ذہن کام نہیں کرے گا اور غلط فہمی کا اِمکان بڑھ جائے گا (6) کسی بھی ایسے انداز پر جس سے آنکھوں پر زور پڑے مثلاً بہت مدہم یا زیادہ تیز روشنی میں یا چلتے چلتے یا چلتی گاڑی میں یا لیٹے لیٹے یا کتاب پر جھک کر مطالعہ کرنا آنکھوں کے لئے مُضِر (نقصان دہ) ہے (7) کوشش کیجئے کہ روشنی اوپر کی جانب سے آرہی ہو، پچھلی طرف سے آنے میں بھی حرج نہیں جبکہ تحریر پر سایہ نہ پڑتا ہو مگر سامنے سے آنا آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے (8) مطالعہ کرتے وقت ذہن حاضر اور طبیعت تروتازہ ہونی چاہیے (9) صرف آنکھوں سے نہیں بلکہ زبان سے بھی پڑھئے کہ اس طرح یاد رکھنا زیادہ آسان ہے (10) وقفے وقفے سے آنکھوں اور گردن کی ورزش کرلیجئے کیونکہ کافی دیر تک مسلسل ایک ہی جگہ دیکھتے رہنے سے آنکھیں تھک جاتیں اور بعض اوقات گردن بھی دکھ جاتی ہے (11) ایک بار مطالعہ کرنے سے سارا مضمون یاد رہ جانا بہت دشوار ہے کہ فی زمانہ ہاضمے بھی کمزور اور حافظے بھی کمزور! لہٰذا دینی کتب و رسائل کا بار بار مطالعہ کیجئے (12) اگر کوئی بات خوب غور وخوض کے بعد بھی سمجھ میں نہ آئے تو کسی اہل علم سے بے جھجک پوچھ لیجئے۔[1] (13) دوران مطالعہ بارہا ایسی باتیں آتی ہیں جو ہمارے

---

1 ..... علم وحکمت کے 125 مدنی پھول، ص ۷۲-۷۶ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

لئے بالکل نئی ہوتی ہیں اور ہم انہیں اپنی یاد داشت کا حصہ بنانا چاہتے ہیں، اس کے لیے ایک الگ رجسٹر بنانا اور مختصر الفاظ لکھ کر صفحہ نمبر کے ساتھ اس بات کو محفوظ کر لینا بھی فائدہ مند ہے، اسی طرح کتاب کے ابتدائی اوراق جو عموما خالی ہوتے ہیں ان پر بھی یہ نوٹس بنائے جاسکتے ہیں نیز لکھ لینے سے علم محفوظ بھی ہو جاتا ہے۔[1](14) بعض اوقات یاد کرنے والا مواد زیادہ ہوتا ہے ایسی صورت میں سب کا سب یاد کر لینا بھی ممکن نہیں ہوتا، اسی طرح کبھی کسی کتاب کا مکمل مطالعہ کر کے اس کے مضامین ذہن میں محفوظ رکھنا بھی مطلوب ہوتا ہے تو اس طرح کے مواد کو یاد داشت میں بر قرار رکھنے کے لئے روزانہ تھوڑا تھوڑا مطالعہ کرنا پھر استقامت کے ساتھ اسے جاری رکھنا یادداشت کے لئے اہم ترین ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! مطالعہ والے مدنی انعام پر عمل کا جذبہ مزید بڑھانے کے لئے کچھ اور بزرگان دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے واقعات سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

اِمام محمّد کا شوقِ مُطالَعہ

حضرتِ سیّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہمیشہ شب بیداری فرمایا کرتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی تھیں جب ایک فن سے اکتا جاتے تو دوسرے فن کے مطالعے میں لگ جاتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ

---

1 ..... حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، ص:۱۰۹۔

2 ..... حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، ص:۱۰۷۔

اللہ عَلَیْہ اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے جب نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو پانی کے چھینٹے دے کر نیند کو دور فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ نیند گرمی سے ہے لہٰذا ٹھنڈے پانی سے دور کرو۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ رات کے تین حصے کرتے، ایک حصہ میں عبادت، ایک حصہ میں مطالعہ اور بقیہ ایک حصہ میں آرام فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”مجھے اپنے والد کی میراث میں سے 30 ہزار درہم ملے تھے ان میں سے 15 ہزار میں نے علمِ نحو، شعر و ادب اور لغت وغیرہ کی تعلیم و تحصیل میں خرچ کیا اور 15 ہزار حدیث و فقہ کی تکمیل پر۔“[2]

شب و روز مُطالعہ

مُحَقِّقْ عَلَی الْاِطْلَاق، حضرتِ سیِّدُنا شاہ عبدالحق مُحَدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُطالعہ کرنا میرا شب و روز کا مشغلہ تھا۔ بچپن ہی سے میرا یہ حال تھا کہ میں نہیں جانتا تھا کہ کھیل کود کیا ہے؟ آرام و آسائش کے کیا معانی ہیں؟ سیر کیا ہوتی ہے؟ بارہا ایسا ہوا کہ مُطالعہ کرتے کرتے آدھی رات ہوگئی تو والدِ محترم سمجھاتے (اور کہتے): بابا! کیا کرتے ہو؟ میں سنتے ہی فوراً لیٹ جاتا کہ جھوٹ واقع نہ ہو اور کہتا کہ میں سوتا ہوں۔ جب وہ مطمئن ہو جاتے تو پھر اٹھ بیٹھتا اور مُطالعے میں مصروف ہو جاتا۔ بسا اوقات یوں بھی ہوا کہ دورانِ مطالعہ سر کے بال اور عمامہ وغیرہ چراغ سے جل جاتے۔[3]

---

1 .....تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۱۰۔

2 .....تاریخ بغداد، ۲/ ۱۷۰۔

3 .....اشعۃ اللمعات ۱/ ۷۲ تا ۷۴، ملخصاً وملتقطاً۔

سردی کی راتوں میں مُطالَعہ

حضرتِ سیّد پیر مہر علی شاہ گولڑوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ کو تعلیم و تَعَلُّم (پڑھنے اور پڑھانے) میں اس قدر اِنہماک تھا کہ اپنی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹے دَرَجہ کے طلبا کو تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔ اور بسا اوقات ایسا ہوتا کہ مَوسِم سرما (سردیوں کے موسم) کی طویل راتیں عشاء کی نماز کے بعد مطالعہ میں ہی گزرتیں حتّٰی کہ اسی حالت میں صبح کی اذان ہو جاتی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساری رات مُطالَعہ

حضرت علامہ پیر معظم الدین مرولوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 18 سال کا عرصہ کمال عرق ریزی (یعنی بہت زیادہ محنت) سے تحصیل علوم دینیہ میں صَرف کیا اور اس قدر مطالعہ میں استغراق پیدا کیا کہ اخیر کے دو سال اکثر عشا کے بعد نماز فجر تک ساری رات مطالعہ میں گزر جاتی اور لذتِ مطالعہ کے باعث وقت گزرنے کا پتہ ہی نہ چلتا، اذانِ فجر سننے سے تعجب ہوتا کہ ابھی تو نماز عشا پڑھی تھی اور ابھی صبح ہو گئی۔[2]

گلی کی بتّی کی روشنی میں مُطالَعہ

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ رات کے وقت مطالعہ کے لئے (مدرسہ کی طرف سے چراغ جلانے کے لیے) جو

---

1 ..... مہرِ منیر، ص ۷۰۔

2 ..... فیضانِ شمس العارفین، ص ۶۲۔

www.dawateislami.net

تیل ملتا تھا تو تقریباً نِصْف شَب (یعنی آدھی رات) تک چلتا تھا مگر مفتی صاحب کا کاروانِ شوق ہمیشہ نصف شب سے آگے بڑھ جایا کرتا تھا اس لئے مدرسے کا چراغ گُل ہونے (یعنی چراغ بُجھ جانے) کے بعد وہ مدرسے سے باہَر نکل آتے اور گلی کی بَتّی (کی روشنی) میں بیٹھ کر مطالعہ کرنے لگ جاتے تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج کے اس دور میں بھی مطالعۂ کتب اور مسائل کے تکرار کے ذریعے حصول علم دین اور فروغ علم دین کا شوق رکھنے والی ایک ایسی شخصیت ہم میں موجود ہے جو نہ صرف خود مطالعے کا ذہن رکھتی ہے بلکہ اس شخصیت کی بدولت مطالعہ کا ذہن پاکر کئی افراد صاحبِ علم بن گئے۔ اس شخصیت سے مراد شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں۔

امیر اہل سنت اور مطالعہ

امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِس قدر مُنْہَمِک ہو کر (یعنی توجہ کے ساتھ) مطالعہ فرماتے ہیں کہ بارہا (کئی مرتبہ) ایسا ہوا کہ کتاب گھر (مَکْتَبْ) کے اسلامی بھائیوں میں سے کوئی اسلامی بھائی کسی مسئلے کے حل کے لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن مطالعے میں مصروف ہونے کی وجہ سے آپ کو اس کے آنے کی خبر ہی نہ ہوئی اور کچھ دیر بعد اِتّفاقاً نگاہ اٹھائی تو اس اسلامی بھائی نے اپنا مسئلہ

---

1 .....حالات زندگی حکیم الامت، ص ۸۲۔

عرض کیا۔ آپ نہ صرف خود مطالعے کا شوق رکھتے ہیں بلکہ اپنے مُریدین ومُتَوَسِّلِین ومُحِبِّین کو بھی دینی کُتُب کے مطالعے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کثرتِ مطالعہ اور اکابِر عُلَمائے کرام کی (صحبت میں رہ کر علمِ دین حاصل کرنے کی) وجہ سے مسائلِ شَرعیہ اور تصوّف واَخلاق پر دسترس حاصل ہے۔ صدرُ الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شہرۂ آفاق تالیف "بہارِ شریعت" کے تکرارِ مطالعہ کے لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے شوق کا عالَم دِیدنی ہے، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ کے عظیم الشان مجموعے "فتاویٰ رضویہ" کا مطالعہ آپ کا خاص شَغَفِ عِلْمِی ہے۔ حُجّۃُ الاسلام امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کُتُب، بالخصوص "احیاء العلوم" کو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ زیرِ مطالعہ رکھتے ہیں اوراپنے مُتَوَسِّلین کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں، ان کے علاوہ دیگر اکابرین دَامَتْ فُیُوضُھُم کی کتب بھی شاملِ مطالعہ رہتی ہیں۔ مُنجیات (نجات دلانے والی چیزیں) مَثَلاً صبر، شُکر، تَوَکُّل، قناعَت اور خوف ورِجا وغیرہ کی تعریفات وتفصیلات اور مُہلِکات (ہلاکت میں ڈالنے والی چیزیں) مَثَلاً جھوٹ، غیبت، بغض، کینہ اور غفلت وغیرہ کے اسباب وعلاج آسان وسَہل طریقے سے بیان کرنا آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا خاصہ ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ..... امتحان کی تیاری کیسے کریں، ص 23، ملخصاً۔

2 ..... تعارف امیر اہلسنت، ۱۸، ملخصاً وملتقطاً۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مطالعہ والا مدنی انعام عطا کرنے والی ذات کا خود اپنا شوق مطالعہ کس قدر قابل دید ہے، یقین مانئے! مطالعہ والے مدنی انعام پر عمل جہاں ہمیں آگاہی و شعور کی دولت سے مالا مال کرتا ہے وہاں ہماری شخصیت کو نکھارنے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے، آیئے! اب آپ کے سامنے 3 مرحوم اراکین شوریٰ کا مطالعہ کا ذوق و شوق بیان کرتا ہوں، جنہوں نے مدنی انعامات پر اس طرح عمل کیا کہ آج وہ ہمارے لئے لائق تقلید ہیں۔ چنانچہ

بُلبُلِ روضۂ رسول کا ذوقِ مطالعہ

بُلبُلِ روضۂ رسول مرحوم نگران شُوریٰ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو مطالعہ اور طلبِ علم دین سے بہت شَغَف تھا۔ حصولِ علم دین کا کوئی موقع ضائع نہ کرتے۔ یہاں تک کہ اَذان واِقامت کے درمیانی وقت میں بھی مطالعہ میں مصروف رہتے۔ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُبَاب (خلاصہ) ہے: مجھے اکثر جامع مسجد "کنزالایمان" میں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اقتدا میں نماز کی سعادت ملتی رہتی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ علمِ دین کے بہت شیدائی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اکثر خود اذان دیتے سُنَّتِ قَبْلِیَّہ ادا فرماتے اور کتاب اٹھا کر مطالعہ میں مصروف ہو جاتے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! بے شک! جذبہ راہنمائی کرتا ہے، جنہیں علم دین کے سمندر سے سیراب ہونا ہو وہ اس مقصد کے لئے وقت نکال ہی لیتے ہیں، کاش! ہم بھی اپنے وقت کی قدر کریں، ہمارا کوئی لمحہ ضائع نہ ہو اور جتنا ہو سکے بڑھ چڑھ کر علم دین حاصل

---

1 .....عطار کا پیارا، ص ۹۔

www.dawateislami.net

کرنے والے بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کا شوقِ مطالعہ

مفتیٔ دعوتِ اسلامی، مرحوم رکنِ شوری حضرت علّامہ مفتی محمد فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اکثر مطالعے میں مشغول رہا کرتے تھے، اپنی وفات سے قبل بھی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ آپ نے فتاویٰ رضویہ شریف اور بہار شریعت کا بِالْاِسْتِیْعَاب (یعنی شروع سے آخر تک) مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ فتاویٰ رضویہ سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی جمع کر رکھے تھے۔ نیز زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے والے مختلف اردو فتاوٰی کا بھی مکمل مطالعہ کر چکے تھے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جن کتب کے مطالعہ کی امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترغیب دلاتے رہتے ہیں مفتی دعوت اسلامی نے وہ مکمل پڑھنے کے ساتھ ساتھ حاصل مطالعہ یعنی نوٹس بنانے کی ترکیب بھی فرمائی تھی، ہم بھی اگر ان کی سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے مطالعہ کے لئے اپنی ذہن سازی کریں اور مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ حاصل مطالعہ بھی جمع کرتے رہیں تو معلومات کا عظیم خزانہ ہاتھ آسکتا ہے۔

تاجدارِ مدنی انعامات اور مطالعہ

تاجدار مدنی انعامات، مرحوم رکن شوری، محبوب عطار حاجی زم زم عطاری

---

1 ..... مفتی دعوت اسلامی، ص ۴۳ بتغیر۔

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دینی مطالعے کا بہت شَغَف (شوق) تھا یہاں تک کہ اسپتال میں آخری دنوں کے اندر ذرا طبیعت سنبھلی تو "مکتبۃ المدینہ" کی مطبوعہ (مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی) کتاب "حسد" (جو انہی دنوں پہلی بار چھپ کر آئی تھی) سے کچھ صفحات کا مُطالعہ کیا، پھر اَفْسُردَہ ہو کر اپنے بچّوں کی امی سے فرمانے لگے: "مزید پڑھنے کی مجھ میں ہمّت نہیں ہے۔"(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معمولی سر درد، یا ہلکی پھلکی تھکاوٹ ہو تو ہمیں علم دین سے دوری کا بہانہ مل جاتا ہے، لیکن جب شوق اُبھرے اور جذبہ سچا ہو تو سخت مرض میں، اسپتال میں داخل ہو کر بھی علم دین حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے، اور ایسا کیوں نہ ہوتا، آپ تاجدار مدنی انعامات جو تھے، تو پھر مطالعہ والے مدنی انعام پر عمل کے معاملے میں بھی رول ماڈل کیوں نہ ہوتے۔ دینی کتب کے مطالعہ کی تو کیا بات ہے کہ بسا اوقات ان کے مطالعہ سے دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں انسان کا مقدر بن جاتی ہیں اسی ضمن میں ایک بہار ملاحظہ ہو۔ چنانچہ

مطالعہ نے تقدیر ہی بدل دی

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حاجی محمد شاہد عطاری مَدَنی سَلَّمَہُ الْغَنِی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ اِنہیں ایک ایسی تحریک کی تلاش تھی جس سے وابَستہ ہو کر دین کی خدمت کر سکیں۔ اللہ پاک کے کرم سے جلد ہی انہیں ایسی تحریک مل

(1) ..... محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۴۱۔

گئی اور وہ تھی تبلیغ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی۔ جنوری 1992 کی بات ہے کہ نمازِ عشا پڑھنے کے لئے جامع مسجد محمدی (نشاط کالونی لاہور کینٹ) میں حاضر ہوئے۔ نماز پڑھنے کے بعد سفید لباس میں ملبوس سبز عمامے والے تین اسلامی بھائیوں سے ان کی مُلاقات ہوئی۔ اُنہوں نے اِن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ جب یہ جمعرات کو مقررہ جگہ پر پہنچے جہاں سے اجتماع میں جانے کے لئے گاڑی چلتی تھی تو گاڑی نکل چکی تھی کیونکہ انہیں کچھ تاخیر ہوگئی تھی، لہٰذا افسوس کرتے ہوئے واپَس چلے گئے۔ مسجد گئے تو ایک نمازی سے معلوم ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت امیر اہل سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی فیضانِ سنّت کے نام سے ایک کتاب ہے۔ انہوں نے وہ کتاب لی اور پڑھنا شروع کردی۔ کتاب کے شروع میں امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مختصر حالاتِ زندگی دیئے گئے تھے جس میں امیرِ اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تقویٰ وپرہیز گاری کے حوالے سے کچھ ذکر موجود تھا جس سے ان کے دل میں عقیدت پیدا ہوگئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے کہ اِس پُر فتن دور میں بھی ایسے اللہ والے موجود ہیں۔ اِنہوں نے پکا ارادہ کرلیا کہ آئندہ جمعرات ضرور اجتماع میں جائیں گے۔ اگلی جمعرات جب اجتماع میں جانے کے لئے گاڑی میں سوار ہوئے تو اسلامی بھائیوں نے اِن کی بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اجتماع میں سنّتوں بھرے بیان، حلقۂ ذکر اور اجتماعی دُعا نے انہیں خوب متأثر کیا۔ بس وہ دن اور آج کا دن! یہ دعوتِ اسلامی کے ہو

کر رہ گئے۔ فیضانِ سنّت سے علم و علما کے فضائل پڑھ کر ان کے دل میں عالِم بننے کا شوق تو پہلے سے ہی پیدا ہو چُکا تھا، لہٰذا ان کے والِد صاحب نے ان کو درسِ نظامی کرنے کی اجازت دے دی، اس طرح مطالعہ کی برکت سے یہ دنیا و آخرت کی برکتیں سمیٹنے والوں کی صف میں خود کو کھڑا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تادمِ تحریر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نگاہِ کرم کے صدقے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن ہیں جبکہ مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ، مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ، مجلس تحفّظِ اوراقِ مُقدَّسہ، مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں (تمام تر شعبے)، مجلسِ توقیت اور مجلس مزاراتِ اولیا کے نگران کی حیثیت سے خدمتِ دین کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سے حاصل ہونے والے نکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ ❁...پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجنا گناہوں کو بہت جلد مٹا دیتا ہے۔ ❁...بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ❁...علم دین کی برکت سے آدمی کو بہت بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔ ❁...دینی کتابوں کا مطالعہ کرنا علم دین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ❁..."مطالعہ" علم میں ترقی اور عقل و شعور میں اضافے کا سبب ہے۔ ❁...دینی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہنا حافظہ کی مضبوطی کے لیے دوا جیسا کام دیتا ہے۔ ❁... کُتُبِ فِقْہ کا مطالعہ کرنا "قِیَامُ اللَّیْل" (یعنی رات

بھر نفل نماز) پڑھنے سے بہتر ہے۔ ❁...ہمارے بُزرگوں میں سے بعض عشا کی نماز پڑھنے کے بعد مطالعہ کرنے بیٹھتے تو فجر کی اذانوں تک مطالعہ ہی کرتے رہتے تھے۔ ❁...خود کو مطالعہ کا پابند بنانے کے لئے مطالعہ والے مدنی انعام پر عمل کرنا اور فکر مدینہ کرتے رہنا بہت مفید ہے۔ ❁...کرنے والے کام کیجئے ورنہ نہ کرنے والے کاموں میں پڑ جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(10) فیضانِ توبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللّٰہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرود شریف کی فضیلت

رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: مجھ پر درود بھیجو! کیونکہ مجھ پر دُرود بھیجنا تمہارے گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور تمہارے لئے طہارت

---

1 ..... فیضانِ رمضان، ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

ہے، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔[1]

ذکر و درود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
میری فضول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1 اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁... نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁... ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ"

---

1 ..... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ۔۔۔ الخ، ص ۳۴۔

2 ..... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

”تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ“ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک سُود خور کی توبہ

تبعِ تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (توبہ سے قبل) بَصرہ والوں کو سود پر قرضہ دیا کرتے تھے، جب مقروض (قرض لینے والے) سے قرض کا تقاضا کرنے جاتے تو بغیر قرض لئے واپس نہ لوٹتے تھے، اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے مقروض قرض لوٹانے سے عاجز ہوتا تو اُس سے اپنا وقت ضائع ہونے کا جُرمانہ وصول کرتے۔ ایک دن کسی کے ہاں قرض وصول کرنے پہنچے تو وہ گھر پر موجود نہ تھا، اُس کی زوجہ نے کہا کہ نہ تو شوہر گھر پر موجود ہے اور نہ میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کوئی چیز ہے، البتہ میں نے آج ایک بھیڑ ذبح کی ہے جس کا تمام گوشت تو ختم ہو چکا ہے البتہ سِری باقی رہ گئی ہے، تم چاہو تو وہ دے سکتی ہوں۔ چنانچہ آپ سِری لے کر گھر پہنچے اور زوجہ سے کہا: یہ سِری سود میں ملی ہے، اسے پکالو! بیوی بولی: گھر میں لکڑی ہے نہ آٹا، کھانا کیسے تیار کروں؟ آپ نے کہا: اِن دونوں چیزوں کا انتظام بھی سود لے کر کرتا ہوں، یوں آپ سود ہی سے دونوں چیزیں خرید لائے۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو ایک سائل نے آکر صدا لگائی، آپ نے کہا: تجھے دینے کے لئے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، اور تجھے کچھ دے بھی دیں تو اس سے تُو دولت مند نہ ہو گا لیکن ہم مُفلس ہو جائیں

گے، چنانچہ سائل مایوس ہو کر واپس چلا گیا، جب بیوی نے سالن نکالنا چاہا تو ہنڈیا سالن کی بجائے خون سے لبریز تھی، بیوی نے آپ کو آواز دے کر کہا: دیکھو! تمہاری کنجوسی اور بد بختی سے یہ کیا ہو گیا ہے؟ آپ کو یہ دیکھ کر عبرت حاصل ہوئی اور بیوی کو گواہ بنا کر کہا: **"آج میں ہر برے کام سے توبہ کرتا ہوں"** یہ کہہ کر مقروض لوگوں سے اصل رقم لینے اور سود ختم کرنے کے لئے نکلے۔ راستے میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے آپ کو دیکھ کر لڑکوں نے آوازیں کَسنا شروع کر دیں کہ دور ہٹ جاؤ! حبیب سود خور آرہا ہے، کہیں اُس کے قدموں کی خاک ہم پر نہ پڑ جائے اور ہم اُس جیسے بد بخت نہ بن جائیں۔ یہ سن کر آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، اُنہوں نے آپ کو ایسی نصیحت فرمائی کہ بے چین ہو کر دوبارہ توبہ کی۔ واپسی میں جب ایک مقروض شخص آپ کو دیکھ کر بھاگنے لگا تو فرمایا: تم مجھ سے مت بھاگو، اب تو مجھے تم سے بھاگنا چاہئے تاکہ ایک گنہگار کا سایہ تم پر نہ پڑ جائے۔ جب آپ آگے بڑھے تو اُنہی لڑکوں نے کہنا شروع کر دیا کہ راستہ دے دو! اب حبیب تائب ہو کر آرہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پیروں کی گرد اس پر پڑ جائے اور اللہ پاک ہمارا نام گنہگاروں میں درج کر لے۔ آپ نے بچوں کا یہ قول سن کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی: تیری قدرت بھی عجیب ہے کہ آج ہی میں نے توبہ کی اور آج ہی تو نے لوگوں کی زبان سے میری نیک نامی کا اعلان کرا دیا۔ اس کے بعد آپ نے اعلان کروایا کہ جو شخص میرا مقروض ہو وہ اپنی تحریر اور مال واپس لے جائے۔ اس کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی تمام دولت راہِ خدا میں لٹا دی اور دریائے فرات

کے کنارے ایک عمارت تعمیر کر کے عبادت میں مشغول ہوگئے، دن کو علمِ دین حاصل کرنے کے لئے حضرتِ سیّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں پہنچ جاتے جبکہ رات بھر عبادت میں مشغول رہتے۔ چونکہ قراٰن مجید کا تلفّظ صحیح ادا نہیں کرسکتے تھے اِس لیے آپکو عجمی کا خطاب دے دیا گیا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام ہمیں ایک اچھا انسان اور کامل مسلمان بننے کی ترغیب دیتا ہے، اور ایسا تبھی ممکن ہو سکتا ہے جب اپنے آپ کو ظاہری و باطنی برائیوں سے بچاتے ہوئے زندگی گزاری جائے، گناہوں سے دور رہتے ہوئے نیکیوں بھری زندگی گزاری جائے، لیکن افسوس! ہم معاشرے کی بد ترین حالت، برے دوستوں کی صحبت، اور انسانی فطرت کی وجہ سے لوگ گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، افسوس بالائے افسوس! گناہ ہو جانے کے بعد توبہ کرنے کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی، حالانکہ توبہ وہ عظیم نعمت ہے جس سے گناہ بھی معاف ہوتے ہیں اور اللہ پاک خوش بھی ہوتا ہے، اس ضمن میں 02 احادیث کریمہ سماعت کیجئے! چنانچہ

بہتر خطاکار

حضرتِ سیّدُنا انَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سارے انسان خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں سے بہتر وہ ہیں، جو توبہ کر لیتے ہیں۔ (2)

---

1 .....تذکرۃ الاولیاء، ذکر حبیب عجمی، ۱/ ۵۶-۵۷۔

2 .....ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، ۴/ ۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۱۔

توبہ کرنے سے رب خوش ہوتا ہے

حضرت سَیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی اس شخص سے چھوٹ کر اپنی نکیل (ناک کی رسی) کھینچتی ہوئی کسی ایسی ویران زمین میں نکل جائے جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو، اُس شخص کی کھانے پینے کی چیزیں اُس اُونٹنی پر لَدِی ہوں، اور وہ اس اونٹنی کو تلاش کر کر کے تھک جائے، پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تَنے کے پاس سے گزرے اور اس کی نکیل اس تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹنی اس تنے میں اٹکی ہوئی مل جائے؟۔ ہم نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! وہ شخص بہت خوش ہوگا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سنو، اللہ پاک کی قسم، جتنی خوشی اس شخص کو اپنی سواری کے ملنے پر ہوتی ہے اللہ پاک کو اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ (1)

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے اللہ پاک نے قرآن مجید میں توبہ کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

---

1 .....مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحض علی التوب والفرح بها، ص ۱۴۶۹، حدیث: ۲۷۴۶۔
2 .....وسائل بخشش مرمم، ص ۱۲۷۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (پ۲۸، التحریم: ۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

ایک مقام پر یوں ارشاد ہوتا ہے:

وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ۱۸، النور: ۳۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو! اے مسلمانو سب کے سب، اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

ان آیتوں پر غور تو کیجئے! قراٰن مجید ہمیں توبہ کرنے پر ابھار رہا ہے، اتنا ہی نہیں توبہ کرنے پر فلاح و کامیابی کی نوید بھی سنا رہا ہے، قربان ہو جائیے! گناہ کر کر کے جس رب کی خوب نافرمانی کی وہی رب ہمیں اپنی بارگاہ میں رجوع لانے کا حکم دے رہا ہے، گویا "ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں"۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسی ضمن میں دو حدیثیں بھی سماعت کیجئے! اور رب کی ہم گناہ گاروں پر ہونے والی کرم نوازیوں پر خوب سر دھنئے! چنانچہ

توبہ قبول کرتا رہوں گا

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حُضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اِبلیس نے اللہ پاک سے کہا: مجھے تیری عزت و عظمت کی قسم! میں اولادِ آدم کو ان کی موت کے وقت تک ہمیشہ گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا رہوں گا، اللہ پاک نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و عظمت کی قسم! میں اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے۔[1]

---

1 .....مسند امام احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۵۹، حدیث: ۱۱۲۴۴۔

دست کرم پھیلا ہوا ہے

حضرتِ سیّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اپنا دستِ کرم رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرلے اور دن کو پھیلاتا ہے کہ رات کا گنہگار توبہ کرلے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان پیارے پیارے فرامین کی لذتوں کو محسوس تو کیجئے! ایک طرف نفس و شیطان ہمیں گناہوں کے دلدل میں دھنسانے پر تلے ہوئے ہیں، جبکہ دوسری طرف رب کی رحمت ہمیں سہارا دینے کے لئے ہر گھڑی موجود ہے، ہم رات کو گناہ کریں یا دن کو، رب کا دست کرم ہمارے لئے ہر وقت پھیلا ہوا ہے، تو اب ہمیں کس بات کا انتظار ہے، ہم کیوں غفلت کا شکار ہو کر خود کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، نہیں نہیں، ہم شیطان کو مزید کامیاب نہیں ہونے دیں گے، ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کریں گے، گڑگڑا کر معافی کی بھیک مانگیں گے، اور ہمیں امید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہمارا رب ہماری فریادوں پر ضرور رحمت کی نظر فرمائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! توبہ کی تعریف سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

توبہ کی تعریف

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچّی توبہ کے یہ معنی

---

1 .....مسلم، کتاب التوبہ، باب قبول التوبہ۔۔الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۶۹۸۹۔

www.dawateislami.net

ہیں کہ گناہ پر اِس لئے کہ وہ اُس کے رب کی نافرمانی تھی نادم وپریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے، جو چارۂ کار اُس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے، مثلاً نماز روزے کے ترک (یعنی چھوڑنے) یا غصب (یعنی مال ہتھیالینے)، سرقہ (یعنی چوری)، رشوت، رِبا (یعنی سود) سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لئے اِن جرائم کا چھوڑ دینا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جو نماز روزے ناغہ کئے اُن کی قضا کرے جو مال جس جس سے چھینا، چُرایا، رشوت، سود میں لیا انھیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کر دے یا معاف کرائے، پتا نہ چلے تو اتنا مال تَصَدُّق (یعنی صدقہ) کر دے اور دل میں نیّت رکھے کہ وہ لوگ جب ملے اگر تَصَدُّق پر راضی نہ ہوئے اپنے پاس سے اُنھیں پھیر (یعنی واپس کر) دوں گا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صرف توبہ توبہ کی گردان کرنا یا دونوں کانوں کو ہاتھ لگالینا حقیقی توبہ نہیں، بلکہ حقیقی توبہ کے لئے گناہ پر شرمندگی، آئندہ نہ کرنے کا عزم مُصَمَّم اور اس گناہ کی تلافی ہونا بھی ضروری ہے۔ نماز چھوڑی یا روزہ چھوڑا تو ان کی قضا کرنی ہوگی، حج فرض تھا اور نہ کیا تو حج کرنا ہوگا، زکوۃ فرض تھی اور ادا نہ کی تو ادا کرنی ہوگی، کسی کے مال پر ناحق قبضہ جمایا تو اسے واپس کرنا ہوگا، کسی کو مارا، گالی دی، دل دکھایا تو اس سے معافی مانگنی ہوگی، الغرض ہر وہ صورت اپنانی ہوگی جس سے گناہ کا ازالہ ہو سکے۔

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۲۱۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ 100 مرتبہ توبہ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللّٰہ کی بارگاہ میں توبہ کرو، بے شک میں روزانہ 100 مرتبہ اللّٰہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔[1]

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہماری تعلیم کے لئے توبہ کرتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ جب ہم معصوم ہو کر روزانہ سو بار توبہ کرتے ہیں تو تم کو چاہئے کہ تم ہزاروں بار توبہ کیا کرو۔[2]

تھام لے دامنِ شاہِ لَولاک تُو
سچّی توبہ سے ہو جائے گا پاک تُو[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! نیکوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ روزانہ 100 بار توبہ کیا کرتے تھے، حالانکہ آپ یقیناً معصوم اور گناہوں سے پاک بلکہ اُن کے طفیل ہمیں گناہوں سے پاکی نصیب ہوتی ہے، تو جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ عالَم ہے تو ہمیں روزانہ کس قدر توبہ کرنی چاہئے، اللّٰہ پاک ہمیں میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

1 .....مسلم، کتاب الذکر والدعاء۔۔۔الخ، باب استحباب الاستغفار، ص ۱۱۱۱، حدیث: ۶۸۹۵۔
2 .....مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۵۴۔
3 .....وسائل بخشش، (مُرمَّم)، ص ۶۵۶۔

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی معاشرے کو گناہوں کے طوفان سے بچاکر ایک سچا پکا مسلمان اور مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حقیقی عاشق بنانا چاہتی ہے، اور اسی مقصد کے تحت بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت، امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا عظیم الشان مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** بصورت سوالات عطا فرمایا ہے چنانچہ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 16 میں ہے: **"کیا آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) صلوٰۃُ التَّوبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کرلی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہوجانے کی صورت میں فوراً توبہ کرکے آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟"**

سُبْحٰنَ اللّٰہ! کتنا خوبصورت مدنی انعام ہے، یقیناً اگر اس مدنی انعام کو صحیح معنوں میں اپنالیا جائے تو ہمیں گناہوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے، نیت کرلیجئے کہ ہم نے اس عظیم مدنی انعام کو ضرور اپنی زندگی کا حصہ بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مدنی انعام میں صلوٰۃُ التّوبہ ادا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، تو آیئے اس کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ اور اس کی شرح سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

صلوٰۃُ التَّوبہ کی فضیلت

پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور پھر اُٹھ کر پاکی حاصل کرکے نماز (نفل) ادا کرتا ہے اور پھر اللہ پاک سے اپنی بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ پاک اس بندے کو بخش دیتا ہے، اس کے بعد حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کی:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فٰحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔[1]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِس نماز کا نام نمازِ توبہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اِس کی پہلی رکعت میں سورۂ کافِرون اور دوسری میں سورۂ اِخلاص پڑھے یا پہلی رکعت میں یہ آیت پڑھے:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فٰحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں، اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے، اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔

اور دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھے:

---

1 .....ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی الصلوۃ عند التوبۃ، ۱/۴۱۵، حدیث: ۴۰۶۔

www.dawateislami.net

وَمن یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (پ۵، النساء: ۱۱۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

بہتر ہے کہ نماز سے پہلے غسل کرلے اور دُھلے کپڑے پہن لے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے لئے اِسی میں عافیت ہے کہ اگر کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو فوراً توبہ کرلیں، صلوۃُ التّوبہ ادا کرلیں، کیونکہ نہ جانے کب زندگی کی شام ہو جائے اور ہمیں اس فانی دنیا سے کوچ کرنا پڑے، یقین مانئے! امتِ مصطفٰے پر یہ اللہ پاک کا بہت بڑا کرم ہے کہ ہمارا سچے دل سے استغفار کرنا اور گناہوں پر نادم ہونا توبہ شمار کیا جاتا ہے، پچھلی امتوں میں گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے اپنی جان دینی پڑتی تھی، تب توبہ قبول ہوتی تھی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ (پ۱، البقرۃ: ۵۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے۔

لیکن ہائے افسوس! توبہ جیسی عظیم نعمت اور رب کی کرام نوازی کو حاصل کرنے کا اتنا آسان ذریعہ ہونے کے باوجود ہم پھر بھی غفلت کا شکار ہیں، ہمیں گناہ پر

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۰۳ بتغیر۔

ندامت نہیں ہوتی، خوفِ خدا کے سبب دو آنسو بھی ہماری آنکھ سے نہیں نکل پاتے، یقیناً یہ سب سخت دلی کی علامات ہیں، اللہ پاک ہمیں رقت قلبی، رونے والی آنکھ، اور تڑپنے والا دل نصیب فرمائے اور ہمیں توبہ والے مدنی انعام پر حقیقی معنوں میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! اب ہم توبہ کے حوالے سے چند واقعات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، امید ہے ہمیں توبہ والے مدنی انعام پر عمل کا مزید جذبہ نصیب ہو گا۔ چنانچہ

(1) زکاۃ نہ دینے سے توبہ کرلی

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: جوانی میں میرے پاس بکثرت بکریاں تھیں، مگر میں ان کی زکوٰۃ نہ دیتا تھا، ایک دن ایک فقیر میرے پاس آیا، اُس نے مجھ سے اپنی حاجت بیان کی، میں نے اسے ایک بھیڑ صدقہ دے دی۔ رات جب سویا تو خواب میں دیکھا گویا میری تمام بکریاں جمع ہو کر مجھے سینگ مار رہی ہیں اور میں رو رہا ہوں، نہ میں بھاگ سکتا ہوں اور نہ ہی کوئی میری فریاد سننے والا ہے، اتنے میں وہ بھیڑ آئی جسے میں نے فقیر کو صدقہ کیا تھا، وہ بکریوں کو سینگ مار مار کر میرے پاس سے ہٹانے لگی، مگر بکریاں اپنی کثیر تعداد کی وجہ سے بھیڑ پر غالب آجاتیں، کیونکہ وہ اکیلی تھی، بکریاں مجھے ہلاک کرنے ہی والی تھیں کہ میری آنکھ کھل گئی، خوف کے مارے میرے دل کی دھڑکن بند ہوگئی تھی، میں نے اسی وقت دل میں ارادہ کیا کہ ضرور اس بھیڑ کی ساتھیوں میں اضافہ کروں گا، چنانچہ میں نے اپنی تہائی بکریاں صدقہ کر دیں اور زکوٰۃ نہ دینے سے توبہ کرلی۔[1]

---

1 .....قرۃ العیون، ومفرح القلب المحزون، ص ۳۹۷۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً فرض ہونے کے باوجود زکوۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ زکوۃ دین کا اہم رکن ہے، زکوۃ معاشرے سے غربت اور مفلسی دور کرنے کا ایک ذریعہ ہے، زکوۃ کی وجہ سے مال نہ صرف پاک ہوتا بلکہ اس میں برکت بھی ہوتی ہے، اس لئے نیت کر لیجئے! کہ شرائط پائی گئیں تو ہم اپنے مال کی زکوۃ ضرور نکالیں گے، تاکہ حکمِ الٰہی پر عمل کے ساتھ ساتھ ہماری آخرت کی بہتری کا بھی سامان ہو سکے، آیئے! زکوۃ ادا نہ کرنے کے عذاب پر مشتمل ایک حدیث مبارکہ بھی ملاحظہ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ

جانور مُسلّط کر دیئے جائیں گے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رَسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مالدار زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اُس کے مال کو جہنّم کی آگ میں گرم کر کے اُس کے پہلو اور پیشانی کو داغا جائے گا۔ اور جو اونٹ والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اس کو چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا اور انتہائی فربہ جسم میں اُس کے اونٹ ظاہر ہو کر اُسے روندیں گے۔ اور جو بکریوں والا بکریوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اُس کو بھی چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا اور اِنتہائی فربہ جسم میں اُس کی بکریاں ظاہر ہو کر اُسے اپنے کُھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، ص ۳۸۳، حدیث: ۲۲۹۲ ملخصاً۔

(2)جوانی میں توبہ کا انعام

ایک کفن چور کا بیان ہے: میں نے ایک قبر کھودی جو اتنی وسیع تھی کہ میں اس کی وسعت بیان نہیں کر سکتا، اندر ایک نوجوان تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس خادم اور بڑی آنکھوں والی حور موجود تھی، یہ دیکھ کر میں جلدی سے واپس لوٹنے لگا تو مجھے غیب سے آواز آئی: اے لعین: میّت کی حالت کیوں نہیں پوچھتا؟ میں نے کہا: اس کے متعلق سوال کرنے پر مجھے قدرت نہیں، غیبی آواز آئی: اِس شخص نے جوانی میں توبہ کرلی تھی اور اچھے طریقے سے نماز پڑھتا اور رمضان کے روزے مکمل رکھا کرتا تھا۔[1]

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حَرَم یا الٰہی[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! جوانی میں توبہ کرنے والے کو کیسا انعام ملا کہ اسے قبر میں ہی جنتی نعمتوں سے نواز دیا گیا، یقیناً قبر جیسے تنگ و تاریک گھڑے کا وسیع ہو جانا، اتنا ہی نہیں خادم اور دل بہلانے کے لئے حور بھی عطا کیا جانا بہت بڑا اعزاز اور رب کا انعام ہے، ہم میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے قبر میں راحت ملے، عذاب نہ ہو، وحشت نہ ہو، تو آیئے! توبہ والے مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہوئے نماز قضا کرنے اور رمضان کے روزے چھوڑنے بلکہ ہر گناہ سے توبہ

---

1 .....تذکرۃ الواعظین، ص ۶۱۴۔
2 .....وسائل بخشش، (مُرمَّم)، ص ۱۱۰۔

کرلیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ! ہمارا مہربان رب ہمیں قبر میں ضرور راحت عطا فرمائے گا۔ جوانی میں توبہ کرنے کے تعلق سے دو احادیث کریمہ بھی سماعت کرلیجئے! چنانچہ

محبوبِ خدا بننے کا ذریعہ

حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ سید عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بے شک جوانی میں توبہ کرنے والا اللہ پاک کا محبوب ہے۔[1] ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: بلا شبہ اللہ پاک اُس جوان شخص کو محبوب رکھتا ہے جس نے اپنی جوانی اللہ پاک کی اطاعت میں فنا کر دی ہو۔[2]

جوانی میں توبہ کرنے کی فضیلت کیوں؟

حضرتِ علّامہ شیخ شُعَیْب حَرِیفِیْش رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نوجوان تر اور سرسبز ٹہنی کی طرح ہوتا ہے، جب وہ اپنی جوانی اور ہر طرف سے شہوات ولذات سے لطف اُٹھانے اوران کی رغبت پیدا ہونے کی عمر میں توبہ کرتا ہے، حالانکہ یہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ دُنیا اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، اس کے باوجود محض رضائے الٰہی کے لئے وہ ان تمام چیزوں کو ترک کر دیتا ہے تو اللہ پاک کی محبت کا مستحق بن جاتا ہے اوراس کے مقبول بندوں میں اس کا شمار ہونے لگتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب التوبۃ، ۳/۴۲۲۔

2 .....حلیۃ الاولیاء، ۵/۳۹۴، حدیث: ۷۴۹۶۔

3 .....الروض الفائق، المجلس الرابع، ص ۳۵۔

www.dawateislami.net

(3)رزق انسان کی تلاش میں

حضرتِ سیّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (توبہ سے پہلے) ایک دن شکار کے ارادے سے نکلے توراستے میں کسی جگہ قیام کیا، اُن کے کھانے کے لئے دستر خوان بچھایا گیا، جب کھانے لیے بیٹھے تو اچانک ایک کَوّا کہیں سے آگیا، اُس نے اپنی چونچ کی مدد سے دستر خوان سے ایک روٹی اٹھالی اور اُسے لے کر اُڑنے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو تعجب ہوا، اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اس کا پیچھا کرنے لگے یہاں تک کہ وہ کَوّا ایک پہاڑ پر جا کر بیٹھ گیا، اُس کی تلاش میں پہاڑ پر چڑھ گئے اور اسے دور سے ایک جگہ بیٹھا ہوا دیکھ لیا، جب اُس کے قریب جانے لگے تو وہ اُڑ کر چلا گیا، جب اُس جگہ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص رسّیوں سے بندھا ہوا پڑا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رسّیاں کھول کر اُس کی اِس حالت کے بارے میں پوچھا تو اُس شخص نے بتایا: میں ایک تاجر ہوں ایک مرتبہ چند ڈاکوؤں نے مجھے پکڑ کر قید کر لیا، میرے ساتھ جو مال تھا وہ بھی مجھ سے لے لیا، مجھ پر تشدُّد کرنے کے بعد مجھے باندھ کر یہاں پھینک دیا، مجھے اس جگہ سات دن گزر گئے ہیں ہر روز یہ کَوّا ایک روٹی لیکر آتا ہے اور میرے سینے پر بیٹھ کر اپنی چونچ کے ذریعے اُس کے ٹکڑے کر کے میرے منہ میں رکھتا ہے، جب سے میں یہاں ہوں اللہ پاک نے مجھے بھوکا نہیں رکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اُسے اپنے ساتھ وہاں لیکر آئے جہاں آپ کھانے کے لئے ٹھہرے تھے۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے رب کی جانب رجوع کیا اور (سابقہ زندگی کی کوتاہیوں سے) توبہ کر لی، اعلیٰ قسم کا قیمتی لباس اتار کر اُون کا لباس پہن لیا، آخرت (کے راستے) کو

www.dawateislami.net

اختیار کرلیا، اپنے غلاموں کو آزاد کرکے بقیہ جائیداد کو وقف کردیا، ہاتھ میں عصا لیکر مکّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وتعظیمًا کی جانب بغیر زادِ راہ اور سواری کے روانہ ہوگئے اور آخر دم تک (کسی بھی طرح کے) زادِ راہ کا اہتمام نہیں کیا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں جہاں رب کی قدرت کا نظارہ ہے وہیں ہمیں توبہ پر ابھارنے کے لئے زبردست مدنی پھول موجود ہے، اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ زمین پر چلنے والے، ہوا میں اڑنے والے اور سمندر میں تیرنے والے ہر طرح کے جاندار کو رزق دینے والی ذات صرف اللہ پاک کی ہے، ہمارے کھانے، پینے، اوڑھنے، بچھونے ہر طرح کی ضرورت اسی کے فضل و کرم سے ہی پوری ہوتی ہے، اس کی مرضی کے بغیر ایک قطرہ یا ایک نوالہ بھی ہمارا مقدر نہیں بن سکتا، تو پھر یہ کتنی عجیب اور افسوسناک بات ہے کہ کھائیں بھی اسی رب کا اور نافرمانی بھی اسی کی کریں، اسی کی عطا کردہ طاقت و قوت سے زمین کے سینے پر اکڑاتے پھریں اور اسی کے عطا کردہ احکامات کی خلاف ورزی بھی کریں، وہ دن رات کے کسی لمحے میں ہمیں بھوکا پیاسا نہ رکھے لیکن صرف پانچ وقت کے لئے اس کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوسکیں، وہ سارا سال ہم پر مال کی فراوانی رکھے مگر ہم سال میں صرف ایک بار اسی کی رضا کے لئے زکوۃ کی صورت میں چند پیسے غریبوں کو دینے سے گریز کریں، نہیں نہیں، یہ بے وفائی ایک مسلمان اور عاشق رسول کو بالکل زیب نہیں دیتی، ہم اپنے اس عمل سے آج بلکہ ابھی سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور سچی نیت کرتے ہیں

---

1 .....طبقات الصوفیۃ للمناوی، حرف الھمزۃ، ۱/۲۰۶۔

کہ آج کے بعد ہم مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے رب کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ! دین اسلام کے تمام احکامات پر پابندی سے عمل اور رب کی رضا حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

مصطفی کا وسیلہ توبہ پر
تو عنایت مُداومت فرما[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) پانچ جملے اور پروانۂ مغفرت

منقول ہے کہ اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں زمین میں میرے ایک ولی کا انتقال ہو گیا ہے تم وہاں جا کر اُس کو غسل و کفن دو اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کر کے اُس کو دفن کر دو کہ وہ جنت میں تمہارا پڑوسی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لے گئے، اس کو جنگل میں مردہ پایا، اس کے پاس کوئی نہ تھا اور نہ ہی دنیا میں اس کی ملکیت میں کوئی چیز تھی، لوگ اس کی برائی بیان کر رہے تھے اور ہر قسم کے گناہ کا مرتکب قرار دے رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے غسل و کفن دے کر اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا۔ پھر عرض کی: یاربّ! میں نے اس میت کے متعلق تیرے حکم پر عمل کیا لیکن لوگ تو اس کی برائی بیان کرتے ہیں اور ہر قسم کے گناہ کا مرتکب کہتے ہیں۔ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: اے موسیٰ! میرے بندے سچ کہتے ہیں، لیکن میں وہ کچھ جانتا ہوں جو وہ نہیں

---

1 ..... وسائل بخشش، (مُرَمَّم)، ص۷۵۔

www.dawateislami.net

جانتے۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے پانچ جملے کہے جس کے سبب میں نے اِس کی مغفرت کر دی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: وہ پانچ جملے کون سے ہیں؟ ارشاد ہوا: اے موسیٰ! وہ پانچ جملے یہ ہیں: (1) **اے میرے رب! تو جانتا ہے کہ میں نیکوں سے محبت کرتا ہوں اگرچہ خود نیک نہیں ہوں۔ (2) یارب! تو جانتا ہے کہ میں فاسقوں سے بغض رکھتا ہوں اگرچہ میں خود فاسق ہوں۔ (3) یارب! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے جنّت میں داخل ہونے سے تیری ملکیت میں کوئی کمی آجائے گی تو میں تجھ سے جنّت کا سوال نہ کروں۔ (4) یارب! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے جہنّم میں داخل ہونے سے تیری ملکیت میں اضافہ ہو گا تو میں جہنّم سے تیری پناہ نہ مانگوں۔ (5) یارب! اگر تو مجھ پر رحم نہ کرے گا تو پھر کون کرے گا؟** اے موسیٰ! میں نے اُس پر رحم کیا، اور کیا میرے کرم کے لائق تھا کہ میں اس کو خائب و خاسر لوٹا دیتا! جب اُس نے یہ کلمات کہے تو میں نے اُس سے درگزر کیا اور اُس کی مغفرت کر دی، اور میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں۔[1]

گنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا
مگر اے عَفُو ترے عَفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رب کی رحمت سے مایوسی نہیں ہونی چاہئے، ہمارا رب بڑا رحیم و کریم ہے، ہم نے اگرچہ بے شمار گناہ کئے ہیں، مگر وہ رحمن ان سب

---

1 .....الروض الفائق، المجلس السادس والخمسون، ص۳۳٦۔

www.dawateislami.net

گناہوں کو بخشنے پر قادر ہے، بس ہمیں اس کی رحمت کی طرف قدم بڑھانا ہے، اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کا اقرار کر کے سچے دل سے توبہ کرنی ہے، پھر دیکھئے وہ کیسے ہمارے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

توبہ پر استقامت پانے اور خصوصاً مرنے سے پہلے توبہ کر لینے کی عظیم نعمت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مرید ہونا بھی ہے، کیونکہ آپ کا فرمان دل نشین ہے: میرا کوئی مرید بغیر توبہ کئے نہیں مرے گا۔[1]

مریدین کی موت توبہ پہ ہوگی
ہے یہ آپ ہی کا کہا غوث اعظم[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس دور میں عالمِ اسلام کی مشہور و معروف شخصیت، شیخ طریقت امیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمیں حضور غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مرید بناتے ہیں، ہم میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ مرنے سے پہلے توبہ کرنا نصیب ہو، تو پھر دیر کس بات کی! آیئے! جلد سے جلد امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مریدوں میں شامل ہو جایئے! دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کو اپنا لیجئے، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شرکت کیجئے! مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے! پھر دیکھئے کہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کا

---

1 .....بهجة الاسرار، ص ۱۹۱۔
2 .....وسائل بخشش، (مُرَمَّم)، ص ۵۵۳۔

کیسا فیضان آپ کو نصیب ہوتا ہے۔

اے بیمار عصیاں! تو آجا یہاں پر گناہوں کی دے گا دوا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دے گا چھڑا مدنی ماحول [1]

آیئے! دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول کی برکت سے توبہ کی توفیق پانے والے ایک خوش نصیب کی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

چرسی کی توبہ

کراچی کے علاقے مواچ گوٹھ کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب کچھ یوں ہے کہ وہ سنتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل بُرے لوگوں کی صحبت کا شکار تھے، پستول اور کلاشنکوف کے ہوائی فائر کرکے خوف وہراس پھیلانا انہیں بہت پسند تھا۔ چرس پینا اور فحش حرکات میں منہمک رہنا ان کی عادت بد بن چکی تھی۔ بُری حرکتوں کے باعث جہاں دیگر لوگ تنگ تھے وہیں ان کے والدین اور بہن بھائی بھی اس قدر بیزار تھے کہ وہ ان کے مرنے کی دعائیں کرتے تھے۔ الغرض! اسی طرح ان کی زندگی کے لیل ونہار گزر رہے تھے آخر کرم ہوگیا، زندگی کا رُخ بدل گیا سبب کچھ یوں بنا کہ رمضان المبارک کی آمد سے قبل چند دوست انفرادی کوشش کرکے انہیں اپنے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔ وہاں کے پُرکیف ماحول نے ان کے دل میں انقلاب برپا کردیا۔ جس کی برکت سے انہوں نے دعوتِ اسلامی کے تحت

---

1 .....وسائل بخشش (مرمم)، ص۶۴۸۔

ہونے والے 30 روزہ تربیتی اعتکاف میں بیٹھنے کی نیت کرلی، جب رمضان المبارک کی آمد ہوئی تو اپنی نیّت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ معتکف ہوگئے، اچھے ماحول کی بدولت نہ صرف گناہوں پر ندامت محسوس ہوئی بلکہ اپنے رب کی مقدّس بارگاہ میں سابقہ بداعمالیوں سے توبہ کی توفیق بھی مل گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول کی وجہ سے اس اسلامی بھائی نے اعتکاف کے بعد دعوت اسلامی کے تحت ہونے والے 63 روزہ تربیتی کورس کرنے اور اپنے والدین کی خوب خدمت کرنے کی بھی نیّت کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ ☜ توبہ کرنے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے ☜ توبہ کرنا حکم خداوندی ہے ☜ بہتر خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرلیتے ہیں ☜ توبہ کرنے والے کو فلاح نصیب ہوتی ہے ☜ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ روزانہ 100 بار استغفار کیا کرتے تھے ☜ پچھلی امتوں میں توبہ کرنے کے لئے جان قربان کرنا پڑتی تھی ☜ سچی توبہ کرنے کے لئے ندامت اور گناہوں کا ازالہ بھی ضروری ہے ☜ جوانی میں توبہ کرنے والا اللہ پاک کا محبوب ہے ☜ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مرید کو موت سے پہلے توبہ نصیب ہوتی ہے ☜ صلوٰۃُ التّوبہ یعنی توبہ کی نماز پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں ☜ مدنی انعامات پر عمل توبہ پر استقامت کا بہترین ذریعہ ہے۔ ☜ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی بھی توبہ کی عظیم نعمت پانے کا ایک ذریعہ ہے۔

توبہ سے متعلق مزید فضائل اور حکایات کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"توبہ کی روایات وحکایات"** کا مطالعہ کیجئے!

اللہ پاک ہمیں مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے اپنی اصلاح اور مدنی قافلوں میں سفر کے ذریعے ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(11) چُغل خوری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کر لے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللّٰہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرُودِ پاک کی برکت

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میرا ایک گناہ گار پڑوسی تھا، نشہ کی وجہ

---

1 ..... فیضانِ رمضان (مرمم) ص۲۳۶۔

سے اُسے صبح وشام کا علم نہ ہوتا، میں اُسے وعظ ونصیحت کرتا لیکن وہ قبول نہ کرتا، توبہ کی ترغیب دیتا مگر وہ توبہ نہ کرتا، اس کے انتقال کے بعد میں نے اس کو خواب میں بلند مقام پر فائز دیکھا، اُس پر جنّت کے اِعزاز واِکرام کا لباس تھا۔ میں نے اُس سے دریافت کیا: کس کام کے سبب تونے یہ مقام ومرتبہ پایا؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک دن محفلِ ذکر میں حاضر ہوا تو میں نے ایک مُحَدِّث (یعنی حدیث بیان کرنے والے) کو کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بلند آواز سے درودِ پاک پڑھا اس کے لئے جنت لازم ہوگئی۔ پھر اُنہوں نے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر باآوازِ بلند درودِ پاک پڑھا، میں نے بھی ان کے ساتھ بلند آواز سے درودِ پاک پڑھا اور دیگر لوگوں نے بھی اپنی آوازوں کو بلند کیا تو اُسی دن ہم سب کو بخش دیا گیا۔ مغفرت کا میرا یہ حصّہ اللہ پاک نے مجھے اُس نعمت (یعنی درودِ پاک کے پڑھنے) کی بَرَکت سے عطا کیا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

ایک اہم نکتہ:۔ (1) جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے

---

1 .....الروض الفائق فی المواعظ الرقائق، المجلس الاول فی الصلاۃ علی النبی، ص۷۔

2 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁... نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁... ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چغل خور غلام

حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام بیچا اور خریدار سے کہا: اس میں چغل خوری کے علاوہ کوئی عیب نہیں۔ اُس نے کہا: "مجھے منظور ہے" اور اس غلام کو خرید لیا۔ غلام چند دن تو خاموش رہا پھر اپنے مالک کی بیوی سے کہنے لگا: میرا آقا تجھے پسند نہیں کرتا اور دوسری عورت لانا چاہتا ہے، جب آقا سو رہا ہو تو اُسترے کے ساتھ اُس کی گُدّی کے چند بال مونڈ لینا تاکہ میں کوئی منتر کروں، اِس طرح وہ تم سے محبّت کرنے لگے گا۔ اور دوسری طرف اُس کے شوہر سے جا کر کہا: تمہاری بیوی نے کسی کو دوست بنا رکھا ہے اور تجھے قتل کرنا چاہتی ہے، تم جھوٹ موٹ کے سو جانا تاکہ

تمہیں حقیقتِ حال معلوم ہو جائے۔ وہ شخص بَناوَٹی طور پر سو گیا، عورت اُسترا لے کر آئی، وہ شخص سمجھا کہ اُسے قتل کرنے کے لئے آئی ہے۔ چنانچہ وہ اٹھا اور اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ جب عورت کے گھر والے آئے تو اُنہوں نے اِسے قتل کر دیا اور اِس طرح چغل خور غلام کی وجہ سے دو قبیلوں کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہم سب پر رحم فرمائے، چغل خوری دین و دنیا کو برباد اور دلوں کو بدل دیتی ہے، دشمنی پیدا کرتی اور خون بہانے نیز پھوٹ ڈالنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ جیسا کہ بیان کردہ حکایت میں آپ نے سماعت کیا کہ چغل خور غلام کی وجہ سے پہلے اُس کے آقا نے اپنی بیوی کو مارا اور پھر بیوی کے اَہلِ خانہ کے ہاتھوں نہ صرف خود ہلاک ہوا بلکہ اُن کے قبیلے میں بھی لڑائی کی آگ پھیل گئی۔ بد قسمتی سے چغلی کی وجہ سے آج متعدد گھرانے لڑائی جھگڑے کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں، آیئے! چغل خوری کی عادتِ بد سے جان چھڑانے، کدورتوں اور نفرتوں کی آگ بجھانے، گھروں کو خوشی کا گہوارہ بنانے اور اس میں مبتلا مسلمانوں کو اِس سے نجات دلانے کا جذبہ دل میں بڑھانے کی نیّت سے 3 آیاتِ مُقدَّسہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

چغل خوری کی مذمت پر تین آیات مبارکہ

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ترجَمۂ کنزالایمان: بہت طعنے دینے والا

---

1 .....احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ۳/۱۹۵۔

(پ۲۹، القلم: ۱۱) بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا

دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

وَیۡلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ترجَمۂ کنز الایمان: خرابی ہے اس کے لئے جو (پ۳۰، الھمزۃ: ۱) لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے

اِس کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ ''هُمَزَةٍ'' سے مراد چغل خور ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا السَّبِیۡلُ عَلَی الَّذِیۡنَ یَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَ یَبۡغُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؕ (پ۲۵، الشوریٰ: ۴۲) ترجَمۂ کنز الایمان: مواخذہ تو اُنہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں۔

چغلخور بھی اِس آیتِ کریمہ میں دیئے گئے حکم میں داخِل ہے۔ (خزائن العرفان)

اور اِس کی حدیثِ مبارکہ سے بھی تائید ہوتی ہے، چُنانچِہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے، بے شک لوگوں میں سے وہ لوگ بُرے ہیں جن سے لوگ محض اُن کے شر کی وجہ سے بچتے ہوں۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذِکر کردہ آیات اور اِن کی تفاسیر کی روشنی میں معلوم ہوا کہ چغل خوری حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، نیز چغل خور آخِرت میں نقصان و خسارے کا شکار ہوں گے، چغلی کی مذمت پر چند احادیثِ مُبارَکہ

---

1 .....مُؤَطا امام مالک، ۲/۴۰۳، حدیث: ۱۷۱۹۔

www.dawateislami.net

بھی سماعت کر لیجئے! چنانچہ

جنّت میں جانے سے مَحروم

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔[1]

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر یہ شخص ایمان پر مرا تو جنّت میں اوّلًا نہ جائے گا بعد میں جائے تو جائے، اگر کفر پر مرا تو کبھی وہاں نہ جاوے گا۔ خیال رہے کہ جو دو طرفہ جھوٹی باتیں لگا کر صُلح کرا دے وہ نمّام (یعنی چغل خور) نہیں مُصلِح ہے۔ نمّام وہ ہے جو لڑائی و فساد کے لیے یہ حرکات کرے۔[2]

دوزخی لوگ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بیشک چغل خوری کرنے والا اور کینہ رکھنے والا دوزخ میں ہیں۔[3]

نیک بندے اور برے بندے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، اللہ پاک کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ پاک یاد آجائے اور اللہ پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل

---

1 .....بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمۃ، ۴/۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۶۔

2 .....مرآۃ المناجیح، ۶/۳۴۳۔

3 .....اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیب، ۳/۳۲۴، حدیث: ۵۔

www.dawateislami.net

خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لرز اُٹھئے! گھبرا کر چغل خوری سے سچی پکی توبہ کرلیجئے! غور تو کیجئے! اگر اِسی طرح چغلی کے ذریعے نفرتیں پھیلاتے رہے، مسلمانوں کو لڑواتے رہے، میاں بیوی میں جدائی کا سامان کرتے رہے اور اِس حرام کام کی وجہ سے مرنے کے بعد آگ کی جوتیاں پہنا دی گئیں، جنّت میں جانے سے روک دیا گیا، جہنّم کے عذاب میں جھونک دیا گیا تو کیا بنے گا، کس طرح عذاب برداشت کرپائیں گے! یقیناً ہم میں سے کوئی بھی اللہ پاک کے عذاب کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، ہم اِنتہائی کمزور ہیں، مگر افسوس! ہم دنیا کی راحتوں اور آسائشوں میں گم ہو کر اپنی قبر وآخرت کو بھول چکے ہیں، یادرکھئے! اگر ہم دنیا کی رنگینوں میں گم رِہ کر چغلی اور دیگر برائیوں سے اپنا نامۂ اعمال آلودہ کرتے رہے اور بغیر توبہ کئے دنیا سے رخصت ہوگئے، اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض ہوگئے تو پھر ہمیں ذِکر کردہ عذابات سے کوئی نہیں بچا سکتا، برائے کرم! زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے جلد سے جلد اللہ پاک کی مقدس بارگاہ میں گڑگڑا کر توبہ کرلیجئے! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے اپنا تعلق جوڑ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس کی برکت سے

---

1 .....مسند امام احمد، ۶/۲۹۱، حدیث: ۱۸۰۲۰۔

www.dawateislami.net

چغلی کی عادت سے چھٹکارا پانے کا جذبہ دل میں موجزن ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! چغلی کی تعریف بھی سن لیتے ہیں۔ چنانچہ

چغلی کی تعریف

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"بُرے خاتمے کے اسباب"** کے صفحہ 9 پر لکھتے ہیں: علّامہ عینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِمام نووی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے نَقل فرمایا کہ کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! اکثر لوگوں کی گفتگو میں آج کل غیبت و چغلی کا سلسلہ بَہُت زیادہ پایا جاتا ہے، دوستوں کی بیٹھک ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد جمگھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تعزیت کی نشست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی "تشخیص" کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں "چُغلیاں" بھی ثابِت کر دے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا!!! ایک بار پھر اِس حدیثِ پاک پر غور کر لیجئے: "چُغل خور جنّت میں نہیں جائے گا" کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں زَبان کا قفلِ مدینہ نصیب ہو جائے، کاش! ضَرورت

---

1 .....عمدۃ القاری، ۲/ ۴۹۵، تحت الحدیث: ۲۱۶۔

www.dawateislami.net

کے سوا کوئی لفظ زَبان سے نہ نکلے، زیادہ بولنے والے اور دُنیوی دوستوں کے جُھرمٹ میں رہنے والے کا غیبت اور بالخصوص چغلی سے بچنا بے حد دشوار ہے۔ آہ! آہ! آہ! حدیثِ پاک میں ہے: جس شخص کی گفتگو زیادہ ہو اُس کی غَلَطیاں بھی زِیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غَلَطیاں زیادہ ہوں اُس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ جہنَّم کے زیادہ لائق ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چُغلی پر ابھارنے والی 03 چیزیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چغلی پر اُبھارنے والی باتیں بھی سماعت کر لیجئے: (۱)... جس کی چغلی کی جارہی ہے اُس کے بارے میں برا ارادہ ہونا (۲)... جس کے سامنے چغلی کی جارہی ہے اُس سے محبّت ہونا (۳)... فضول باتوں میں پڑنے سے خوش ہونا۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ جس کے سامنے چغلی کی جارہی ہے جیسے "فلاں نے تیرے بارے میں یہ کہا یا تیرے حق میں ایسا کیا۔" اُسے 6 باتوں کا خیال رکھنا چاہئے: (۱)... وہ اُس کی بات کو سچ نہ جانے، کیونکہ چغل خور کے فاسق ہونے پر اِجماع ہے اور اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان بھی ہے: "اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا"[2] (ترجَمۂ کنزالایمان: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو) (۲)... اُسے آئندہ کے لئے دینی اور دنیوی طور پر اُس بری عادت سے منع کرے (۳)... اگر وہ اعلانیہ توبہ نہ کرے تو

---

1 ..... حلیۃ الاولیاء، ۳/۸۷۔۸۸، رقم: ۳۲۷۸۔ بُرے خاتمے کے اسباب، ص۹۔

2 ..... پ۲۶، الحجرات: ۶۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے لئے اُس سے ناراض ہو جائے (۴)... جس کی غیبت کی گئی ہے اُس کے متعلق بدگمانی نہ کرے کیونکہ جو اس کے بارے میں بتایا گیا اس کا ثبوت نہیں کہ اس نے ایسا ہی کیا اور (۵)... جو کچھ اِسے بتایا گیا اُس کی ٹوہ اور تلاش میں نہ پڑے یہاں تک کہ خود ہی ثابت ہو جائے، کیونکہ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ترجمۂ کنزالایمان: بہت گمانوں سے بچو! بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈھو۔ (۶)... جس بات سے چغل خور کو منع کر رہا ہے وہ بات اپنے لئے پسند نہ کرے یعنی اُس کی چغلی آگے بیان نہ کرے کہ یوں یہ کہنے لگے کہ ''فلاں نے مجھے یہ بات بتائی'' کیونکہ اِس طرح یہ بھی چغل خور، غیبت کرنے والا اور جس چیز سے منع کر رہا تھا خود اُس کا کرنے والا بن جائے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چغل خور اور خلیفہ عمر بن عبد العزیز

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس حاضر ہوا اور اُس نے کسی دوسرے کے بارے میں کوئی بات ذکر کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہم تمہارے معاملے میں غور کریں، اگر تم جھوٹے ہوئے تو اِس آیت کے مِصداق ہو گے: ''اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا''[2] (ترجمہ کنزالایمان: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو)۔

---

1 .....الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۴۶۔

2 .....پ۲۶، الحجرٰت: ۶۔

اور اگر تم سچے ہوئے تو اِس آیت کے مصداق ہو جاؤ گے: ”هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ“[1] (ترجمہ کنزالایمان: بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا) اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں معاف کر دیں۔ اُس نے عرض کی: امیرُ المؤمنین! مُعاف کر دیجئے! آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حکایت میں جہاں حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چغلی کرنے والے کو تنبیہ کرنے کا ذکر ہے وہاں ہمارے لئے بھی چغلی سننے سے بچنے اور کرنے والے کو حسبِ اِستطاعت روکنے کا نکتہ بھی موجود ہے۔ آیئے! ہم سب یہ ارادہ کرتے ہیں کہ آج کے بعد چغلی کرنے اور سننے سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس** عَطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِصلاحِ اُمّت کے عظیم جذبے سے سرشار ہیں، اِسی جذبے کے تحت آپ نے اُمّتِ مسلمہ کو آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے **”مدنی انعامات“** کا گلدستہ عطا فرمایا ہے جو **”جنّت میں لے جانے اور جہنّم سے بچانے والے اعمال“** کے خوشنما پھولوں سے سجا ہوا ہے۔

چُنانچہ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات کے رسالے میں مدنی انعام

---

1 .....پ۲۹، القلم: ۱۱۔

2 .....احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۳/۱۹۳۔

www.dawateislami.net

نمبر 42 پر ہے: آج آپ نے کسی مسلمان کے عُیوب پر مُطّلع ہو جانے پر اُس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بلا مصلحت شرعی) اُسکا عیب ظاہر کر دیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اُس کی اجازت) دوسروں کو بتا کر خیانت تو نہیں کی؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوت اسلامی کے ماحول سے وابستہ مدنی انعامات پر عمل کرنے والے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود بھی چغلی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی چغلی سے بچنے کا ذہن دیتے ہیں۔ آپ بھی اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کے مقدس جذبے کے تحت مدنی انعامات پر عمل کا ذہن بنالیجئے! آپ خود میں انقلاب برپا ہوتا محسوس کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے اب بیان کردہ مدنی انعام کی اہمیت سمجھنے کے لئے چند احادیثِ مُبارَکہ آپ کے گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جنہیں سن کر اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج کے اِس پُرفِتن دور میں اِس مدنی اِنعام کو عام کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ چُنانچہ

چغل خور عذاب قبر میں گرفتار

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل رہے تھے کہ ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ٹھہر گئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رنگ مبارک متغیر ہونے لگا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قمیص مبارک کی آستین کپکپانے لگی، ہم

نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ماجرا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اِن دونوں افراد پر اِن کی قبروں میں سخت عذاب ہو رہا ہے وہ بھی ایسے گناہ کی وجہ سے جو حقیر ہے۔ (یعنی ان دونوں کے خیال میں حقیر تھا یا پھر یہ کہ اِس سے بچنا ان کے لئے آسان تھا) ہم نے عرض کیا: وہ کون سا گناہ ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو اذیت دیتا اور چغلی کرتا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کھجور کی دو ٹہنیاں منگوائیں اور اُن میں سے ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹہنی رکھ دی، ہم نے عرض کیا: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا یہ چیز ان کو کوئی نفع دے گی؟ اِرشاد فرمایا: ہاں! جب تک یہ دونوں ٹہنیاں تر رہیں گی اِن کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! چغل خوروں کے لئے کس قدر سخت عذاب ہے، ذرا غور تو کیجئے! اگر ہم مسلمانوں کی چغلی کرتے اور سنتے رہے اور بغیر توبہ کئے دنیا سے رخصت ہو گئے تو قبر میں ہمارا کیا بنے گا! یقیناً ہم میں سے کوئی بھی عذابِ قبر کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر آخر کیوں ہم نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر چغل خوری کے ذریعے اپنی عاقبت خراب کرنے پر تُلے ہوئے ہیں، خدارا! ہوش میں آیئے! اِس گناہ سے سچی پکی توبہ کیجئے! مدنی انعامات پر عمل کو اپنا معمول بنالیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکت سے چغلی کی عادت سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الأذکار، ۲/۹۶، حدیث: ۸۲۱۔

آگ کی دو زبانیں

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کی دو زبانیں ہوں گی اللہ پاک بروزِ قیامت اُس کی آگ کی دو زبانیں بنادے گا۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: دو زبانوں والا وہ شخص ہے جو ایسے دو آدمیوں کے درمیان جاتا ہے جو باہم دشمن ہیں اور وہ ہر ایک سے اُس کے موافق بات کرتا ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ یہ دو باہم عداوت رکھنے والوں کے پاس جائے اور ایسا نہ کرے۔ وہ اِس صفت سے متَّصِف ہوتا ہے اور یہ حقیقی نِفاق ہے۔[2]

لوہے کی خَم دار سلاخ

حضرتِ سیِّدُنا ابو العالیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میرے پاس دو مرد آئے اور میرے ساتھ چلے، حتی کہ وہ دونوں ایک مرد کے پاس پہنچے جس کے ہاتھ میں ایک لوہے کی سلاخ تھی جس کا سِرا خم دار تھا، وہ اُسے ایک مرد کے منہ میں داخل کرتا اور اُسکے گال پھاڑتا ہوا داڑھوں تک پہنچ جاتا پھر وہ گال صحیح ہوتا تو وہ پھر یہی عمل شروع کر دیتا، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں۔[3]

---

1 .....معجم اوسط، ۶/۳۱۳ حدیث: ۸۸۸۵۔

2 .....الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۴۸۔

3 .....موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الغیبۃ والنمیمۃ، ۴/۴۰۱، حدیث: ۱۲۹۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنی کمزوری پر تَرَس کھایئے! چغلی کی عادتِ بد سے جان چھڑایئے! ذِکر کردہ چغلی کے عذاب کو بار بار ذہن میں لایئے اور اس سے اپنے آپ کو ڈرایئے کہ اگر لوہے کی خَم دار سَلاخ میرے منہ میں داخل کرکے میرے گال پھاڑنے کا حکم صادِر کر دیا گیا تو کس طرح اِس کی تکلیف برداشت کرپاؤں گا، میری کمزوری کا عالم تو یہ ہے کہ اگر کوئی معمولی خراش میرے جسم پر آجائے تو شدّتِ درد سے تڑپ اُٹھتا ہوں اور اُس تکلیف سے نجات پانے کے لئے اُس پر مرہم لگاتا اور ڈاکٹروں کو دکھاتا ہوں، لیکن قیامت کے دن نہ میں کسی سے مدد مانگ سکوں گا، نہ مرہم لگا سکوں لگا اور نہ کسی ڈاکٹر کو دکھا سکوں گا۔ اور یہ گال پھاڑنے کا عذاب صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار ہو گا۔ اِس طرح فکرِ مدینہ کرنے سے نہ صرف چغلی کی عادت بد سے جان چھڑانے کا ذہن بنے گا بلکہ اِس پر اِستقامت پانے کے لئے مدنی انعامات پر عمل کرنے کی سوچ بھی نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

محبتوں کے چور! چغل خور خور

قفلِ مدینہ! لگا رہے گا

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فکرِ آخرت سے سرشار ہمارے اسلاف کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ چغلی جیسی بری عادت سے دور رہا کرتے تھے، ان کی کوشش ہوتی تھی کہ

نہ کسی مسلمان کی چغلی کریں اور نہ سنیں، سوچئے تو سہی! بظاہر آج چغلی کرنے اور سننے سے ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اِس حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام کی وجہ سے بیان کردہ عذابات مسلط کر دیئے گئے تو کیا بنے گا!! آیئے! چغلی سے بچنے والے مدنی انعام پر عمل کرنے، اس پر استقامت پانے اور دوسروں کو اس کی بھرپور ترغیب دلانے کی نیّت سے بزرگان دین کے چند اقول سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

چغل خور کی بات سنتے ہی رد کر دینا

حضرتِ سیّدُنا عبدالوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں چغل خور کی کسی بھی بات پر یقین نہیں کرتا، چاہے وہ زمانے کا معزّز شخص ہی کیوں نہ ہو، بلکہ میں اس کی بات سنتے ہی رد کر دیتا ہوں، اور اس کے بارے میں سوچنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتا، یہ اللہ پاک کا مجھ پر بہت بڑا انعام ہے۔ کیونکہ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو چغل خور کی بات سنتے ہی رد کر دیں، اکثر اوقات لوگ پہلے اس کی بات میں غور و فکر کرتے ہیں پھر اسکا رد کرتے ہیں۔[1]

چغل خور کی بات رد کرنے میں حکمت

حضرتِ سیّدُنا ابراھیم المتبولی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں چغل خور کی بات سنتے ہی رد کر دینے میں یہ حکمت ہے کے آپ اس شخص کی بدگمانی سے بچ جائیں گے جس کی اس نے چغلی کی ہے۔[2]

---

1 .....المنن الکبری، ۵۴۰۔

2 .....المنن الکبری، ۵۴۰۔

www.dawateislami.net

دیہاتی عورت کی نصیحت

امام اصمعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: بیٹا! عمل کی توفیق اللہ پاک کی طرف سے ہے اور میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ چغلی کرنے سے بچتے رہنا! کیونکہ یہ دو قبیلوں میں دشمنی ڈال دیتی اور دوستوں کو جدا کر دیتی ہے۔ لوگوں کے عیب کی ٹوہ میں رہنے سے بچو! کہ کہیں تم بھی عیب دار نہ ہو جاؤ۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چغلی کا فساد

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا علی الخواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: چغل خور ایک لمحے میں وہ فساد کر دیتا ہے جو جادوگر ایک سال میں بھی نہیں کر سکتا۔[2]

شیطان کا قاصد

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب کسی چغل خور کو دیکھتے تو فرماتے شیطان کے قاصد کیلئے کوئی خوش آمدید نہیں ہے۔[3]

چغل خوری کے نقصانات

مامونُ الرّشید کا قول ہے: چغل خوری دوستی کے قریب جائے تو اُسے ختم

---

1 .....بحر الدموع، ۱۸۲۔

2 .....المنن الکبری، ۵۴۰۔

3 .....المنن الکبری، ۵۴۰۔

www.dawateislami.net

کر دیتی، دشمنی کے پاس جائے تو اسے نیا کر دیتی، جبکہ جماعت کے قریب جائے تو اُسے منتشر کر دیتی ہے۔ جو شخص چغل خوری کے حوالے سے مشہور ہو اُس سے بچنا، دور رہنا اور اُس پر بھروسا نہ کرنا ضروری ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چغل خور کی چغلی کے باعث نہ جانے کتنے لوگوں کے خون بہتے، عزتیں پامال ہوتیں، دوستوں میں جُدائی واقع ہوتی اور رشتے داروں میں قطع تعلقی کی نوبت آتی ہے نیز اس کی وجہ سے کئی محبت کرنے والے الگ ہو جاتے ہیں اور میاں بیوی میں طلاق ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو زندگی نے مہلت دی ہو اُسے چاہیے کہ اللہ پاک سے ڈرے اور چغل خور کی باتوں پر کان نہ دھرے۔ چغل خوری کی مذمت پر چند حکایتیں بھی آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

دوسروں کی باتیں سن کر آگے بڑھانا

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حوّاریوں سے فرمایا: جب تمہارا کوئی ساتھی سویا ہوا ہو اور تم اُسے یوں دیکھو کہ ہَوا نے اُس کا کپڑا ہٹا دیا ہو تو تم کیا کرو گے؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اُسے ڈھانپ دیں گے اور اس پر پردہ ڈالیں گے۔ فرمایا: نہیں، بلکہ تم اُسے بے عزّت کر دو گے۔ اُنہوں نے عرض کیا: سُبْحٰنَ اللہ کون ایسا کرے گا؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: وہ یوں کہ تم میں سے ایک اپنے بھائی کے بارے میں کوئی بات سنتا ہے پھر اُس میں اِضافہ کر کے اُسے پھیلاتا

---

1 .....المستطرف، ۱/۱۵۲۔

www.dawateislami.net

ہے تو یہ اُس (کے جسم کو ننگا کرنے) سے بڑا گناہ ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! دوسروں کی باتیں سن کر آگے بڑھانا کتنا بڑا گناہ ہے، بد قسمتی سے آج ہمارا معاشرہ بہت تیزی کے ساتھ اس بری عادت میں مبتلا ہوتا جارہا ہے، ہم دوسروں کی ٹوہ میں رہنا پسند کرتے ہیں، ہمارے کان کسی نہ کسی کے متعلق کوئی "خاص خبر" حاصل کرنے کے لئے بے تاب رہتے ہیں، کاش! ہمیں عقل سلیم نصیب ہوجائے، ہماری توجہ کا مرکز اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح ہوجائے، اے کاش! ہم لوگوں کی چغل خوریاں کر کے ان کے معاملات میں دخل اندازی کرنے کی بجائے انہیں نیکی کی دعوت دے کر دین کی طرف لانے والے بن جائیں، آیئے! نیت کر لیتے ہیں:

ہم تو چغلی کریں نہ سنیں　　اِنْ شَآءَ اللّٰہ

محبتوں کے چور　　چغل خور چغل خور

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام زین العابدین اور چغل خور

ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا امام زینُ العابدین علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہما کے پاس آیا اور کسی کی چغلی کی، آپ نے اُس سے ارشاد فرمایا: مجھے اُس شخص کے پاس لے جاؤ! جب آپ اُس کے پاس پہنچے (جس کی چغلی کی گئی تھی) تو فرمایا: اے میرے بھائی! جو کچھ تم نے میرے متعلق کہا: اگر سچ ہے تو اللہ پاک میری بخشش فرمائے اور اگر تم نے

---

1 .....احیاء العلوم، ۲/۲۲۲۔

میرے بارے میں جھوٹی بات کہی تو اللہ پاک تمہاری بخشش فرمائے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے اِمام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا چغل خور کی بات پر رد عمل ملاحظہ فرمایا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہمارے سامنے اگر کوئی چغلی کرے تو اس کی بات کا یقین نہ کریں، ہم سب نے ایک دن مرنا ہے اور حساب کے لئے بارگاہ الٰہی میں پیش ہونا ہے، وہاں کوئی بات چھپی نہیں رہے گی، ہر چیز کا پورا پورا حساب ہو گا، تو پھر کیا ضرورت ہے کہ چغل خور کی بات پر اعتماد کر کے اپنے لئے بد گمانی، بغض و کینہ وغیرہ کا دروازہ کھولیں، آیئے! اسی ضمن میں ایک حکایت مزید سماعت فرمایئے! چنانچہ

دونوں طرف کی حق تلفی

ایک شخص نے عَمْرو بن عُبَیْد سے کہا کہ قبیلہ اُساوِرہ سے تعلُّق رکھنے والا ایک شخص اپنی گفتگو میں تمہاری برائیاں کرتا ہے۔ عمرو بن عبید نے کہا: تم نے اس کے ساتھ بیٹھنے کی رعایت نہیں کی کہ اُس کی بات ہم تک پہنچادی اور میرا حق بھی ادا نہ کیا کہ میرے بھائی کی طرف سے مجھ تک وہ بات پہنچادی جسے میں ناپسند کرتا ہوں، لیکن خیر! تم اُسے بتا دینا کہ موت ہم دونوں کو آئے گی، قبر نے ہم دونوں کو دبانا ہے اور قیامت میں ہم دونوں اکٹھے ہوں گے اور اللہ پاک ہمارے مابین فیصلہ فرمادے گا اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۴۵۔

2 .....احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۳/۱۹۵۔

www.dawateislami.net

عرش کے سائے میں کون ہو گا

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا تو اس کے مقام و مرتبہ پر بہت رشک آیا، فرمانے لگے: یقیناً یہ شخص اللہ پاک کے ہاں بزرگی والا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اُس کا نام جاننے کے لئے عرض کی تو اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں اِس کا عمل بتاتا ہوں (جس کے سبب اسے یہ مقام ملا ہے) میں نے اپنے بندوں کو اپنے فضل سے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ شخص اُن پر حسد نہیں کرتا تھا، چغلی نہیں کرتا تھا اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! چغلی سے بچنے والے خوش نصیب کو عرش کا سایہ نصیب ہو گیا، لہٰذا آیئے ہم سب بھی عرش کا سایہ پانے کے جذبے کے تحت چغلی سے بچنے کا عزمِ مُصَمَّم کرنے کے ساتھ ساتھ چغلی سے بچنے والے مَدَنی انعام پر عمل کرنے کی نیّت کرتے ہیں۔

سُنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت و چغلی　　تِری پسند کی باتیں فقط سُنا یارب[2]

چغل خور کی سزا

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیّبہ میں ایک شخص رہتا تھا جس کی بہن مدینہ کے مضافات میں رہتی تھی، وہ بیمار ہو گئی تو یہ شخص اُس کی

---

1 .....حلیۃ الاولیاء، ۴/۱۶۳، حدیث: ۵۱۲۱۔

2 .....وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص۷۸۔

تیمارداری میں لگا رہا، لیکن وہ مر گئی، اُس شخص نے تجہیز و تکفین کا انتظام کیا، جب اُسے دفن کر کے واپس آیا تو یاد آیا کہ وہ رقم کی ایک تھیلی قبر میں بھول آیا ہے۔ اُس نے اپنے ایک دوست سے مدد طلب کی، دونوں نے جا کر قبر کھود کر تھیلی نکال لی، اس کے بعد اپنے دوست سے بولا: ذرا ہٹنا! میں دیکھوں تو سہی، میری بہن کس حال میں ہے؟ اُس نے لحد میں جھانک کر دیکھا تو وہاں آگ بھڑک رہی تھی، وہ واپس چپ چاپ چلا آیا اور ماں سے پوچھا: میری بہن میں کیا کوئی خراب عادت تھی؟ ماں نے کہا: تیری بہن کی عادت تھی کہ وہ پڑوسیوں کے دروازوں سے کان لگا کر اُن کی باتیں سنتی تھی اور چغل خوری کیا کرتی تھی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو عبرت حاصل کرنی چاہئے، چغل خوری کے سبب اگر ہم عذاب قبر میں گرفتار ہو گئے تو ہمارا کیا بنے گا!! ابھی ہم زندہ ہیں لیکن نہ جانے کب موت ہمارے سامنے آ کھڑی ہو، لہٰذا جلد از جلد توبہ کر لیجئے! چغل خوری سے ہر ناطہ توڑ لیجئے! دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! مدنی انعامات کے عامل بن جایئے! اس کی برکت سے ہماری دنیا و آخرت دونوں بہتر ہو جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ یاد رہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد بلا اجازتِ شرعی قبر کھولنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[2] تفصیل جاننے کے لئے دار الافتا اَہلِ سُنّت سے رابطہ کیجئے!

---

1 .....مکاشفۃ القلوب، ۷۱۔

2 .....فتاوی رضویہ، ۹/۴۰۶۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چغل خور پر لعنت

ایک چغل خور نے وزیر اِسماعیل بن عَبّاد کو ایک رُقعہ بھیجا جس میں اُس نے یتیم کے مال کی اِطلاع دی تھی اور یتیم کے مال کے کثیر ہونے کے سبب اُسے لینے پر اُکسایا تھا۔ وزیر نے رُقعہ کی پُشت پر اِس کے جواب میں لکھا: چغل خوری بری چیز ہے، اگرچہ وہ بات درست ہی کیوں نہ ہو، اگر تو نے یہ رقعہ خیر خواہی کے ارادے سے بھیجا ہے تو اس میں تیرا نقصان نَفْع سے زیادہ ہے اور اِس بات سے اللہ پاک کی پناہ کہ ہم چھپی ہوئی چیز کی پردہ دری کو قبول کریں، اے ملعون! عیب لگانے سے بچ! بے شک اللہ پاک عالِمُ الغیب ہے، اللہ پاک یتیم کے حال کو درست کرے، اُس کے مال میں اِضافہ فرمائے اور چغل خور پر لعنت ہو۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یتیم کا مال ناحق طریقے سے کھانے والوں کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا“[2] (ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے)۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی نے کئی لوگوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۳/۱۹۵۔

2 .....پ۴، النساء: ۱۰۔

www.dawateislami.net

کر دیا ہے، اخلاقی برائیاں ہوں یا باطنی بیماریاں، مدنی ماحول سے وابستگی اور دعوت اسلامی کے مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کو اپنانے، مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کے بعد سب برائیاں رحمتِ الٰہی سے دور ہو جاتی ہیں اور انسان پکا مسلمان اور سچا عاشق رسول بن جاتا ہے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

مارشل آرٹ کا ماہر قافلہ ذمہ دار بن گیا

فیصل آباد میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل وہ بگڑے ہوئے کردار کے مالک تھے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی جیسے گناہ نوکِ زبان پر رہتے اور بدنگاہی کرنا روز کے معمولات میں شامل تھا۔ مارشل آرٹ سیکھا ہوا تھا جس کے بل بوتے پر لوگوں سے خواہ مخواہ جھگڑا مول لینا، ہر نئے فیشن کو اپنانا ان کا وتیرہ تھا۔ آہ! نمازوں سے اس قدر دوری تھی کہ یہ بھی معلوم نہ تھا کہ نماز کی کتنی رکعتیں ہوتی ہیں۔ آخر کار عصیاں کے دن ختم ہوئے، رحمت کا در کھلا اور ان کی قسمت چمک اُٹھی، ان کی ملاقات ایک دوست سے ہو گئی جو تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ تھے۔ دوست نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں مدنی قافلے میں سفر کرنے کی دعوت دی، یوں یہ ہاتھوں ہاتھ تین دن کے قافلے کے مسافر بن گئے۔ قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مقصدِ حیات سے آشنائی اور گناہوں پر ندامت ہونے لگی، آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا، قلبی کیفیت ایسی بدلی کہ جب بھی بیان سنتے آنکھوں سے سَیلِ اَشک رواں ہو جاتے، قافلے کی واپسی کے وقت بھی ان پر رِقّت

طاری تھی۔ چند دنوں بعد انہیں امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زیارت نصیب ہوگئی، جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے ایک ولی کامل کے دیدار کا شربت پیا تو ہاتھوں ہاتھ مرید ہو کر عطاری ہوگئے۔ تمام گناہوں سے توبہ کرلی اور دعوتِ اسلامی کے ماحول میں زندگی گزارنے لگے۔ یہ بیان دیتے وقت ڈویژن سطح پر مدنی قافلہ ذِمَّہ دار کی حیثیت سے دین کے کاموں کی دھومیں مچانے میں مصروف ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیان کا خلاصہ سماعت کرتے ہیں: ❁... کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی کہلاتا ہے ❁... چغل خوری میاں بیوی میں جدائی کا سبب بنتی ہے ❁... قراٰن مجید اور احادیثِ طیبّہ میں چغل خوری کی مذمت بیان کی گئی ہے ❁... چغل خور کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی ❁... چغل خوری برے لوگوں کی علامت ہے ❁... چغل خوری کرنے والے اور دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اللہ پاک کے نزدیک سب سے بدتر لوگ ہیں ❁... چغل خوری اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی عادتیں عذاب قبر میں مبتلا کرنے کا ذریعہ ہیں ❁... چغل خور کی بات پر دھیان نہیں رکھنا چاہئے ❁... چغل خور قیامت کے دن کتے کی شکل میں ہوں گے ❁... چغل خور شیطان کا قاصد ہوتا ہے ❁... چغل خور محبتوں کا چور ہوتا ہے۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو چغل خوری سے بچنے اور اِس پر استقامت پانے کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(12)درس فیضان سنت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سیّدنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سردار انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے پاس

---

1 ..... فیضانِ رمضان، ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

تشریف لائے، چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے صحابہ کو خوش خبری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ابھی میرے پاس جبریل امین نے آکر عرض کی ہے: یا رسولَ اللہ! جو امتی آپ پر درود بھیجے گا اللہ پاک اس پر رحمت بھیجے گا اور جو امتی آپ پر سلام بھیجے گا اللہ پاک اس پر سلام بھیجے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

ایک اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁... نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁... ٹیک لگا کر بیٹھنے کی بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... ”صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب“ ”اُذْکُرُوا اللّٰہ“ ”تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ“ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے

---

1 .....القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ، ص ۲۳۸۔

2 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پچاس (50) سال تک درس دیتے رہے

چوتھی صدی ہجری کے عظیم بزرگ حضرتِ سیّدنا ابو یعقوب یوسف بن حسین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لوگوں کو درس دیا کرتے تھے، شروع میں کافی لوگ درس میں بیٹھا کرتے تھے مگر آہستہ آہستہ کم ہوتے گئے اور ایک وقت وہ بھی آیا کہ ایک بندہ بھی درس سننے کے لئے نہیں بیٹھتا تھا۔ لیکن قربان جایئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی استقامت پر کہ اکیلے ہی درس شروع کر دیتے تھے، کیوں کہ آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت سیّدنا ذو النُّون مِصْری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے عَہْد کیا تھا کہ صرف رِضائے اِلٰہی کے لئے لوگوں کو نصیحت کریں گے۔ ایک دن دل میں خیال آیا کہ لوگ تو درس میں آتے نہیں، کیوں نہ درس دینا چھوڑ دوں، یہ خیال آنا تھا کہ گلی سے ایک بوڑھی عورت نے آواز دے کر کہا: آپ اپنے پیر و مرشد کی نصیحت بھول گئے! آپ نے عہد کیا تھا کہ مخلوق کو نصیحت محض رِضائے اِلٰہی کے لئے کریں گے، کوئی آئے یا نہ آئے، آپ وعظ کرتے جایئے۔ یہ سننا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے درس چھوڑنے کا خیال دل سے نکال دیا اور درس دینے کا سلسلہ جاری رکھا، کہا جاتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پچاس سال تک مختلف شہروں، گاؤں، جنگلوں اور صحراؤں میں درس دیتے رہے۔[1]

---

1 ..... خزینۃ الاصفیاء (مترجم)، ص ۹۳ مفہوماً۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرتِ سیّدنا ابو یعقوب یوسف بن حسین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ درس دینے کے کس قدر شیدائی تھے، صحرا ہوں یا جنگل، شہر ہو یا گاؤں، آپ ہر جگہ درس دیتے رہے اور مخلوقِ خدا کو سیدھے راستے پر لانے کی تدبیر کرتے رہے۔ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے تو کیا کہنے! ایک حدیث مبارکہ سماعت کیجئے! چنانچہ

سُرخ اُونٹوں سے بہتر

مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر اللہ کریم تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔[1]

حضرتِ علّامہ یحییٰ بن شَرَف نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیث کی شَرح میں لکھتے ہیں: سُرخ اونٹ اہلِ عَرَب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اِس لئے ضَربُ المثل (یعنی کہاوت) کے طور پر سُرخ اُونٹوں کا ذِکر کیا گیا۔ اُخْرَوی اُمور کو دُنیوی چیزوں سے تَشْبِیْہ دینا صِرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخِرت کا ایک ذرّہ بھی دُنیا اور اِس جیسی جتنی دنیائیں تصوُّر کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن... الخ، ص ۱۰۰۷، حدیث: ۶۲۲۳۔

2 .....شرح مسلم للنووی، ۱۵/۱۷۸۔

www.dawateislami.net

درس دینے کی مختلف صورتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً درس نیکی کی دعوت دینے اور حدیث مبارکہ میں بیان کردہ فضیلت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگان دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم مختلف مقامات پر درس دیتے بلکہ درس دینے کے لئے سفر تک فرمالیا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخ طریقت، امیر اَہلِ سنّت، بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جہاں اپنے سنتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی مذاکروں کے ذریعے لاکھوں افراد کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کیا ہے وہاں اپنی تحریروں کے ذریعے بھی امت مسلمہ کی اصلاح کا سامان کیا ہے، آپ کی بین الاقوامی شہرت یافتہ تصنیف **"فیضان سنت"** اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی وہ سنتوں بھری کتاب ہے جس کے ذریعے اب تک لاکھوں لوگ راہ راست پر گامزن ہو چکے ہیں۔ دعوت اسلامی کے خدمت دین کے 103 سے زائد شعبوں میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی درس"** بھی ہے۔ اس شعبے کے تحت دنیا بھر میں مختلف مسجدوں، گھروں، محلوں، بازاروں اور فیکٹریوں وغیرہ میں روزانہ کی بنیاد پر **"درس فیضان سنت"** کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں کثیر عاشقان رسول شرکت فرماتے ہیں۔

امیر اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پر فتن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے آسان طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ

بنام مدنی انعامات بصورت سوالات عطا فرمایا ہے۔ اس میں **"درس فیضان سنت"** والا مدنی انعام بھی ہے۔ چنانچہ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات کے رسالے میں مدنی انعام نمبر 12 پر ہے: **"کیا آج آپ نے فیضانِ سنّت سے دو درس (مسجد، گھر، دکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیئے یا سنے؟ (دو میں سے گھر کا ایک درس ضروری ہے)"**

اِس مَدَنی انعام کے مطابق درس دینے کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں:۔ (1) مسجد میں درس دینا (2) گھر میں درس دینا (3) کسی دکان، بازار یا دوسرے لفظوں میں چوک وغیرہ پر درس دینا۔ آیئے! ان میں سے ہر ایک کے متعلق باری باری سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

(1) مسجد میں درس دینا

اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىٕكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ۔ (پ۱۰، التوبۃ:۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

حضرت علاّمہ نظامُ الدّین حسن بن محمد نیشاپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیر نیشاپوری میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مساجد کی تعظیم میں چند چیزیں شامل ہیں: درس

دینا، جھاڑو دینا، مساجد کو صاف ستھرا رکھنا اور چراغوں سے روشن کرنا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! مسجد میں درس دینا مسجد کی تعظیم کی ایک صورت ہے اور مسجد کی تعظیم کرنے والوں کے لئے ہدایت کی بشارت ہے۔ معلوم ہوا کہ مسجد میں درس دینے سے ہدایت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ایک حدیث اور ایک روایت بھی سماعت کر لیجئے۔ چنانچہ

مسجد میں حلقہ لگانے والوں کی شان

حضرتِ سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیّدنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسجد میں لگے ہوئے ایک حلقے میں تشریف لے گئے تو ان سے پوچھا: یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: ذِکْرُ اللہ کرنے، فرمایا: تم لوگ قسم کھاتے ہو کہ اس ذِکْرُ اللہ ہی نے تمہیں یہاں بٹھایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہمیں ذِکْرُ اللہ ہی نے یہاں بٹھایا ہے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ایک بار حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: ہم یہاں بیٹھ کر اللہ پاک کا ذکر اور اس کا شکر کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں دین اسلام کا راستہ دکھایا اور آپ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس بات پر قسم کھاتے ہو کہ تم یہاں اسی لئے بیٹھے ہو؟

---

1 .....غرائب القرآن و رغائب الفرقان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ، ۳، ۱۸/ ۴۴۳۔

www.dawateislami.net

عرض کی: اللہ پاک کی قسم! ہم یہاں اسی لئے بیٹھے ہیں، یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے پاس ابھی جبریل آئے تھے، انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرمارہا ہے۔[1]

شِفا شریف کا درس

چودھویں صدی کے بزرگ حضرت سیّدنا محمد صالح بن احمد شافعی دمشقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ دمشق کی جامع مسجد اُمَوِی میں حضرت سیّدنا قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب "اَلشِّفَاء" کا درس دیا کرتے تھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! مسجد میں ذکر خدا اور ذکر مصطفےٰ کرنے والوں پر اللہ پاک فخر فرماتا ہے۔ یقیناً یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ اگر ہم بھی یہ اعزاز حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں مساجد میں لگنے والے درس فیضان سنت کے حلقوں میں شرکت کرنا ہوگی، کیونکہ فیضان سنت میں ذکر خدا بھی ہے اور ذکر مصطفےٰ بھی، حمد الٰہی بھی ہے اور نعت رسول بھی۔ اس لئے اگر ہم دو درس والے مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہوئے مسجد میں لگنے والے درس کے حلقوں میں شرکت کو اپنا معمول بنالیں تو رحمت الٰہی سے قوی امید ہے کہ ہمارا شمار بھی ان خوش نصیبوں میں ہوجائے گا جن پر باری تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔

---

1 .....مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/۱۴، حدیث: ۱۶۸۳۵۔

2 .....الاعلام، ۶/۱۶۵۔

آیئے! اب کچھ گھر درس کے حوالے سے سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

(2) گھر میں درس دینا

اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم: ۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

یعنی اے ایمان والو! اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری اختیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر، اپنے گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کرکے اور انہیں علم و ادب سکھا کر اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ یہاں آدمی سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مراد ہیں اور معنی یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید حرارت والی ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ اس طرح نہیں جلتی بلکہ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے۔[1]

اَہلِ خانہ کی تربیت بھی لازم ہے

اِس آیت کے تحت تفسیر **"صراط الجنان"** میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاں مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے وہیں اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و

---

1 ..... تفسیر خازن، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۲۸۷۔ تفسیر مدارک، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۶، ص۱۲۵۸ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

تربیت کرنا بھی اس پر لازم ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ یہ بھی جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ ترغیب کے لئے یہاں اہلِ خانہ کی اسلامی تربیت کرنے اور ان سے احکامِ شرعیہ پر عمل کروانے سے متعلق 3 اَحادیث ملاحظہ ہوں:

(1) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، چنانچہ حاکم نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہلِ خانہ پر نگہبان ہے، اس سے اس کے اہلِ خانہ کے بارے سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، خادم اپنے مالک کے مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا، آدمی اپنے والد کے مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، الغرض تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہو گا۔[1]

(2) حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان

---

1 .....بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، ۱/۳۰۹، حدیث: ۸۹۳۔

www.dawateislami.net

کے بستر الگ کر دو۔[1]

(3)حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو رات میں اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی (نماز کے لئے) جگائے، اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ پاک اُس عورت پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھے پھر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔[2]

پانی کے چھینٹے مارنے کی اجازت اُس صورت میں ہے جب جگانے کے لئے بھی ایسا کرنے میں خوش طبعی کی صورت ہو یا دوسرے نے ایسا کرنے کا کہا ہو۔[3] اللہ پاک ہمیں اپنے اہلِ خانہ کی صحیح اسلامی تعلیم و تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک گھر کا سربراہ، نیک گھر والے

حضرت سیِّدُنا قاسم بن راشد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا زَمْعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے اہل و عیال سمیت ہمارے پاس مقامِ مُحَصَّب میں تشریف لائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رات دیر تک نماز پڑھتے، سحری کے وقت بلند آواز سے پکارتے: اے سونے والو! کیا رات بھر سوئے رہو گے؟ اٹھو گے نہیں؟ یہ سن کر

---

1 .....ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام، ۱/۲۰۸، حدیث: ۴۹۵۔

2 .....ابو داؤد، کتاب التطوّع، باب قیام اللیل، ۲/۴۸، حدیث: ۱۳۰۸۔

3 .....صراط الجنان، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۶، ۱۰/۲۲۱۔

www.dawateislami.net

گھر والے جلدی جلدی اٹھ جاتے اور کہیں سے رونے کی آواز آتی تو کوئی دعا مانگ رہا ہوتا اور کوئی قرآن پاک پڑھ رہا ہوتا تو کوئی وضو کر رہا ہوتا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کاش! ہم اس فرمانِ خداوندی اور ان ارشاداتِ نبوی کی روشنی میں اپنی آل اولاد اور دیگر گھر والوں کی دینی تربیت کی طرف توجہ دیں، ان کو سچا پکا مسلمان بنانے کی فکر کریں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ معاشرے کی بد حالی کا سیلاب ہمارے گھر کا بھی رُخ کر لے اور ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے۔ لہٰذا اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لئے ہمیں ''درس فیضان سنت'' کا سہارا لینا ہو گا، کوئی بھی صورت بنائیے اور گھر میں درس شروع کروائیے، کوئی وقت مقرر کر لیجئے! مثلاً دوپہر یا رات کے کھانے کے وقت پہلے درس دیا جائے اور اس کے بعد کھانا کھالیا جائے، یا اگر عصر کی نماز کے بعد چائے وغیرہ کا سلسلہ ہو تو پہلے درس ہو جائے پھر چائے وغیرہ کی ترکیب بنالی جائے۔ الغرض! اس سلسلے میں جذبہ ہماری بھرپور راہنمائی کرے گا۔ اگر فکر آخرت ہو گی اور قیامت کے دن جوابدہی کا تصور ذہن میں رہے گا تو منزل خود بخود آسان ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ یاد رہے! گھر درس میں بھی شرعی پابندیوں کا لحاظ کرتے ہوئے نامحرموں کا اجتماعی درس کرنے کی اجازت نہیں ہو گی، اس سے بچے کے لئے ایک سے زائد درس کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے۔

گھر درس کے فوائد

اَمیر اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک مدنی مذاکرے میں فرماتے ہیں: گھر درس

---

1 .....احیاء العلوم، ۵/۱۴۷۔

www.dawateislami.net

کا مجھے بڑا احساس ہے، گھر درس اگر گھر گھر شروع ہو جائے تو گھروں میں اچھا ماحول بن جائے گا۔ ہم دنیا بھر کو تو نیکی کی دعوت دیتے ہیں ان کو سنتیں سکھاتے ہیں قرآنِ پاک سکھاتے ہیں، مگر ہمارے گھر والوں کے مخارج غلط ہوتے ہیں، انہیں یا تو نماز کی توفیق نہیں ملتی، اگر پڑھتے ہیں تو غلط پڑھتے ہیں، اِسی طرح شرعی احکامات سے گھر والے نابلد ہوتے ہیں، یہ ہماری بہت بڑی کمزوری ہے۔ زہے نصیب! ہم گھر درس دیں، گھر میں سنتیں نافذ کریں، اس سے ان کے ذہن بنیں گے، دعوتِ اسلامی کا کام بڑھے گا، آپ کو قافلے میں سفر کی اجازت نہیں ملتی تھی تو ملنی شروع ہو جائے گی، سنتوں کے کام میں آپ کو مزید رعایتیں ملیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) چوک درس دینا

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے بنام **"چوک درس"** کے صفحہ نمبر 13 پر ہے: مسجد اور گھر کے علاوہ جس بھی مقام (چوک، بازار، اسکول، کالج، ادارے وغیرہ) پر جو درس دیا جاتا ہے اسے دعوت اسلامی کی اصطلاح میں **"چوک درس"** کہتے ہیں۔ جس کا مقصد ایسے افراد تک نیکی کی دعوت پہنچانا ہے جو مساجد میں نہیں آتے تاکہ وہ بھی مسجد میں آنے والے اور باجماعت نماز پڑھنے والے بن جائیں اور دعوت اسلامی کا مدنی پیغام قبول کر کے راہ سنت پر گامزن ہو جائیں۔ چوک درس کی ترغیب دلاتے ہوئے شیخ طریقت، امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

---

1 ..... مدنی مذاکرہ نمبر ۲۲۰۔

فرماتے ہیں: چوک درس دیں کہ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ جو لوگ مسجد میں نہیں آتے وہ بھی نماز پڑھنے آئیں گے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک وقت تھا جب لوگوں میں علم دین سیکھنے کا بے حد جذبہ ہوا کرتا تھا نیز مساجد میں نمازیوں کی حالت بھی دیدنی ہوتی تھی، مگر افسوس! آج ہماری اکثریت میں نہ علم دین کا شوق ہے اور نہ ہی نماز کا ذوق، یہی وجہ ہے کہ مساجد و مدارس کی ویرانی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر ضرورت تھی کہ کوئی ایسا طریقہ اپنایا جائے جس سے مسلمان نماز اور علم دین کے حلقوں میں شرکت کے لئے مساجد کا رخ کریں۔ اس عظیم مقصد کے تحت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مسجد بھرو تحریک دعوت اسلامی نے چوک درس کی صورت اختیار کی اور نتیجۃً سینکڑوں مقامات پر چوک درس کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ فَالْحَمْدُ للہ عَلٰی ذٰلِكَ۔

چوک درس کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چوک درس جہاں (1) نیکی کی دعوت دینے کا ذریعہ ہے وہاں (2) ذِکْرُ اللہ کی ایک صورت بھی ہے۔ چنانچہ شیخ طریقت، امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ روزانہ کم سے کم 12 منٹ بازار میں درس دیں، جتنی دیر تک درس دیں گے اِنْ شَآءَ اللہ اتنی دیر کے لئے دیگر فضائل کے علاوہ اسے بازار میں ذِکْرُ اللہ کرنے کا ثواب بھی حاصل ہو گا۔[2]

---

1 ..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۲۰ شوال المکرم، ۱۶ اگست ۲۰۱۵۔

2 ..... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۳۶۔

www.dawateislami.net

چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے: بازار میں ذِکْرُ اللہ کرنے والے کے لئے ہر بال کے بدلے قیامت میں نور ہو گا۔[1]

اسی طرح چوک درس (3) سلام کی سنت کو عام کرنے کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرتِ سیّدنا طفیل بن اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس جاتے تو وہ ان کو ساتھ لے کر بازار کی طرف چل پڑتے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جس رَدّی فروش، دکاندار یا مسکین کے پاس سے گزرتے تو اس کو سلام کہتے۔ حضرتِ سیّدنا طفیل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں: ایک دن میں ان کے پاس گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مجھے بازار چلنے کو کہا، میں نے عرض کی: بازار جا کر کیا کریں گے؟ وہاں آپ نہ تو خریداری کے لئے رکتے ہیں نہ سامان کے متعلق پوچھتے ہیں نہ بھاؤ کرتے ہیں اور نہ ہی بازار کی مجلس میں بیٹھتے ہیں، میری تو گزارش یہ ہے کہ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں، ہم باتیں کریں گے۔ فرمایا: ہم صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں اور جس سے ملتے ہیں اُس کو سلام کہتے ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وفات سے قبل توبہ نصیب ہو گئی

کراچی کے مقیم ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ان کے علاقے میں مسجد کے باہر عشا کی نماز کے بعد چوک درس ہوتا تھا جس میں بَہُت سے اسلامی

---

1 .....شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/ ۴۱۲، حدیث: ۵۶۷ ملتقطاً۔

2 .....موطا امام مالک، کتاب السلام، باب جامع السلام، ص ۵۰۷، حدیث: ۱۸۴۴۔

بھائی شرکت کرتے تھے، ایک دن حسبِ معمول بعدِ عشا چوک درس کے لئے اسلامی بھائی تشریف لائے تو قرب وجوار میں موجود لوگوں کو درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، اَلْحَمْدُلِلّٰہ ''راجو بھائی'' دعوت قبول کرتے ہوئے درسِ فیضانِ سنّت میں شریک ہوگئے۔ درس کے بعد مبلغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل شرکائے درس کو سابقہ گناہوں سے توبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضرین کی مغفرت کے لئے بھی دُعا مانگی جس پر سب نے بآوازِ بلند آمین کہا۔ دُعا کے آخر پر شرکائے درس نے بلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائے اور بلند آواز سے کلمۂ طیّبہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' پڑھا اور بے اختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے لپک کر جونہی اُٹھایا تو اُن کی رُوح قفسِ عُنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے دعوت اسلامی کا فیضان! چوک درس کی بدولت موت سے قبل علم دین کی مجلس اور توبہ نصیب ہوگئی۔ یقیناً اگر ہم بھی درس والے مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہوئے روزانہ دو مدنی درس کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں چاہے مسجد میں ہو گھر میں ہو یا کسی چوک پر ہو تو ہمیں بھی دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ روزانہ دو درس دینے والوں کو دعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں: یارَبِّ مُصْطَفٰے! جو کوئی روزانہ فیضانِ سنّت کے دو درس دیا یا سنا کرے اُسے

ایمان پر استقامت، سَکَرات میں سرورِ کِشورِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت، کلمہ پڑھ کر ایمان پر دنیا سے رِخلَت، قبر و حشر میں راحت اور اپنی رحمت سے بے حساب مغفرت سے نواز کر جنّتُ الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عِنایت فرما۔

مجھے درس فیضانِ سنّت کی توفیق
ملے دن میں دو مرتبہ یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیر عالم درس دے سکتا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہاں درس میں شرکت کرنا بلاشبہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کا بہترین ذریعہ ہے وہاں درس دینا بھی عظیم ثواب حاصل کرنے کی ایک صورت ہے۔ اگر آپ خود پڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو پڑھ کر سنا بھی سکتے ہیں۔ شاید آپ سوچیں کہ میں تو عالم نہیں ہوں، میں کیسے درس دے سکتا ہوں؟ تو یاد رکھئے! غیر عالم کے درس دینے کی بھی صورت موجود ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمام اَہلِ سنّت، الشاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جاہل (یعنی غیر عالم) اُردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں کہ اس وقت وہ جاہل (یعنی غیر عالم) سفیر محض (یعنی محض پہنچانے والا) ہے۔ اور حقیقۃً وعظ اس عالم کا ہے جس کی کتاب پڑھی جائے۔[1]

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۴۰۹۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر کوئی غیر عالم صحیح اردو تلفظ جانتا ہو اور فیضان سنت کو دیکھ کر پڑھ کر سنائے اور اپنی طرف سے کچھ نہ ملائے تو بے شک اس کا درس دینا نہ صرف درست بلکہ کئی سالوں کی عبادت کا ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہو گا۔ چنانچہ

ایک کلمہ اور ایک سال کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: یا اللہ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جَزا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر ہر کلمہ کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اگر ہم کسی کو بھلائی کی ایک بات بتائیں گے تو ہمیں ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا تو غور فرمایئے کہ جب آپ روزانہ دو درس والے مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہوئے **"فیضانِ سنّت"** سے دَرس دیں گے اور فرض کریں آپ نے دو صَفحات پڑھ کر سنائے اور ان میں اگر بیس باتیں نیکی و بھلائی کی بیان ہوئیں تو درس سننے والا ان پر عمل کرے یا نہ کرے آپ کے نامۂ اعمال میں اِنْ شَآءَ اللہ بیس سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائیگا۔ اور اگر آپ سے سُن کر اس نے عمل کرنا شروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتا رہے گا آپ کو بھی برابر اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اس نے کسی اور تک آپ سے سُنی ہوئی کوئی سنّت پہنچائی تو اس کا ثواب اس پہنچانے والے کو بھی

---

1 .....مکاشفۃ القلوب، ص۴۸۔

www.dawateislami.net

ملے گا اور آپ کو بھی۔ اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ امیر اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یا اللہ! جو روزانہ دو درس دیں یا سنیں وہ مرنے سے پہلے مدینہ دیکھیں۔

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت
میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیضان سنت کی مقبولیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! فیضان سنت دنیا بھر کی مقبول ترین کتابوں میں سے ایک ہے۔ اس کتاب کو پڑھ سن کر اب تک لاکھوں افراد کو توبہ کی توفیق نصیب ہو چکی ہے اور اس کی وجہ سے اسلام لانے والوں کی بہاریں بھی موجود ہیں۔ فیضان سنت کا پہلا ایڈیشن 25 صفر المظفر 1409 ہجری مطابق 1988 عیسوی میں شائع ہوا۔ فیضان سنت کا عربی، انگریزی، ہندی، گجراتی، سندھی، بنگالی وغیرہ بڑی زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ ستمبر 2006 تک اس کے درجنوں ایڈیشن لاکھوں کی تعداد میں چھپے، لیکن اس کا جدید ایڈیشن (جلد اول) تخریج کے ساتھ پہلی بار رمضان المبارک 1427 ہجری مطابق اکتوبر 2006 کو چھپا، جو صفر المظفر 1439 ہجری مطابق نومبر 2017 تک 2 لاکھ 78 ہزار کی تعداد میں چھپ چکا ہے۔ یعنی فیضان سنت اوسطاً روزانہ 69 ماہانہ 2074 جبکہ سالانہ 24895 کی تعداد میں چھپی۔ جو یقیناً اس کی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اسی طرح فیضان سنت جلد دوم کے دو ابواب غیبت کی

تباہ کاریاں اور نیکی کی دعوت بھی خاصی مقبولیت اور پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ دنیا بھر میں کھپت پوری کرنے کے لئے تقریباً سارا سال ہی فیضان سنت کی چھپائی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جیّد علمائے کرام رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِم نے فیضان سنت پر تقریظ بھی تحریر فرمائیں اور تأثرات بھی عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! مختصراً سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

فیضان سنت کے متعلق علما کے تأثرات

(1) خواجۂ علم و فن، استاذالعلماء والمشائخ، جامع معقول و منقول حضرت علامہ مولانا خواجہ مظفر حسین صاحب رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دعوت اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے نگران نے جب فیضان سنت جلد اول (1427ھ) کا جدید ایڈیشن بغرض مطالعہ و تقریظ حاضر کیا تو میرے دل کی کلیاں کھل اٹھیں اور قلم برداشتہ یہ تحریر حاضر کی۔ زبان و بیان کی روانی اور طرز تحریر کی شیرینی کے ساتھ جب یہ کتاب سامنے آئی تو لوگ اسے برستی آنکھوں اور ترستے دلوں کے ساتھ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے لگے۔ بندۂ ناچیز خود بھی اس کتاب سے اتنا متأثر ہوا کہ جب اس کا پہلا ایڈیشن مجھے ملا تو باوضو بھیگی آنکھوں سے رحل پر رکھ کر پڑھتا رہا اور بار بار پڑھتا رہا۔ نیز اس کتاب کی ایک خاص اور اچھوتی خوبی یہ ہے کہ اس میں جگہ بجگہ تبلیغ قرآن سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے قافلوں کی ایمان افروز بہاریں اپنی خوشبوئیں لٹا رہی ہیں۔ میری معلومات کے مطابق کثیر الاشاعت ہونے کے اعتبار سے یہ پہلی اردو کتاب ہے جو پاکستان میں چھپی اور

پھر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے کئی ممالک میں پہنچ گئی۔ میری اپیل ہے کہ لوگ اسے خرید کر اپنے گھر کے ہر طاق پر سجائے رکھیں تاکہ جہاں سے جی چاہے اسے حاصل کر کے پڑھتے رہیں۔ دوستوں کو بطور تحفہ خرید کر پیش کریں۔ بہن، بیٹی کی شادی کے موقع پر بطور جہیز اس کتاب کو عنایت کریں۔ بالخصوص اہل ثروت اس کتاب کو خرید کر مساجد ،مدارس اور خانقاہوں میں وقف کریں۔ تمام مبلغین ومبلغات دعوت اسلامی اور عوام وخواص بھی اس کا درس گھر گھر ،مسجد مسجد ،دکان دکان، کارخانوں ،بازاروں اور چوکوں پر جاری کریں۔

(2)شرف ملت حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوت اسلامی کے مبلغین کی مساعیٔ جمیلہ سے لاکھوں افراد نہ صرف نمازی بن گئے ہیں بلکہ سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل پیرا ہوگئے ہیں، اس کامیابی میں جہاں حضرت امیر دعوت اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شب وروز کوششوں اور ان کے بیانات کا دخل ہے وہاں فیضان سنت کا بھی بڑا عمل دخل ہے، فیضان سنت فقیر کے اندازے کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب ہے۔ اس کی زبان عام فہم اوانداز ناصحانہ اور مبلغانہ ہے۔

(3) محسن دعوت اسلامی، شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسمٰعیل قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: حضرت نے اس کتاب میں وہ پیش

قیمت مواد جمع کیا ہے جو سینکڑوں کتابوں کے مطالعے کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے، یہ کتاب بیک وقت مسائل شرعیہ کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ تصوف وحکمت کے لئے بھی مفید ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ درجنوں موضوعات پر پیش کردہ آیات قرانی، احادیث نبوی واقوال اکابرین کے ساتھ ساتھ دلچسپ حکایات نے اس کتاب کے حسن میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ احادیث وروایات اور فقہی مسائل کے حوالہ جات کی تخریج نے اس کتاب کو علما کے لئے بھی مفید تر بنادیا ہے۔ اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ حضرت نے متعدد مقامات پر اکابرین اہل سنت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِم کا ذکر خیر بھی کیا ہے، جس سے ان کی اپنے علماء اکابرین سے والہانہ محبت ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ پاک اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے سرفراز فرمائے اور ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنے اور حَتَّی الْوُسْع اس سے درس دینے کی توفیق دے۔

(4) شارِحِ بخاری حضرت علّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے شہزادے حضرت علّامہ مولانا محمد محبّ الحق امجدی فرماتے ہیں: (ایک مرتبہ) والدِ گرامی کو لمبو سفر سے واپس آئے تو کسی عقیدت مند نے انہیں فیضان سنت تحفہ میں پیش کی تھی۔ جب غریب خانہ پر تشریف لائے تو فیضان سنت بھی ان کے پاس تھی۔ میں نے پہلی فرصت میں اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ جوں جوں مطالعہ کرتا گیا دل میں یہ بات اترتی گئی کہ یہ یقیناً مقبول بارگاہ کتاب ہے اور یقیناً اسے سچے عاشق رسول نے لکھا ہے۔ احقر نے فیصلہ کیا کہ اس کتاب کو تنہا نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ مسجد میں رکھ دیں اور امام صاحب سے گزارش کریں کہ آپ بعد نماز عصر اس کو پڑھیں (درس دیں) تاکہ

سب لوگ فائدہ اٹھائیں۔

ہے تجھ سے دعا ربِّ رَحمت، مقبول ہو فیضانِ سنّت
گھر گھر مسجد مسجد پڑھ کر اسلامی بھائی سناتا رہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک بہت پیاری بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

غوث اعظم کے ہاتھ میں فیضان سنت

ضلع رحیم یار خان (پنجاب پاکستان) کے ایک عالِم صاحب کی حلفیہ تحریر کا لُبِّ لُباب ہے کہ یہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کو پسند کرتے تھے مگر ذہن میں چند وَسوسے تھے مَثَلاً: (1) دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغِین فیضانِ سنّت سے ہی کیوں دَرس دیتے ہیں؟ (2) امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا "اجتماعی بیعت" کرانا سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ (3) امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی موجودگی میں بیعت کا اعلان و ترغیب کیوں دی جاتی ہے؟ (4) عمامہ شریف سبز رنگ کا ہی کیوں؟ ایک رات جب یہ سوئے تو خواب دیکھا کہ ایک بس کھڑی ہے جس میں سبز عمامے والے سُوار ہیں۔ ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے انہیں بغداد شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ یہ بھی بس میں سُوار ہوگئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے بغداد شریف آگیا اور سب غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مزارِ پُر انوار کے سامنے جا پہنچے۔ قریب ہی ایک وسیع میدان میں بہت بڑا اجتماع جاری تھا۔ ہر طرف سبز عماموں کی بہار تھی۔ یہ بھی اجتماع گاہ میں جا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ روضۂ پاک کے

ساتھ تین منبر رکھے ہیں۔ ایک پر غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جلوہ فرماہیں اور دوسرے پر امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور ان کے برابر والے منبر پر جو شخصیت جلوہ فرما تھیں یہ انہیں پہچان نہ سکے۔ حیرت انگیز طور پَر ان کی تَشَفّی کا سامان یوں ہوا کہ تینوں بزرگوں کے سروں پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجا ہوا تھا اور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دستِ مبارک میں فیضان سنّت تھی اور آپ بیان فرمارہے تھے۔ بیان کے اختتام پر اجتماعی بیعت کیلئے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی موجودَگی میں ترغیب پَر مبنی اعلان ہوا۔ پھر حضورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک ''سنہری رَسّی'' پھینکی جو حَدِّ نگاہ تک جا پہنچی، اُس رَسی کو تمام شرکا سمیت انہوں نے بھی تھام رکھا تھا۔ جن الفاظ کے ساتھ امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بیعت کے کلمات ادا فرماتے ہیں کم و بیش انہی الفاظ کے ساتھ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بیعت کروائی، جب ان کی آنکھ کھلی اس وقت اذانِ فجر ہو رہی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تمام وَسوسوں کی کاٹ ہو گئی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیت کر لیجئے کہ روزانہ دو درس والے مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہوئے مسجد میں یا چوک پر نیز اپنے گھر میں بھی درس فیضان سنت کی ترکیب بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ آیئے! بیان کا خلاصہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

❁ درس نیکی کی دعوت کا بہترین ذریعہ ہے ❁ مسجد میں درس دینا مسجد کی تعظیم کی ایک صورت ہے ❁ مسجد میں ذکر کے حلقے لگانے والوں پر اللہ پاک فخر فرماتا ہے ❁ اپنی اصلاح کے ساتھ اہل خانہ کی اصلاح کرنا بھی ضروری ہے ❁ گھر درس گھر میں مدنی ماحول بنانے کا بہترین ذریعہ ہے ❁ بازار میں ذکر کرنے والے کا ہر بال قیامت میں نور ہو گا ❁ چوک درس سلام عام کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(13) فیضانِ شکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ''اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللّٰہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔''[1]

درود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرّحمٰن بن احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ''حَمَّام'' میں گیا تو گر گیا، درد کی وجہ سے ہاتھ سُوج گیا، رات کو اِسی تکلیف میں ہی (درود پاک پڑھتے

1 .....فیضانِ رمضان، ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

پڑھتے) سو گیا، خواب میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت سے مُشَرَّف ہوا، میں نے التجا کرتے ہوئے کہا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! (حالتِ تکلیف میں) تیرے درود (پڑھنے) نے مجھے بے چین کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے دَرْد اور سوجن کا نام و نشان تک نہ تھا۔[1]

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دعا درود و سلام
کہ دفع کرتا ہے ہر اک بلا درود و سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

ایک اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁...ضَرورَ تاً سِمَٹ

---

1 .....القول البدیع، ص۳۲۸ ملتقطاً۔

2 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... ''صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب'' ''اُذْکُرُوا اللّٰہ'' ''تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ'' وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روئے زمین کا سب سے بڑا عابد

حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: میں رُوئے زمین کے سب سے بڑے عابِد (یعنی عبادت گزار) کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جس کے ہاتھ پاؤں جُذام کی وجہ سے گل کٹ کر جُدا ہو چکے تھے اور وہ زَبان سے کہہ رہا تھا: ''یا اللہ! تُو نے جب تک چاہا اِن اَعضا سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا لے لیا اور میری اُمّید صِرف اپنی ذات میں باقی رکھی۔ اے میرے پیدا کرنے والے! میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے جبریل! میں نے آپ کو نَمازی روزہ دار شخص دکھانے کا کہا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: اِس مصیبت میں مبتلا ہونے سے قَبل یہ ایسا ہی تھا، اب مجھے یہ حکم ملا ہے کہ اِس کی آنکھیں بھی لے لوں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے اشارہ کیا اور اُس کی آنکھیں نکل پڑیں، مگر عابِد نے زَبان سے وُہی بات کہی: یا اللہ! جب تک تُو

نے چاہا اِن آنکھوں سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا اِنہیں واپس لے لیا۔ اے خالِق! میری اُمّید گاہ صِرف اپنی ذات کو رکھا، میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عابِد سے فرمایا: آؤ ہم مل کر دُعا کریں کہ اللہ پاک تم کو پھر آنکھیں اور ہاتھ پاؤں لوٹا دے اور تم پہلے کی طرح عبادت کرنے لگو۔ عابِد نے کہا: ہرگز نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آخِر کیوں نہیں؟ عابِد نے جواب دیا: جب میرے ربّ کی رِضا اِسی میں ہے تو مجھے صِحّت نہیں چاہیے۔ حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: واقعی میں نے کسی اور کو اِس سے بڑھ کر عابِد نہیں دیکھا۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: یہ وہ راستہ ہے کہ رِضائے الٰہی تک رسائی کیلئے اِس سے بہتر کوئی راہ نہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! شاکر ہو تو اَیسا! آخِر کون سی مصیبت ایسی تھی جو اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے وُجُود میں نہ تھی حتّٰی کہ بالآخِر آنکھوں کے چَراغ بھی بجھا دیئے گئے مگر اُن کے شکر اِلٰہی میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا، وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رِضائے الٰہی کی اُس عظیم منزل پر فائز تھے کہ اللہ پاک سے شِفا طَلَب کرنے کے لئے بھی تیّار نہیں تھے کہ جب اللہ پاک نے بیمار کرنا منظور فرمایا ہے تو میں تندرُست ہونا نہیں چاہتا، آنکھیں گئی ہیں مگر ایمان تو سلامت ہے یہ بھی اللہ کا شکر ہے، اس واقعے سے دَرْس ملا کہ بیماری و مصیبت پر شکوہ و شکایت کرنے کے

---

1 .....عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ و التسعون، ص۱۰۸۔

www.dawateislami.net

بجائے صبر و شکر کر کے اجر و ثواب کا حقدار بننا چاہئے۔

شکر کی اہمیت و فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بندے پر واجب ہے کہ نعمتوں پر خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتا رہے، شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، شکر ہی نعمتوں میں زیادتی کا باعث ہے، شکر اللہ والوں کی عادت ہے، شکر نعمت باقی رہنے کا ذریعہ ہے، شکر رب کی اطاعت ہے، جبکہ ناشکری باعثِ ہلاکت اور نعمتوں میں رکاوٹ ہے۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (پ۲، البقرۃ: ۱۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو! اگر تم اُسی کو پوجتے ہو۔

صدرُ الاَفاضل سیّد محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! نعمتوں پر شکر ادا کرنا حکمِ خداوندی ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قراٰن پاک میں اللہ پاک نے اپنے ذکر کو سب سے بڑا ذکر قرار دیا ہے اور جہاں اپنے ذکر کی ترغیب دی ہے وہاں اس کے ساتھ ہی شکر کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر فرمایا:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (پ۲۱، العنکبوت: ۴۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا۔

---

1 ..... خزائن العرفان، ص۵۶۔

www.dawateislami.net

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۲) ترجمۂ کنزالایمان: تو میری یاد کرو! میں تمہارا چرچہ کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو!۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شکر ادا کرنا کس قدر عظیم عمل ہے کہ اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے ذکر کے ساتھ شکر کو بیان فرمایا ہے اور اس کے علاوہ بھی متعدد مقامات پر اپنے بندوں کو شکر ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، کل بروز قیامت بھی شاکرین کو بے حد اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ چنانچہ

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (پ۴، اٰل عمران: ۱۴۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح قراٰن پاک میں شکر ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے اُسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی شکر کے فضائل اور ترغیب موجود ہے۔ آیئے چند روایات کی روشنی میں شکر کی اہمیت سماعت کرتے ہیں:

شکر ادا کرنے پر دو اجر

پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مومن کو اگر کوئی خوشی ملے تو وہ اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں، اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اس پر صبر کرے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔[1]

---

1 .....شعب الایمان، کتاب فی الصبر علی المصائب، ۴/۱۸۹، حدیث: ۹۹۴۹۔

www.dawateislami.net

اللہ شکر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو تم سے کوئی بھلائی کرے تو اسے اس کا بدلہ دو! اگر بدلہ دینے سے عاجز رہو تو اس کے لئے دعا کرو! تاکہ وہ جان لے کہ تم نے اس کا شکریہ ادا کر دیا، کیونکہ اللہ پاک شاکر (شکر قبول کرنے والا) ہے اور شکر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[1]

اُمّتِ محمّدیہ شکر گزار ہو گی

حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: اے عیسیٰ! تمہارے بعد میں ایک ایسی امت بھیجنے والا ہوں کہ اگر (میری طرف سے) ان کے ساتھ ان کی پسند کا کوئی معاملہ پیش آئیگا تو وہ اس پر حمد اور شکر بجالائیں گے اور اگر (میری طرف سے) کوئی ایسا معاملہ اُنہیں پیش آیا جو اُنہیں ناپسند ہو تو (اس پر) اکتفاو صبر کریں گے، میں اُنہیں اپنے حلم اور علم میں سے عطا کروں گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے احادیث مبارکہ میں شکر کے کیسے عظیم الشان فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے انبیائے کرام عَلَیہِمُ السَّلَام کے شکر کے مبارک انداز ملاحظہ کرتے ہیں تاکہ ہماری ترغیب کا سامان ہو سکے۔ چنانچہ

---

1 .....معجم اوسط، ۱/۱۸، حدیث: ۲۹۔

2 .....موسوعۃ ابنِ ابی دنیا، ۴/۳۹۔

حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اندازِ شکر

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب "مدینۂ منوّرہ" تشریف لائے تو یہود کو یومِ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا، ان سے پوچھا: یہ روزہ کیسا؟ انہوں نے عرض کی: یہ مبارک دن ہے، اسی دن میں اللہ پاک نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں (فرعونیوں) سے نجات دی تو حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے (شکرانے میں) اس دن کا روزہ رکھا، (اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں)۔ اس پر حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہم تم سے زیادہ موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) سے تعلق کے حقدار ہیں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔[1]

حضرتِ سیّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کا اندازِ شکر

حضرتِ سیّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ! میں کیسے تیرا شکر ادا کروں؟ میں تو تیرا شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، کیونکہ شکر بذاتِ خود ایک نعمت ہے، تو جب بھی شکر ادا کروں گا گویا نعمتِ شکر حاصل کروں گا، پھر اس نعمتِ شکر کے حصول کی وجہ سے دوبارہ شکر ادا کرنا پڑے گا، اور جب دوبارہ شکر ادا کروں گا تو مجھے پھر سے نعمتِ شکر حاصل ہوگی (اور یوں یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا)۔ اللہ پاک نے آپ کی طرف وحی فرمائی: جب تو نے اس بات کو پہچان لیا تو بیشک تو نے میرا شکر ادا کر دیا۔[2]

---

1 .....بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء، ۱/۶۵۶، حدیث: ۲۰۰۴۔

2 .....عوارف المعارف، الباب الستون، ص۲۸۹۔

خاص طور پر نعمتِ شکر کا سوال

حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ! مجھے (اپنا شکر گزار بندہ) بنا تاکہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں، اور ہمیشہ شکر ادا کرتا رہوں اور کبھی ناشکری نہ کروں۔ یوں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے خاص طور پر نعمتِ شکر کا سوال کیا۔[1]

قراٰن میں "عَبْدًا شَكُوْرًا" کسے کہا گیا؟

حضرتِ سیّدُنا سعد بن مسعود ثَقَفِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو (قراٰن پاک میں) "عَبْدًا شَكُوْرًا" (یعنی شکر گزار بندہ) اس لئے فرمایا گیا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب بھی کچھ کھاتے یا پیتے تو اللہ پاک کا شکر بجالاتے تھے۔[2]

ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ شکر

حضرتِ سیّدُنا مُغِیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ رات کو قیام کرتے تو اتنی نمازیں پڑھتے کہ پاؤں مبارک سُوج جاتے تھے، صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم (جب کچھ نرمی کرنے کی) عرض کرتے تو ارشاد فرماتے: "اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا" کیا (میں اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں!۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام مخلوق میں بہتر ہونے کے باوجود بھی اس قدر مَشَقّت برداشت کرتے اور

---

1 .....البحر المحیط، ۷/۶۱، النمل، تحت الآیۃ: ۱۹ ملخصاً۔

2 .....المعجم الکبیر، ۶/۳۲، حدیث: ۵۴۲۰۔

3 .....بخاری، کتاب التھجد، باب قیام النبی... الخ، ۱/۳۸۴، حدیث: ۱۱۳۰۔

فرماتے کہ کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس اندازِ مبارک سے معلوم ہوا کہ کثرتِ عبادت بھی اپنے ربّ کا شکر ادا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

اُمَّت کے والی اور فکرِ امت

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب آسمان پر بادل نمودار دیکھتے تو اپنے کام کاج چھوڑ دیتے اور ادھر متوجہ ہو جاتے اور کہتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ'' الٰہی! جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں!۔ پھر اگر بادل بکھر جاتا (اور بارش نہ ہوتی) تو اللہ پاک کا شکر کرتے اور اگر بارش ہوتی تو کہتے: الٰہی اسے نفع بخش بارش بنا![1]

حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اگر بغیر بارش ہوئے بادل پھٹ کر غائب ہو جاتا تو بارش نہ ہونے پر نہیں بلکہ مصیبت نہ آنے پر شکر کرتے، اور اگر برسنے لگتا تو یہ دعا فرماتے، اب بھی یہ دعائیں یاد کرنی چاہییں اور ان موقعوں پر پڑھنی چاہئیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! شکر ادا کرنا جہاں حکمِ خداوندی ہے وہاں سنّتِ انبیا بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو

---

1 .....مسند الامام الشافعی، ص ۸۱۔

2 .....مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۰۲۔

www.dawateislami.net

بلال محمد الیاس عَطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِصلاحِ اُمّت کے عظیم جذبے سے سرشار ہیں، اسی جذبے کے تحت آپ نے اُمّتِ مسلمہ کو "مدنی انعامات" کا گلدستہ عطا فرمایا ہے، جو "جنت میں لے جانے والے اعمال" کے خوشنما پھولوں سے سجا ہوا ہے، اِس گلدستے میں ایک مَدَنی انعام شکر ادا کرنے کے بارے میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ 72 مدنی انعامات (برائے اسلامی بھائیوں) کے رِسالے میں مدنی انعام نمبر 8 پر ہے: کیا آپ نے پکّے ارادے کے ساتھ ہر جائز بات پر نیّت کرتے وقت اِنْ شَآءَ اللہ کے پاکیزہ جملے بولے کہ نہیں؟ اور کسی کی طرف سے طبیعت معلوم کرنے پر شکوہ کرنے کی بجائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال (یعنی ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ہے) اور کسی نعمت کو دیکھ کر مَا شَآءَ اللہ (یعنی جو اللہ پاک کی مرضی) کہا؟ یاد رکھئے! شکر ادا کرنا عین سعادت ہے، عظیم نعمت ہے، اور مزید نعمتوں اور برکتوں کے حُصول کا ذریعہ ہے، اگر ہم مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ہر حال میں شکر کرنے والے اور ناشکری سے بچنے والے بن جائیں تو رِضائے الٰہی حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں، آیئے مزید ترغیب و تحریص کے لئے بزرگانِ دین کے چند واقعات آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

اعضا پر شُکر

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص کو دُنیا کی دولت سے بہت نوازا گیا اور پھر سب کچھ جاتا رہا تو وہ اللہ پاک کی حمد و ثنا کرنے لگا یہاں تک کہ اُس کے پاس بچھانے کے لئے صرف ایک چٹائی رہ گئی مگر وہ پھر بھی اللہ پاک کی حمد و ثنا میں مصروف رہا۔ ایک دوسرے مالدار شخص نے چٹائی والے سے کہا: اب تم

کس بات پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہو؟ اُس نے کہا: میں اِن نعمتوں پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اگر ساری دُنیا کی دولت بھی دے دوں تو وہ نعمتیں مجھے نہ ملیں۔ اُس نے پوچھا: وہ کیا؟ جواب دیا: کیا تم اپنی آنکھ، زبان، ہاتھوں اور پاؤں کو نہیں دیکھتے (کہ یہ اللہ پاک کی کتنی بڑی نعمتیں ہیں)؟[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! کتنا پیارا مدنی پھول ہے کہ بظاہر اگر ہمارے پاس دیگر نعمتیں نہ بھی ہوں پھر بھی ہمارے اعضا تو سلامت ہیں نا! اور یقیناً یہ بہت بڑی نعمتیں ہیں، لہٰذا ہمیں شکر کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔

پورا جسم ناکارہ پھر بھی شکر

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک شخص کو دیکھا جو اندھا، کوڑھی تھا، اس کے بدن کے دونوں حصے مفلوج اور ہاتھ، پاؤں بھی بیکار تھے پھر بھی وہ یہ کہہ رہا تھا کہ شکر ہے خدا کا جس نے مجھے ایسی بلا سے بچایا جس میں بہت سے لوگ مبتلا تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے پوچھا کہ ایسی کونسی بلا تھی جس سے تُو بچا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اس شخص سے زیادہ صحت مند ہوں جس کے دل میں معرفت (ایمان) نہیں ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔[2]

دانت گرنے پر شکر

حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سامنے والے دانت گر گئے تو آپ رَضِیَ

---

1 .....موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الشکر للہ، ۱/۴۹۵، حدیث: ۹۹۔

2 .....کیمیائے سعادت، ۲/۹۸۸۔

www.dawateislami.net

اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَذْھَبْ سَمْعِیْ وَلَا بَصَرِیْ ''یعنی اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس نے میری سننے اور دیکھنے کی طاقت ختم نہیں کی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پاؤں زخمی ہونے پر شکر

ایک دفعہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاؤں پر سخت زخم ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دوستوں میں سے ایک نے کہا: اللہ پاک کی قسم! مجھے اس کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر رحم آتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: اے دوست! اگر تُو مجھ سے مَحبّت کرتا ہے تو میرے ساتھ مل کر اللہ پاک کا شکر ادا کر! کہ یہ زخم میری زبان، آنکھ، کان، سینے، بغل یا شرمگاہ پر نہیں ہوا۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ہمارے بزرگان دین کا شکر کرنے کا کیسا پیارا انداز ہوا کرتا تھا، وہ کسی بھی حالت میں شکر کا دامن نہیں چھوڑتے تھے بلکہ شکر کر کے اجر و ثواب کے حقدار بنتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ناشکری سے بچیں اور شکر کی عادت پر استقامت پانے کے لئے مدنی انعامات پر عمل کرنا اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے ہم ناشکری کی بیماری سے شفایاب ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے، آیئے مزید شکر کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

---

1 .....تنبیہ المُغْتَرین، ص ۱۷۳۔

2 .....تنبیہ المُغْتَرین، ص ۱۷۵۔

شکر کرنے والا بادشاہ

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "بَلْخ" کے بادشاہ تھے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بادشاہی تَرْک کر کے فقیری اختیار کر لی تھی، منقول ہے کہ ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو کھانے کیلئے کچھ نہ ملا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اِس کے شکرانے میں 400 رَکْعَت نَفْل ادا کئے۔ دوسرے روز بھی کھانا نہ پایا تو اِسی طرح 400 رَکْعَت نمازِ شکرانہ ادا کی، سات روز تک یہی ہوا، کمزوری بڑھی تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا: یا ربّ! تیری عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کیلئے کچھ کھانے کیلئے عنایت ہو جائے تو کرم ہو گا۔ اُسی وقْت ایک نوجوان نے حاضِر ہو کر عرض کیا: حُضُور! ہمارے گھر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی دعوت ہے، قدم رَنجہ فرما دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اُس کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ جب اُس نوجوان نے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو بغور دیکھا تو بے ساختہ پکار اُٹھا: حُضُور! میں آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بھاگا ہوا غلام ہوں اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ہی کا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے تم کو آزاد کیا اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب تم کو بخشا۔ اُس کی اجازت لیکر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ وہاں سے رُخصت ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! میں اب تیرے سوا کسی کو نہ چاہوں گا، کہ میں نے تو تجھ سے صِرْف روٹی کا ٹکڑا مانگا تھا، مگر تو نے اتنی ساری دنیا میرے سامنے کر دی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ..... تذکرۃُ الاولیاء، باب یازدھم، ص۹۶۔

www.dawateislami.net

چوری ہونے پر شکر کا ذہن دیا

کسی نے حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ تستری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: چور میرے گھر سے تمام مال چرا کر لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ تو مقامِ شکر ہے کیونکہ اگر شیطان تیرا ایمان چرا کر لے جاتا تو تُو کیا کر لیتا؟[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً مسلمان کی سب سے بڑی اور حقیقی دولت اس کا ایمان ہے، اگر یہ محفوظ ہے تو سب کچھ ہمارے پاس ہے، آہ! آج دنیاوی دولت جمع کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کی تو بڑی ترکیبیں کی جاتی ہیں، کاش! ہم دولت ایمان کی فکر کرنے والے بن جائیں۔

چیتے کے کاٹنے پر شکر

حضرتِ سیّدُنا شیخ شرف الدّین بن عبد اللہ شیرازی سعدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بزرگ کے پاؤں مُبارک کو چیتے نے کاٹ لیا اور زخم بے حد خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا، لوگ عیادت کے لئے جمع تھے اور افسوس کا اظہار کر رہے تھے مگر وہ فرمانے لگے: کوئی تشویش کی بات نہیں یہ تو مقامِ شُکر ہے کہ مجھے جسمانی مَرَض مِلا، اگر میں گناہوں کے مَرَض میں مبتلا ہو جاتا تو کیا کرتا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے اسلاف کے شکر ادا کرنے کے انداز

---

1 ..... کیمیائے سعادت، ۲/ ۸۰۵۔

2 ..... گلستانِ سعدی، باب ۲، ص، ۶۰۔

www.dawateislami.net

ملاحظہ کیئے، اب آیئے ! ہمیں ہر حال میں شکر ادا کرنے کی عادت بنانے اور اس پر استقامت پانے کے لئے مدنی انعام دینے والی یادگارِ اسلاف شخصیت، شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اندازِ شکر بھی ملاحظہ کیجئے! چنانچہ

شہد کی مکھی کے کاٹنے پر شکر

عرب امارات کے قیام کے دوران غالباً ۴ ربیع الغوث ۱۴۱۸ھ کو قیام گاہ پر عَلَی الصُّبح (صبح ہوتے وقت) اندھیرے میں شیخِ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پاؤں ایک شہد کی مکھی پر پڑ گیا، اس نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پاؤں کے تلوے پر ڈنک مار دیا، جس پر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بے تاب ہو کر قدم اٹھالیا اور وہ شہد کی مکھی رینگنے لگی، ایک اسلامی بھائی اس مکھی کو مارنے کیلئے دوا کا اسپرے (Flying Insect Killer) اٹھالائے، لیکن آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فوراً اس کا ہاتھ روک دیا اور فرمایا: اس بے چاری کا قصور نہیں، قصور میرا ہی ہے کہ میں نے بغیر دیکھے غریب پر پاؤں رکھ دیا، اب وہ اپنی جان بچانے کے لئے ڈنک نہ مارتی تو اور کیا کرتی ؟ پھر فرمایا: شہد کی مکھی کے ڈنک میں عذابِ قبر و جہنم کی تذکیر یعنی یاد ہے، یہ تو مقامِ شکر ہے کہ مجھے شہد کی مکھی نے کاٹا، اگر اس کی جگہ کوئی بچھو ہوتا تو میں کیا کرتا![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں شیخ طریقت امیر اہل

---

1 ..... تعارف امیر اہلسنت، ص ۶۵۔

www.dawateislami.net

سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے یادگار اسلاف ہونے کا پتا چلتا ہے وہاں ہمارے لئے اس میں شکر کرنے کی بھرپور ترغیب موجود ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی یہ خواہش ہے کہ ہمارا معاشرہ ناشکری کے تعفن سے محفوظ ہو کر شکر کے مدنی پھولوں سے مشکبار ہو جائے، لہٰذا اسی مقدس جذبے کے تحت آپ نے مدنی انعامات کے رسائل میں ناشکری سے بچنے اور شکر کر کے رب کی رضا کا حقدار بننے کے حوالے سے مدنی انعام شامل فرمایا ہے، برائے کرم! نیت کر لیجئے کہ ہم شکر کے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ہر حال میں شکرِ الٰہی بجالانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ! آیئے اب شکر کی ترغیب پر مشتمل بزرگانِ دین کے 9 فرامین ملاحظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

9 فرامین بزرگانِ دین

(1) اُمّ المومنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: جو بندہ خالص پانی پیئے اور وہ بغیر تکلیف کے (پیٹ میں) داخل ہو اور بغیر تکلیف کے باہر بھی نکل آئے، تو اس پر شکر لازم ہے۔[1]

(2) حضرتِ سیّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں "اللہ پاک اپنے بندے کو جب کوئی نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ اس پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتا (یعنی شکر بجالاتا) ہے تو یہ شکر کی نعمت اُس پہلی نعمت سے افضل ہے۔[2]

(3) حضرتِ سیّدُنا غوثِ اعظم شیخ مُحْیُ الدّین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

---

1 .....تاریخ مدینہ دمشق، رقم: ۴۴۵ ابراھیم بن عبد الملک، ۷/۴۲۔

2 .....الشّکر للّٰہ، ص ۱۲۲، رقم: ۱۱۰۔

www.dawateislami.net

ارشاد فرماتے ہیں: شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزی کرتے ہوئے نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار ہو اور اسی طرح عاجزی کرتے ہوئے اللہ پاک کے احسان کو مانے اور یہ سمجھ لے کہ وہ شکر ادا کرنے سے عاجز ہے۔[1]

(4) حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم شاکر (شکر گزار) نہیں ہوسکتے (اگرچہ) ہمیشہ شکر ادا کرتے رہو، کیونکہ شکر بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، تو اِس پر بھی شکر ادا کرنا واجب ہے۔[2]

(5) حضرتِ سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے امید ہے کہ بندہ دو نعمتوں کے درمیان ہلاک نہیں ہوگا، ایک وہ نعمت کہ جس کے ملنے پر وہ اللہ پاک کا شکر بجالاتا ہے، دوسرا وہ گناہ کہ جس سے وہ توبہ کرلیتا ہے۔[3]

(6) حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بندہ اللہ پاک کے ہاں کوئی مقام پاتا ہے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتا ہے اور اس کو اسی پر باقی رکھتا ہے، پھر وہ اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو مزید اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے۔[4]

(7) حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمن الحَبْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نماز پڑھنا، روزہ

---

1 .....بهجة الاسرار، ذكر شيء من اجوبته مما يدل على قدم راسخ، ص ۲۳۴۔

2 .....عوارف المعارف، الباب الستون، ص ۲۸۹۔

3 .....شعب الايمان، باب فی تعديد نِعَم الله، ۴/ ۱۲۲، حديث: ۴۵۱۳۔

4 .....حلية الاولياء، ۱۰/ ۱۷۰، رقم: ۱۴۸۴۷۔

www.dawateislami.net

رکھنا اور ہر وہ کام جو اللہ پاک کے لئے ہو وہ شکر ہے، اور افضل شکر "اَلْحَمْدُ" ہے۔[1]

(8) حضرتِ سیِّدُنا امام سفیان بن عُیَینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے پانچوں نمازیں پڑھ لیں تو اس نے (اُس دن) اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور جس نے ہر نماز کے بعد اپنے والدین کے لئے دعا کی تو اس نے اپنے والدین کا شکر ادا کیا۔[2]

(9) حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ عافیت پر شکر ادا کرنا مجھے مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اسلاف کرام کے روشن ارشادات سے بھی شکر کی اہمیت خوب عیاں ہوتی ہے، یاد رکھئے! یوں تو ہر نیک عمل کرنے سے اللہ پاک کا شکر ادا ہوتا ہے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کے مبارک کلمات کے ساتھ شکر ادا کرنا زیادہ افضل ہے، اس لئے ہمیں کثرت سے اس مبارک کلمے کی تکرار کرتے رہنا چاہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات کے عاملین عاشقان رسول اسلامی بھائیوں کی زبان اس مبارک کلمے سے تر رہتی ہے، جب بھی ان سے خیریت دریافت کی جاتی ہے تو بے ساختہ ان کی زبان پر یہی مبارک کلمہ جاری ہو جاتا ہے، لہٰذا شکر کی عادت نکالنے اور شکر کرنے کے جذبے سے سرشار ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی تحریک

---

1 .....تفسیر ابن ابی حاتم، الاعراف، تحت الآیۃ: ۵۹، ص ۱۵۰۴۔

2 .....تفسیرِ قُرطبی، لقمان، تحت الآیۃ: ۱۴، ۷/ ۴۹۔

3 .....شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ، ۴/ ۱۰۶، حدیث: ۴۴۳۷۔

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے مشکبار ماحول سے وابستہ ہو جایئے، پھر دیکھئے شکر کرنے کا کیسا ذہن بنتا ہے، آیئے اب مزید شکر ادا کرنے والے کلمات اور شکر ادا کرنے کا طریقہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

مبارک کلمات

صحابیٔ رسول حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ ابنِ غَنَّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بوقت صبح جس نے ان کلمات کو کہا تو اس نے اپنے دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت کہا تو اس نے اپنی اس رات کا شکر ادا کیا، (وہ کلمات یہ ہیں:) "اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْبِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ"۔ (یعنی اے اللہ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی نعمت ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور تیرے لیے حمد ہے اور تیرا شکر ہے)۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے حدیث پاک میں شکر ادا کرنے کا کس قدر آسان وظیفہ عطا فرمایا گیا ہے، آپ کی آسانی کے لئے مکتبۃ المدینہ پر ان کلمات کے اسٹیکر بھی دستیاب ہیں، انہیں خرید فرما کر مناسب جگہوں پر لگا لیجئے اور صبح و شام شکر الٰہی بجالانے والے خوش نصیبوں میں شامل ہو جایئے!

اعضا کے ذریعے شکر کی ادائیگی کے طریقے

حضرتِ سیّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل کے

---

1 .....ابو داؤد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، ۴/ ۴۱۳، حدیث: ۵۰۷۳۔

www.dawateislami.net

ذریعے شکر ادا کرنا یہ ہے کہ دل میں تمام مخلوق کے لئے بھلائی رکھے اور دل کو ہمیشہ اللہ پاک کے ذکر میں حاضر رکھے اور اس سے غافل نہ ہو۔ **زبان** سے شکر ادا کرنا یہ ہے کہ بندہ زبان کے ذریعے ایسی حمد کرے جو اللہ پاک کے شکر پر دلالت کرنے والی ہو۔ **اعضا** کے ساتھ شکر ادا کرنا یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اس کی اطاعت میں استعمال کرے اور نافرمانی والے کاموں میں استعمال کرنے سے بچے اور **آنکھوں** کا شکر ادا کرنا یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے اور ان آنکھوں کے ذریعے نافرمانی نہ کرے اور **کانوں** کا شکر ادا کرنا یہ ہے کسی مسلمان کا عیب سنے تو اس پر پردہ ڈالے اور کانوں سے صرف مباح (یعنی جائز بات) ہی سنے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شکر ادا کرنے کے بیان کردہ طریقے سے آج ہماری اکثریت ناواقف ہے، لہٰذا عاشقانِ رسول کی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مسلمانوں میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ کی شمع فروزاں کر رہی ہے وہاں انہیں ناشکری سے بچنے اور ذکر کردہ طریقے کے مطابق شکر ادا کرنے کی سوچ فراہم کر رہی ہے، یاد رکھئے! احادیث مبارکہ میں ہمیں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بندوں کا شکر ادا کرنے کا ذہن بھی دیا گیا ہے۔ آیئے اس سلسلے میں دو احادیث کریمہ ملاحظہ کیجئے! چنانچہ

جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں

---

1 .....لُبابُ الاحیاء، ص۲۷۷۔

www.dawateislami.net

کر تا وہ اللہ پاک کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔[1]

سب سے بڑا شکر گزار

حضرتِ سیّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے شکر کے فضائل اور شکر کی ترغیب پر مشتمل احادیث مبارکہ و اقوال بزرگان دین سماعت کئے، آیئے ناشکری کرنے کا وبال بھی ملاحظہ کئے لیتے ہیں، تاکہ ہمارا شکر کی ادائیگی کا ذہن اور بھی پختہ ہو جائے۔ چنانچہ

بروزِ قیامت کفارِ مکہ سے سوال ہو گا

حضرتِ سیّدُنا امام مُقاتِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کُفّارِ مکّہ دنیا میں خیر اور نعمت میں تھے، تو بروزِ قیامت ان نعمتوں کے شکر کے متعلق سوال ہو گا، جبکہ انہوں نے (دنیا میں) ربِّ نعیم کا شکر ادا نہیں کیا تھا اور وہ غیرِ خدا کی عبادت ہی میں مصروف رہے، پھر انہیں (ان کے کفر کے عذاب کے ساتھ ساتھ) شکر نہ کرنے پر بھی عذاب ہو گا۔[3]

جہنم کا طبقہ کھول دیا جاتا ہے

حضرتِ سیّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ جب اللہ پاک دنیا میں

---

1 .....ابو داؤد، کتاب الأدب، باب في شکر المعروف، ۴/۳۳۵، حدیث: ۴۸۱۱۔

2 .....المعجم الکبیر، ۱/۱۷۱، حدیث: ۴۲۵۔

3 .....تفسیرِ بَغَوی، پ۳۰، التکاثر، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۴۸۹۔

اپنے کسی بندے پر کوئی انعام فرماتا ہے اور وہ بندہ اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ پاک کی رضا کے لئے اس نعمت کے ملنے پر (بجائے تکبر کے) عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ پاک دنیا میں اس نعمت کو اس کے لئے نفع بخش بنا دیتا ہے، اور آخرت میں اس کے لئے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور وہ بندہ جسے دنیا میں اللہ پاک نے کوئی نعمت عطا فرمائی لیکن اس نے اس کا شکر ادا نہیں کیا اور نہ ہی اللہ پاک کے لئے عاجزی کو اپنایا تو اللہ پاک دنیا میں اس کے لئے اس نعمت کے نفع کو روک دیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبقہ کھول دیتا ہے اگر چاہے گا تو اس شخص کو اس میں عذاب دے گا یا پھر (اپنے فضل سے) درگزر فرمائے گا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو: سنا آپ نے! ناشکری کرنے والوں کے لیے جہنم کا ایک طبقہ کھول دیا جاتا ہے جبکہ شکر ادا کرنے والوں کے لئے درجات بلند ہونے کی نوید ہے۔ لہٰذا جہنم کے اس طبقے سے اپنے آپ کو اور دیگر مسلمانوں کو بچانے اور جنت میں درجات کی بلندی کے حقدار بننے اور بنانے کی ترغیب دلانے کے لئے مدنی انعامات کے پھول اپنے دل کے گلدستے میں سجا لیجئے، پھر دیکھئے کس طرح آپ کی سوچ و فکر ان کی خوشبو سے مُعَطّر و مُعَنْبر ہوتی ہے، یاد رکھئے! شکر کرنے میں فائدہ ہی فائدہ اور ناشکری میں نقصان ہی نقصان ہے، لہٰذا عقل سلیم کا ثبوت دیتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور نقصان سے بچائے، اللہ پاک ہم سب کو شکر ضائع کرنے والے اعمال اور ناشکری کے نقصانات سے محفوظ فرمائے۔

---

1 .....موسوعۃ ابن ابی الدنیا، ۳/ ۵۵۵۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر حال میں شکرِ الٰہی بجالانے والے مدنی انعام میں یہ نکات بھی موجود ہیں: (1) پکے ارادے کے ساتھ ہر جائز بات پر اِنْ شَآءَ اللّٰہ کے پاکیزہ جملے بولے کہ نہیں؟ (2) اور کسی نعمت کو دیکھ کر مَا شَآءَ اللّٰہ (یعنی جو اللہ پاک کی مرضی) کہا؟ آیئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اور مَا شَآءَ اللّٰہ کہنے کے مدنی پھولوں سے اپنے آپ کو مہکانے کے لئے چند فضیلتیں سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

اِنْ شَآءَ اللّٰہ کہنے کی فضیلت

صدرُ الاَفاضل حضرت علامہ سیّد مفتی نعیمُ الدّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر نیک کام میں اِنْ شَاءَ اللّٰہ کہنا مستحب و باعث برکت ہے۔[1]

آفات سے بچنے کا وظیفہ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "جو شخص کوئی پسندیدہ چیز دیکھ کر "مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کہے تو اسے نگاہ نقصان نہیں پہنچائے گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس بیان سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ ❁... کثرتِ عبادت شکرِ الٰہی بجالانے کا بہترین ذریعہ ہے ❁... شکر ربّ کو راضی کرنے والا عمل

---

1 ..... خزائن العرفان، ص ۲۵۔

2 ..... کنز العمال، کتاب السحر والعین والکھانۃ، ۳/۳۱۶، حدیث: ۱۷۶۶۶۔

www.dawateislami.net

ہے ❁...شکر گزار بندے کو قیامت کے دن عزت نصیب ہو گی ❁...لوگوں کا بھی شکر ادا کرنا چاہیئے ❁...شکر کی ادائیگی سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے ❁...اللہ پاک سے خاص طور پر نعمتِ شکر کا سوال کرنا چاہیئے ❁...کھاتے پیتے وقت بھی اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیئے ❁...مصیبت آنے پر بھی شکر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے شکر کے موضوع پر ایک کتاب ''**اَلشُّکْرُ لِلّٰہ** ترجمہ بنام **شکر کے فضائل**''ہمیں عطا فرمائی ہے، اس کتاب کو حاصل کیجئے، خود بھی پڑھئے، دوسروں کو بھی تحفۃ پیش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے دل میں مدنی انعامات کی اہمیت اجاگر ہونے کے ساتھ ساتھ ناشکری سے بچنے اور شکر ادا کرنے کا ذہن بنے گا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے شکر گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(14) فِکرِ مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللّٰہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یحییٰ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضرتِ سیِّدُنا ابو علی بن شاذان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس موجود تھے، اچانک ایک نوجوان جسے ہم

---

1 ..... فیضانِ رمضان (مرمم)، ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا ہمارے پاس آیا، سلام کیا اور پوچھا: تم میں ابو علی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے آپ کی طرف اشارہ کیا، اُس نے کہا: اے شیخ! خواب میں مجھے رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ابو علی بن شاذان کی مسجد جاناہو تو اُنہیں میرا سلام کہنا۔ چنانچہ سلام پہنچانے کے بعد وہ نوجوان واپس چلا گیا، حضرتِ سیِّدُنا ابو علی بن شاذان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے، اور فرمایا: اپنا ایسا کوئی عمل میرے علم میں نہیں جس کی وجہ سے میں اس "سلام" کا مستحق ہو جاؤں، ہاں یہ ہے کہ حدیثِ پاک پڑھتے وقت جب بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اسمِ گرامی آتا میں دُرود شریف ضرور پڑھ لیا کرتا تھا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1 اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا❁...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے

---

1 .....سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی النبی الکونین، ص ۱۴۲۔

2 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک سال تک لیٹ کر نہیں سوؤں گا

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن ضَیْغَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو قَیْسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عصر کے بعد آئے اور میرے والد صاحب کے بارے میں پوچھا؟ ہم نے کہا: وہ تو سو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اِس وقت سو رہے ہیں؟ یہ سونے کا وقت ہے؟ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ واپس چلے گئے۔ ہم نے اُن کے پیچھے ایک قاصد بھیجا تاکہ وہ پوچھے کہ کیا والِد صاحب کو جگا دیں؟ وہ واپس آکر کہنے لگا: میں نے اُنہیں قبرستان میں دیکھا کہ وہ اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہے ہیں: تُو نے یہ کیوں کہا کہ یہ سونے کا وقت ہے؟ کیا یہ کہنا تجھ پر لازم تھا؟ جو جب چاہے سوئے، تُو پوچھنے والا کون ہوتا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ یہ سونے کا وقت نہیں؟ جس کا علم نہیں اُس کے بارے میں تُو نے کیوں گفتگو کی؟ میں اللہ پاک سے پکّا عَہْد کرتا ہوں کہ ایک سال تک لیٹ کر نہیں سوؤں گا، البتہ کوئی مرض حائل ہو جائے یا عقل زائل ہو جائے تو الگ بات

ہے۔ اے نفس! تجھے شرم نہیں آتی؟ کب تک تجھے عار دلاؤں؟ کب تُو گمراہی سے باز آئے گا؟ قاصد نے مزید کہا: اس کے بعد آپ رونے لگے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل عمومی رویہ یہ ہے کہ ہم اپنے مال کی نگرانی، کاروبار کی دیکھ بھال اور دنیاوی امور کی جانچ پڑتال تو ضرور کرتے ہیں، نہیں کرتے تو اپنے نفس کا محاسبہ نہیں کرتے۔ اگر ہم غور کریں تو عام طور پر جن چیزوں کے اعداد و شمار ہر وقت ہمارے ذہن میں گھومتے رہتے ہیں وہ ہماری دنیاوی ضروریات ہوتی ہیں، دنیا میں آنے کا مقصد نہیں، افسوس! ہم نے دنیا میں آمد کا مقصد بھول کر اپنے نفس کو شتر بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ رکھا ہے، ہم رات دن دین اسلام کے کتنے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں، کتنے گناہوں کا ارتکاب کرکے خود کو آلودہ کرتے اور اپنے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں، کیا ہم نے کبھی خود سے حساب لیا؟ کبھی نفس کی نگرانی کی؟ دن بھر میں کئے جانے والے اعمال کے بارے میں غور و فکر کیا؟ اگر جواب نفی میں ہے تو یقیناً ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ بیان کردہ حکایت سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ نفس کا محاسبہ کتنا ضروری ہے، کیونکہ جب زبان سے ادا ہونے والے ایک فضول جملے کی پاداش میں حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو قَیْسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک سال تک لیٹ کر نہ سونے کی نیت کی، ہم تو نجانے کیسی کیسی لغویات اور گناہوں بھرے جملے شب و روز اپنی زبان سے نکالتے ہیں، بلکہ ہمارا معاملہ تو زبان سے بڑھ کر برے اعمال تک پہنچا ہوا ہے، تو سوچئے! محاسبہ کرنے کی ہمیں کس قدر حاجت ہوگی!

---

1 ..... احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، بیان حقیق المحاسبۃ بعد العمل، ۵/۱۳۹۔

مُحاسَبہ کی تعریف

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعمال کی کثرت اور مقدار میں زیادتی اور کمی جاننے کے لئے جو غور کیا جاتا ہے اسے محاسبہ کہتے ہیں۔ لہٰذا اگر بندہ اپنے دن بھر کے اعمال کو سامنے رکھے تاکہ اسے کمی بیشی کا علم ہو تو یہ بھی محاسبہ ہے۔[1]

آیئے! خود کو نفس کے محاسبہ کے لئے تیار کرنے کی نیت سے 03 آیت مبارکہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

”نفس“ کے 3 حروف کی نسبت سے 3 آیات مبارکہ

اللہ پاک قراٰنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ ﴿۶﴾ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾ (پ ۳۰، الزلزال: ۶، ۷، ۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر تاکہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾ (پ ۲۹، الحاقة: ۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اس دن تم سب پیش ہو گے کہ تم میں کوئی چُھپنے والی جان چُھپ نہ سکے گی۔

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۲۷۔

www.dawateislami.net

ایک مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُۚ (پ ۲، البقرہ: ۲۳۵)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مقدّسہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ انسان ذرہ برابر بھی جو نیکی یا برائی کرتا ہے کل بروز قیامت اسے دیکھے گا، حساب وکتاب کا معاملہ ہوگا، کوئی شخص اللہ پاک سے چھپ نہیں سکے گا، اس کی شان تو یہ ہے کہ وہ دلوں کے خیالات سے بھی خوب واقف ہے، ذرا غور تو کیجئے! قیامت کے دن جب ہمیں نامۂ اعمال دیا جائے گا تو اُس میں ہماری زندگی کا مکمل حال لکھا ہوگا، اُس وقت اچھائیاں دیکھ کر خوشی ہوگی اور برائیاں دیکھ کر غم ہوگا، مگر یاد رکھئے! اس وقت گناہوں پر افسوس کرنا کوئی فائدہ نہ دے گا، لہٰذا ابھی ہمارے پاس وقت ہے، زندگی کی نعمت ملی ہوئی ہے، سانسوں کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری ہے، سستی وغفلت کی نیند سے بیدار ہوکر اپنے معاملات کا محاسبہ کرلیجئے، تاکہ آخِرت کی دہشتوں اور حساب وکتاب کی سختیوں سے بچنے کا سامان ہوسکے۔ آیئے! محاسبہ کرنے کے حوالے سے 03 احادیثِ مُبارَکہ مُلاحَظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

(1) عقل مند اور بیوقوف

حضرتِ سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسَبہ کرے اور موت

کے بعد کام آنے والے عمل کرے، جبکہ بیوقوف وہ ہے جو خواہِشِ نفس کی پیروی کرے پھر بھی اللہ پاک سے اُمّید رکھے۔[1]

(2) جامِع نصیحت

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے راویت ہے کہ ایک شخص نے رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: مجھے نصیحت فرمایئے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام میں غور و فکر کرلو! اگر انجام اچھا ہو تو اسے کرلو اور اگر برا ہو تو نہ کرو۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! آج ہمارے معاشرے میں عقلمند اسے سمجھا جاتا ہے جو فنّ و ہُنَر اور مال و ثروت والا ہو، یاد رکھئے! حقیقی عقلمند وہ ہے جسے اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عقلمند شمار کیا ہو، لہٰذا فکرِ آخرت سے سرشار نیز اپنے شب و روز کے معاملات کا محاسبہ کرنے والا ہی عقلمند ہے، خواہ غریب و نادار یا فن و ہنر سے عاری ہی کیوں نہ ہو۔ ہمیں ہر کام سے پہلے اس کے انجام میں غور و فکر کرلینے کی عادت بنانی چاہئے، اگر ہم سختی کے ساتھ اپنا محاسبہ کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ متقی لوگوں کی فہرست میں شامل ہو جائیں گے۔ چنانچہ،

---

1 ..... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۲۵، ۴/ ۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۷۔

2 ..... الزھد لابن المبارک، باب التحضیض علی طاعۃ اللہ، ص ۱۴، حدیث: ۴۱۔

سختی کے ساتھ مُحاسَبہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ابو ذر! آدمی اُس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک اپنا محاسبہ اتنی سختی سے نہ کرے جتنی سختی سے کوئی شخص اپنے کاروباری شریک سے حساب کرتا ہے، اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس کے کھانے، پینے اور پہننے کی چیزیں حلال کی ہیں یا حرام کی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس قدر سختی سے انسان اپنا محاسبہ کرے گا اُسی قدر وہ تقوی کی صفت میں پختہ ہوتا چلا جائے گا۔ فی زمانہ اپنا محاسبہ کرنے کے حوالے سے ہمارے معاشرے میں جو سُستی اور غفلت پائی جاتی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے، افسوس! یہ غفلت دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے، مسلمانوں کی اکثریت کو صرف دنیا ہی کی فکر لاحق ہے، ایسے حالات میں بانیٔ دعوتِ اِسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جہاں مسلمانوں کے دلوں میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے کی شمع فروزاں فرمائی ہے وہاں اپنے سنّتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت کے مدنی پھولوں سے معطر مَدَنی مذاکروں میں فکرِ مدینہ یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کی بھرپور ترغیب ارشاد فرماتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فکرِ مدینہ کی عادت بنانے اور اس پر استقامت پانے کے لئے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر

---

1 ..... کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الافعال، ۲/ ۲۷۹، حدیث: ۸۴۹۷، ملتقطا۔

مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** بصورت سوالات عطا فرمایاہے، اس میں فکر مدینہ کا بھی مدنی انعام موجود ہے۔ چنانچہ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات کے رسالے میں مدنی انعام نمبر 15 میں ارشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم 12 منٹ فکر مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مدنی انعامات پر عمل ہوا رسالہ میں ان کی خانہ پری فرمائی؟"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی انعام پر عمل کرنے والے عاشقانِ رسول روزانہ کم از کم 12 منٹ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہیں، جس کی برکت سے جہاں انہیں دیگر اَعمال بجالانے کی توفیق ملتی ہے وہاں اپنی زندگی کے معاملات پر غور و فکر کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مرید کے لئے حساب نامہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرّحمن ابنِ جَوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر مرید کے پاس ایک حساب نامہ ہونا چاہیے جس میں مُہلِکات (وہ اعمال جو انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں)، مُنْجِیات (وہ اعمال جو انسان کو نجات دلاتے ہیں)، نیز گناہوں اور نیکیوں کے کام لکھے ہوں اور روزانہ اپنے نفس سے ان کا حساب لے۔ مُہلِکات میں یہ دس چیزیں کافی ہیں، کیونکہ اگر یہ ان سے بچنے میں کامیاب ہو گیا تو بقیہ سے بھی محفوظ رہے گا:۔ (1) بُخل (2) تکبّر (3) خود پسندی (4) ریاکاری (5) حسد (6) غصّہ (7) حرام روزی (8) بدکاری (9) حُبِّ مال (10) حُبِّ جاہ۔ جبکہ مُنْجِیات میں یہ دس چیزیں کافی ہیں:۔ (1) گناہوں پر نَدامت (2) مصیبتوں پر صبر (3) تقدیر پر راضی رہنا (4) شکر (5) خوف

اور امید کی درمیانی حالت (یعنی عذاب کا خوف اور رحمت کی امید دونوں برابر ہوں)(6) زُہد (7) اِخلاص (8) حُسنِ اَخلاق (9) اللہ کی محبّت (10) اللہ کا خوف۔ تو یہ کل بیس صفات ہیں، دس بُری اور دس اچھی۔ لہٰذا جب وہ کسی ایک برائی سے بچنے میں کامیاب ہو جائے تو اُس پر نشان لگادے اور اللہ کا شکر بھی ادا کرے، کیونکہ اس کی مدد اور توفیق کے بغیر کوئی کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ پھر وہ باقی نو 9 برائیوں سے بچاؤ کی تدبیریں کرے، یوں ہی کرتا جائے یہاں تک کہ ساری برائیوں پر نشان لگانے میں کامیاب ہو جائے۔ اسی طرح وہ اچھی صفات اپنانے کی بھی کوشش کرے، جب کسی ایک پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائے جیسے توبہ اور ندامت تو اس پر نشان لگادے اور بقیہ پر عمل کرنے کی ترکیب کرے۔ یہ وہ چیزیں ہیں کہ کامل مرید بننے کا خواہشمند ان کا محتاج ہے۔ وہ لوگ جو طبقۂ صالحین میں شمار ہوتے ہیں انہیں تو ظاہری گناہ بھی حساب نامے میں لکھنے چاہئیں، جیسے: غیبت اور چغلی سے زبان کو تر رکھنا، ریاکاری کرنا، اپنی بڑائی بیان کرنا اور دشمنیاں نبھانا۔ کیونکہ اکثر ایسے لوگ ان ظاہری گناہوں سے نہیں بچ پاتے اور جب تک ظاہر گناہوں سے پاک نہ ہو تو دل کی پاکی حاصل کرنا ممکن نہیں۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرّحمن ابنِ جَوْزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جس انداز پر اعمال کا محاسبہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہے وہ مدنی انعامات جیسا ہی ہے، مدنی انعامات میں بھی سوالات کی صورت میں منجیات اور مہلکات کا کافی بیان موجود ہے نیز ظاہری گناہوں سے بچنے کے حوالے سے بھی کئی

---

1 .....منہاج القاصدین، کتاب التفکر، النوع الرابع، المنجیات، ۳/۴۰۶ ملتقطا۔

www.dawateislami.net

سوالات مدنی انعامات کی زینت ہیں۔ بیان کردہ کلام کو سن کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ مدنی انعامات کی صورت میں فکر مدینہ کے ذریعے اپنا محاسبہ کرنے کا انداز نیا نہیں بلکہ کئی صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ یقیناً خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو روزانہ فکر مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کے رسالہ میں خانہ پری فرماتے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ یادرکھئے! اگر آج ہم نے فکر مدینہ کرتے ہوئے اپنے اعمال کا محاسبہ نہیں کیا تو کل قیامت کے دن بڑی حسرت وندامت کا شکار ہوسکتے ہیں، لہٰذا عقل مندی یہ ہے کہ فکر مدینہ والے مدنی انعام پر عمل کرنے کو اپنا معمول بنالیا جائے، اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی برکت سے آخرت کی بہترین تیاری کی راہ ہموار ہوگی۔ آیئے! فکر مدینہ کی عادت بنانے کی نیت سے بزرگان دین کے 8 فرامین سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

فکر مدینہ کی ترغیب پر مشتمل 8 فرامین

(1) فرمانِ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ: اپنے نفس کا محاسَبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جائے اور وزن کئے جانے سے پہلے اپنے عمل کا خود وزن کرو اور بہت بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ۔[1]

(2) فرمانِ حضرتِ سیّدُنا ذوالنّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ: عبادت کی چابی غور وفکر (یعنی محاسبہ) کرنا ہے۔[2]

(3) فرمانِ حضرتِ سیّدُنا ابو عثمان مغربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ: انسان راہِ سُلوک میں جو

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۲۸۔

2 .....الرسالۃ القشیریۃ، باب مخالفۃ النفس وذکر عیوبھا، ص: ۱۸۸۔

www.dawateislami.net

چیزیں اپنے اوپر لازم کرتا ہے ان میں سب سے افضل محاسبۂ نفس، مراقبہ اور علم کے ذریعے اپنے عمل کی جانچ کرنا ہے۔[1]

(4) فرمانِ حضرتِ سیّدُنا مکحول شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ: انسان جب بستر پر آرام کرنے لگے تو سوچے کہ آج اس نے کیا کیا؟ اگر بھلے کام کئے ہوں تو حمد الٰہی بجالائے اور اگر گناہ سرزد ہوئے تو استغفار کرے اور جلد توبہ کرے۔ اگر ایسا نہ کیا تو اس تاجر کی مانند ہو گا جو خرچ تو کرتا جائے لیکن حساب و کتاب نہ رکھے۔ اُسے پتا ہی نہیں چلے گا اور کنگال ہو جائے گا۔[2]

(5) فرمانِ حضرتِ سیّدُنا احمد بن حُسَین جریری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ: طریقت کا معاملہ دو ضابطوں پر مبنی ہے: (1) اللہ کی رِضا کے لئے اپنے نفس کا محاسبہ و مراقبہ کرنا (2) اپنے علم پر عمل پیرا ہونا۔[3]

(6) فرمانِ حضرتِ سیّدُنا مَیْمون بن مہران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ: متّقی شخص اپنے نفس کا حساب ظالم بادشاہ اور بخیل سے بھی زیادہ لیتا ہے۔[4]

(7) فرمانِ حضرتِ سیّدُنا حسن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ: مومن اپنے نفس پر حاکم ہے، وہ رِضائے الٰہی کی خاطر نفس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ دنیا میں نفس کا محاسبہ کرنے

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۲۸۔

2 .....تنبیہ الغافلین، باب التفکر، ص۳۰۹۔

3 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۲۸۔

4 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۳۸۔

www.dawateislami.net

والوں کا حساب آخرت میں آسان ہو گا جبکہ محاسبہ نہ کرنے والوں کا حساب بروز قیامت سخت ہو گا۔[1]

(8) فرمانِ حضرتِ سیّدنا ابو عبدُاللہ احمد بن عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ: پابندی سے محاسبۂ نفس کرنا بہترین عبادت ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پابندی سے فکر مدینہ کرنا چونکہ بہترین عبادت ہے اِس لئے شیطان ہمیں فکر مدینہ کرنے نہیں دیتا اور اگر کوئی خوش نصیب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے خوف خدا اور آخرت کی بہتری کے جذبے سے سرشار ہو کر مدنی انعامات کا رسالہ پر کرنے کی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائے تو شیطان اسے پابندی سے رسالہ پُر کرنے نہیں دیتا، پہلے فکر مدینہ کرنے میں ناغہ کرواتا اور بالآخر فکر مدینہ کرنے سے دور کر دیتا ہے۔ لہٰذا ہمّت کیجئے اور آج سے ہی مدنی انعامات کا رسالہ پر کرنے کا ارادہ کر لیجئے، شیطان کو ناکام بنانے کا آسان حل یہ ہے کہ آپ فکر مدینہ کرنے کے لیے کوئی وقت مقرر کر لیجئے، جیسے تہجد یا فجر کی نماز کے بعد، رات کو سونے سے پہلے یا جیسے آپ کو آسانی ہو، اور کوشش کر کے مقررہ وقت پر ہی فکر مدینہ کرنے کی سعادت حاصل کیجئے، یوں آہستہ آہستہ آپ کی عادت پختہ ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۳۸۔

2 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۲۸۔

www.dawateislami.net

فکرِ مدینہ کے لئے مخصوص وقت

حضرتِ سیِّدُنا امام عبد الرحمٰن ابنِ جَوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دن کی ابتدا میں ایک وقت ایسا ہونا چاہئے جس میں انسان اپنے نفس پر لازم کرے کہ میں فلاں کام کروں گا اور فلاں کام نہیں کروں گا۔ اِسی طرح دن کے آخر میں بھی کوئی وقت رکھے جس میں اپنے نفس سے مُطالَبہ کرے اور جو کچھ وہ دن میں کر چکا ہے اُس کا حساب لے۔ جیسا کہ تاجر اپنے کاروباری شریک سے حساب کرتے ہیں اور اس حساب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اُسے نفع و نقصان کا پتہ چلے۔[1]

سونے سے قبل فکرِ مدینہ

حضرت علامہ ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے: ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اپنے ہر قول و فعل پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتے اور اس کو ایک رجسٹر میں محفوظ کر لیتے۔ نمازِ عشا کے بعد رجسٹر کھول کر اپنے اقوال و افعال میں غور و فکر کرتے، اگر کوئی قول یا فعل قابلِ استغفار ہوتا تو استغفار کرتے، اگر کوئی قول یا فعل قابلِ توبہ ہوتا تو توبہ کرتے اور اگر کوئی قول یا فعل قابلِ شکر ہوتا تو شکر کرتے، اِس کے بعد وہ آرام کرتے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے

---

1 .....منہاج القاصدین، کتاب المحاسبۃ والمراقبۃ، بیان حقیقۃ المحاسبۃ بعد العمل، ۳/۱۳۷۴۔

2 .....فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ۵/۸۶، تحت الحدیث: ۶۴۶۸۔

کے لئے کوئی وقت مقرر لینا چاہئے اور بِلاناغہ اس وقت لازمی فکر مدینہ کر لینی چاہئے۔ شیخ طریقت، امیر اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات کے رسالے کے بیک ٹائٹل (Back Title) پر یہ سوال بھی عطا فرمایا ہے: **آپ نے فکر مدینہ (یعنی محاسبے کے دوران خانہ پری کرنے) کے لئے کون سا وقت مقرر فرمایا ہے؟**

اِس سوال کا مقصد یقیناً یہی ہے کہ ہمیں فکر مدینہ پر استقامت نصیب ہو، بلا ناغہ اپنا محاسبہ کرتے رہیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہیں۔ یقین مانئے! فکرِ مدینہ کرنے سے اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہوتے ہیں، عمل کا جذبہ ملتا اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نفس و شیطان ہمیں فکر مدینہ کی پابندی نہیں کرنے دیتے، وسوسے ڈالتے اور بہکاتے ہیں، لیکن یاد رہے! فکر مدینہ کے ذریعے پابندی سے محاسبہ کرنا بھی نفس و شیطان پر غلبہ حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ چنانچہ

نفس پر غَلَبہ حاصِل کرنے کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو طالب مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: نفس پر غلبہ حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس کا مالک بن جائے، اور اس کے لئے پہلے اس پر سختی کریں اور اسے کوئی بھی آسانی فراہم نہ کریں، اگر اس طرح آپ نے اس پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کی تو یقیناً اس پر غالب آجائیں گے اور اگر اِس پر سختی نہ کی تو وہ آپ پر غالب آجائے گا۔ اگر کامیابی چاہتے ہیں تو اس کی خواہشات پوری نہ کریں بلکہ اس کا ہر طرف سے محاسبہ کریں کیونکہ اگر آپ نے اسے نہ روکا تو یہ آپ کو بھی

اپنے ساتھ ہی بہالے جائے گا۔ لہٰذا اگر اس پر قدرت چاہتے ہیں تو اس کی خواہشات کے اسباب کا خاتمہ کر کے پہلے اسے کمزور کریں اور اس کی شہوات کے سامان کو روک کر رکھیں ورنہ وہ آپ پر قابو پا کر آپ کو پچھاڑ دے گا۔ نفس پر قابو پانے کا سب سے **پہلا مرحلہ** یہ ہے کہ ہر وقت اس کا محاسبہ کیا کریں بلکہ ہر لمحہ اس کی کڑی نگرانی کریں اور دل میں پیدا ہونے والے ہر خیال پر عمل کرنے کی بجائے پہلے کچھ دیر ٹھہر کر سوچیں اگر وہ خیال اللہ کو راضی کرنے والے کسی کام کا ہو تو اس سے پہلے کہ یہ ذہن سے مِٹ جائے اس پر فوراً عمل کریں اور اگر وہ خیال اللہ کو راضی کرنے کے لئے نہ ہو تو اس پر عمل نہ کریں، فوراً اسے دل سے نکال دیں تاکہ وہ پختہ نہ ہونے پائے بلکہ اس خیالِ غیر کو خیالِ یار سے بدل دیں تاکہ وہ آپ کو نہ بدل سکے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ فکر مدینہ والے مدنی انعام پر مضبوطی کے ساتھ عمل کیا جائے تو بہت حد تک نفس و شیطان کو لگام ڈالی جاسکتی ہے۔ واقعی جو اپنے نفس کی نگرانی کرتا ہے، اس کی خواہشات کو پورا کرنے سے بچتا ہے وہ آخر کار اس پر غالب آجاتا ہے، پھر نفس اس کی اطاعت کرتا ہے، مگر جو نفس کی خواہشات کو پورا کرتا ہے، نفس اس پر غلبہ پالیتا ہے اور پھر ہر جائز و ناجائز خواہشات کو پورا کرواتا ہے۔ آیئے! فکر مدینہ والے مدنی انعام پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے بزرگان دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی 08 حکایات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

---

1 .....قوت القلوب، الفصل الخامس والعشرون، فی ذکر تعریف النفس۔۔ ۱/ ۱۵۵۔

www.dawateislami.net

(1) تصوّر ہی تصوّر میں فکر مدینہ

حضرتِ سیّدُنا ابراہیم تَیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے تصوُّر باندھا کہ میں جنتی پھل کھا رہا ہوں، اس کی نہروں سے پانی پی رہا ہوں اور وہاں کی حوروں سے گلے مل رہا ہوں پھر میں نے تصوُّر باندھا کہ جہنم میں طوق اور زنجیروں میں جکڑا جہنم کی کڑوی غذا تھوہڑ کھا رہا ہوں اور پیپ پی رہا ہوں۔ اس کے بعد میں نے نفس سے کہا: اے نفس! تُو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا: میں دنیا میں جا کر اچھے کام کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: تیری آرزو پوری ہوئی، جا نیک عمل میں مصروف ہو جا۔[1]

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے فکر مدینہ کا بہت پیارا انداز ہمیں ملتا ہے کہ ہم بھی دن رات میں کم از کم کسی ایک وقت کے لئے شور و غل سے دور تنہائی میں جا کر آنکھیں بند کر کے فکر مدینہ کریں، جہنم کے ہولناک عذابات کو تصور میں لائیں، وہاں پہنچنے والی ناقابل برداشت تکالیف ذہن میں لائیں اور اپنا تڑپنا، فریادیں کرنا نیز اپنی بے بسی کی انتہا کے بارے میں سوچیں، اس کے بعد جنت کا تصور باندھیں، وہاں کی عظیم نعمتوں سے لطف اندوز ہونے اور کبھی ختم نہ ہونے والی راحت و آسائش کو ذہن میں لائیں اور پھر غور کریں کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟ یقیناً ہمارا نفس جہنم کا سب سے ہلکا عذاب بھی برداشت نہیں کر سکتا، جب ایسا ہے تو پھر ہم کیوں نفس کو بے لگام چھوڑ کر خوب نافرمانیاں کرتے پھر رہے ہیں؟ کیوں فکر مدینہ کے ذریعے نفس کو لگام نہیں ڈالتے؟ کیوں اپنا محاسبہ نہیں کرتے؟ یقیناً اگر اس انداز میں ہمیں غور و فکر

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۳۸۔

کرنے کی سعادت مل گئی تو اپنی اصلاح کرنا آسان ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) فکر مدینہ کی اور روح نکل گئی

حضرتِ سیِّدُنا تَوبہ بن صِمّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے ایک دن حساب لگایا تو اُن کی عمر 60 سال بنی، دنوں کا حساب کیا تو وہ 21500 بنے، اُنہوں نے چیخ ماری اور فرمایا: ہائے افسوس! (اگر میں نے روزانہ ایک گناہ کیا ہو تو) میں حقیقی بادشاہ سے 21500 گناہوں کے ساتھ ملاقات کروں گا اور جب روزانہ 10,000 گناہ ہوں تو کیا صورت حال ہو گی! یہ سوچ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ غش کھا کر گر پڑے اور آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔[1]

اللّٰہُ اَکْبَر! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سب کے لئے مقام غور ہے، ہم میں سے کسی کی عمر زیادہ ہے تو کسی کی کم، فکر مدینہ کرنے کے لئے ہم اپنی عمر کے دن ہی شمار کر لیں اور روزانہ کے ایک گناہ کے حساب سے اپنے گناہوں کا ٹوٹل نکال لیں تو یہی ہماری نیندیں اڑانے کے لئے کافی ہو گا۔ سوچئے تو سہی! اللہ پاک چاہے تو ایک گناہ پر ہی ہمیں جہنم میں جانے کا حکم فرمادے، وہ قادر مطلق ہے، کون ہے جو اس کی جناب میں ذرہ برابر مجال کا مظاہرہ کر سکے! اور جب معاملہ ایک گناہ سے بڑھ کر ہزاروں بلکہ ایک دن میں کئی گناہ کرنے یا شب و روز گناہوں ہی میں بسر کرنے کی صورت میں لاکھوں گناہوں تک پہنچ جائے تو پھر کس قدر ہولناک معاملہ ہو گا! خدارا ہوش میں

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، بیان حقیقۃ المحاسبۃ بعد العمل، ۵/۱۳۹۔

آیئے! فکر مدینہ والے مدنی انعام کے ذریعے روزانہ اپنا محاسبہ کرکے خود کو گناہوں سے بچایئے، نیکیوں کی شاہراہ پر خود کو دوڑایئے! پھر دیکھئے گا ہماری دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی بہتر بلکہ بہترین ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) چراغ پر انگلی رکھ کر فکر مدینہ

حضرتِ سیّدُنا اَحْنَف بن قَیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے: میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں صبح تک رہتا تھا، آپ رات کے اکثر حصّہ میں نماز پڑھتے اور دعا مانگتے تھے، اس کے بعد چراغ کے پاس جا کر اس پر انگلی رکھتے حتّٰی کہ آگ کی تپش محسوس ہوتی پھر خود سے مخاطب ہو کر فرماتے: آج تُو نے فلاں عمل کس لئے کیا؟ آج تجھے فلاں عمل پر کس چیز نے ابھارا؟[1]

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ہمارے بزرگان دین رت جگا کر کے عبادت میں گزاریں اور اپنا محاسبہ کرکے نفس کو سزا بھی دیں، جبکہ ہم فجر بھی بستر پر گزاریں اور نفس کی لگام ڈھیلی چھوڑ کر معاشرے میں دندناتے پھریں، یہ کہاں کا انصاف ہے! بقول ڈاکٹر اقبال:

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو؟
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

ہم واقعی نہ جانے کس دھوکے میں مبتلا ہو کر اپنی آخرت تباہ کئے جا رہے ہیں،

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۳۸۔

چراغ پر انگلی رکھنا تو بڑی بات ہے ہم گرمیوں میں تپتے ہوئے فرش پر کچھ دیر کے لئے ہاتھ نہیں رکھ سکتے، سالن کی گرم پتیلی کو بغیر کسی چیز کے واسطے کے ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھ سکتے، چائے کا گرما گرم گھونٹ ہماری زبان جلانے کے لئے کافی ہو جاتا ہے، جب ہم اتنے نازک ہیں تو سوچئے! بروز قیامت تانبے کی تپتی زمین پر سورج سے صرف سوا میل کی دوری پر ننگے پاؤں کس طرح کھڑے ہوں گے! آج ہمارے پاس وقت ہے، آیئے! نیت کرتے ہیں کہ روزانہ پابندی کے ساتھ فکر مدینہ کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) پاؤں گل کر الگ ہو گیا

منقول ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص اپنے عبادت خانہ میں طویل عرصے تک عبادت کرتا رہا۔ ایک دن باہر جھانکا تو اچانک ایک عورت پر نظر پڑی اور اس پر فریفتہ ہو گیا۔ اس کے پاس جانے کے لئے قدم باہر نکالا ہی تھا کہ رحمتِ الٰہی اس کی طرف متوجہ ہو گئی، وہ خود سے کہنے لگا: یہ میں کیا کرنے جارہا ہوں؟ یہ کہہ کر وہ برے ارادے سے باز رہا اور اللہ نے اسے محفوظ رکھا۔ اس فعل پر نادم ہوتے ہوئے وہ اپنا پاؤں عبادت خانہ میں رکھنے لگا تو خیال آیا: یہ کیسے ہو سکتا ہو کہ جو پاؤں گناہ کے ارادے سے باہر نکلا اب میرے ساتھ عبادت خانہ واپس جائے؟ اللہ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ وہ پاؤں عبادت خانہ سے باہر لٹکا کر بیٹھ گیا حتّٰی کہ بارشوں، ہواؤں، برف باری اور دھوپ کی وجہ سے وہ گل کر الگ ہو گیا، اِس پر وہ اللہ کا شکر بجالایا۔[1]

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، بیان حقیقۃ المحاسبۃ بعد العمل، ۵/۱۴۰۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پچھلی امتوں میں بھی ایسے لوگ تھے جو نفس کی سرکشی کو ہاتھوں ہاتھ روک کر اپنا محاسبہ کیا کرتے تھے۔ بنی اسرائیلی شخص نے جس انداز میں فکر مدینہ کی اگر ہم بھی اسی انداز میں سوچیں کہ ہمارا یہ گناہوں سے لتھڑا وجود کل جب بارگاہ الٰہی میں پیش ہو گا تو ہمارا کیا بنے گا! ہاتھ کے گناہ الگ، پاؤں کے گناہ الگ، آنکھ کے گناہ الگ، زبان کے گناہ الگ، دیگر اعضا کے گناہ الگ، اتنا ہی نہیں بلکہ گناہوں سے آلودہ ہمارے یہ اعضا ہمارے خلاف گواہی بھی دے رہے ہوں گے، اس وقت کس قدر بے بسی کا سامنا ہو گا! آج ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہم گناہ کی طرف صرف قدم نہیں بڑھاتے بلکہ گناہ کی طرف ایسے دوڑے چلے جاتے ہیں، گویا یہی ہمارے دنیا میں آنے کا مقصد ہو، گناہ کئے بغیر ہمیں تسکین نہیں ملتی، جب تک آنکھ حیا سوز مناظر نہ دیکھ لے نیند نہیں آتی، جب تک زبان کسی کی غیبت و چغلی نہ کرلے منہ کا ذائقہ ٹھیک نہیں ہوتا، جب تک ہاتھ پاؤں کسی گناہ سے آلودہ نہ کرلیں یہ ہمیں سُن یا شَل محسوس ہوتے ہیں، آخر ہم کیا چاہتے ہیں! کاروبار میں تو ہمیں ایک روپیہ کی اونچ نیچ برداشت نہیں ہوتی کیونکہ اس سے ہمارے دنیاوی معاملات پر فرق پڑتا ہے، لیکن کیا ہم نے اپنا محاسبہ کرتے ہوئے کبھی یہ سوچا کہ ہمارے دن رات کے گناہوں کی وجہ سے ہماری آخرت کسی قدر برباد ہوتی جارہی ہے! ہم دنیا کی محبت میں آخرت کو یکسر بھلا بیٹھے ہیں، لیکن یاد رہے! جس دن یہ سانسوں کی مالا ٹوٹے گی اور یہ دنیا ہم سے چھوٹے گی اس دن ہم خود کو عذاب الٰہی سے چھڑا نہیں پائیں گے، ابھی مہلت ہے، آیئے! پکی نیت کرتے ہیں کہ فکر مدینہ کے ذریعے مدنی

انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے ذریعے روزانہ اپنا محاسبہ کیا کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5) پوری زندگی گرم پانی پیا

منقول ہے کہ ایک بزرگ کی نگاہ کسی عورت کی طرف اٹھ گئی تو انہوں نے نفس کو سزا دینے کا فیصلہ کیا اور ساری زندگی ٹھنڈا پانی نوش نہ فرمایا بلکہ گرم پانی پیتے رہے تاکہ نفس دنیا کی نعمت کے لئے تڑپتا رہے۔[1]

(6) پورا سال روزے رکھے

حضرتِ سیّدُنا حسّان بن ابو سنان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کسی مکان کے پاس سے گزرے تو پوچھا: یہ کب بنا؟ پھر نفس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایسا بے مقصد سوال تُو نے کیوں پوچھا؟ اب میں ایک سال روزے رکھ کر تجھے سزا دوں گا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک سال تک روزے رکھے۔[2]

(7) ایک سال تک پوری رات نماز پڑھی

حضرتِ سیّدُنا تمیم داری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک رات سوئے تو تہجد کے لئے اٹھ نہ سکے۔ اس پر آپ نے نفس کو یہ سزا دی کہ ایک سال رات کو بالکل نہ سوئے بلکہ مسلسل نماز پڑھتے رہتے۔[3]

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، بیان حقیقۃ المحاسبۃ بعد العمل، ۵/۱۳۹۔

2 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، بیان حقیقۃ المحاسبۃ بعد العمل، ۵/۱۳۹۔

3 .....احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، بیان حقیقۃ المحاسبۃ بعد العمل، ۵/۱۳۹۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم پر یہ چیزیں لازم نہیں کہ نفس کو سزا دینے کے لئے پوری زندگی ٹھنڈا پانی نہ پئیں، سارا سال روزے رکھیں، پوری رات نماز میں گزار دیں، یہ بزرگان دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے نفس کو سزا دینے کے انداز تھے، لیکن ہم اپنے بزرگوں کے اندازِ فکر مدینہ کو سامنے رکھ کر کیا اتنا نہیں کرسکتے کہ جب بھی نفس ہمیں ورغلائے تو ہم فوراً اس کی توجہ نیکیوں کی طرف کردیں، ہم اگر پوری زندگی ٹھنڈے پانی سے دور نہیں رہ سکتے تو نفس کو سزا دینے کے لئے گرمیوں کے دنوں میں کم از کم ایک دن تو ٹھنڈے پانی سے دور رہ سکتے ہیں، اگر ہم سارا سال روزے نہیں رکھ سکتے تو کم از کم رمضان شریف کے مکمل روزوں کی پابندی کے ساتھ ہر پیر شریف کا روزہ تو رکھ سکتے ہیں، اگر پوری رات نماز میں نہیں گزار سکتے تو کم از کم پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کے ساتھ تہجد کی سعادت تو حاصل کرسکتے ہیں، اور اگر اتنا بھی نہیں کرسکتے تو کم از کم یہ تو ہمیں کرنا ہی پڑے گا کہ خود کو فکر مدینہ کے ذریعے گناہوں اور حرام کاموں سے بچائیں اور جو چیزیں ہم پر لازم ہیں ان میں کوتاہی نہ کریں، یاد رکھئے! جذبہ راہنمائی کرتا ہے، جب ہم دنیا کی محبت میں اپنی صحت، بھوک، پیاس اور آسائشوں کا خیال ترک کرسکتے ہیں تو کیا آخرت کی بہتری کے لئے کچھ ہمت نہیں کرسکتے! یقیناً کرسکتے ہیں، تو آیئے! نیت کرتے ہیں کہ فکر مدینہ والے مدنی انعام پر عمل کے ذریعے اپنی اصلاح اور آخرت کی بہتری کے لئے بھرپور کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

نفس کو کیسے سزا دے

حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر نفس

محاسبہ کے باوجود حقوقُ اللہ میں کوتاہی اور گناہ کرنے سے باز نہ آئے تو اسے کھلی چھٹی نہیں دینی چاہئے کیونکہ اس طرح اس کے لئے گناہ کرنا آسان ہو جاتا ہے اور نفس کو گناہوں کی عادت پڑ جاتی ہے پھر گناہوں سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے اور یہ چیز ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ لہٰذا نفس کو خبر دار کرتے رہنا چاہئے، مثلاً آدمی جب نفسانی خواہش کے سبب کوئی ایسا لقمہ کھالے جس کے حلال یا حرام ہونے میں شبہ ہو تو نفس کو بھوکا رکھ کر سزا دے اور اگر کسی غیر محرم کو دیکھ لے تو آنکھ کو یہ سزا دے کہ کسی چیز کی طرف نہ دیکھے۔ اسی طرح جسم کے ہر عضو کو کوتاہی کرنے پر خواہشات کی تکمیل سے روک کر سزا دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(8) پرندہ ساری رات روتا رہا

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (ملکِ) شام کی ایک بستی میں مجھے ایک رات گزارنے کا اتفاق ہوا، تو ساری رات میں نے کسی پرندے کی نوحہ زاری اور رونے کی آواز سنی، اور وہ بار بار یہی کہہ رہا تھا (اے اللہ!) مجھ سے خطا ہو گئی مگر آئندہ نہیں ہو گی۔[2]

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ والے پرندوں کی بولی بھی سمجھ لیتے ہیں وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے علاوہ پرندے بھی خطاؤں سے ڈرتے اور گریہ و زاری کرتے ہیں، حالانکہ پرندے ہماری

---

1 ..... احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، بیان حقیقۃ المحاسبۃ بعد العمل، ۵/۱۳۹۔

2 ..... الزھر الفائح فی ذکرہ من تنزہ عن الذنوب والقبائح، ص ۸۳۔

طرح شرعی احکامات کے پابند نہیں ہیں، جب پرندوں کا یہ حال ہے تو ہم اشرف المخلوقات انسان خطاؤں پر اپنا محاسبہ کرتے ہوئے بارگاہِ اِلٰہی میں رجوع کیوں نہیں لاتے! ساری رات رونا تو درکنار ہمیں تو بسا اوقات کئی مہینے گزر جاتے ہیں اور خوف خدا کے سبب آنکھ سے ایک آنسو تک نہیں نکلا ہوتا، ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنے کی شدید حاجت ہے اور اس کے لئے ہمیں فکر مدینہ کرنے کی ضرورت ہے، کوشش کیجئے کہ آپ کے پاس مدنی انعامات کا رسالہ ہر وقت موجود رہے، یہ آپ کو گناہوں سے بچنے کی یاد دہانی کرواتا رہے گا، اور جب فکر مدینہ کے لئے مقرر وقت آئے پابندی کے ساتھ فکر مدینہ شروع کر دیجئے، پھر دیکھئے، آپ کی زندگی میں کیسا مدنی انقلاب برپا ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں فکر مدینہ والے مدنی انعام کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیان کا خلاصہ سماعت کرتے ہیں:

❁ بے فائدہ کلام پر بھی ہمارے بزرگان دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اپنا محاسبہ کرتے ❁ بروز قیامت ہر نیکی اور بدی کا نتیجہ انسان کے سامنے ہو گا ❁ قیامت کے دن اپنے گناہوں پر افسوس کرنا کوئی فائدہ نہ دے گا ❁ جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کام آنے والے اعمال کرے وہ عقلمند ہے ❁ کسی کام کو کرنے سے پہلے اس کے انجام کے بارے میں غور کر لینا چاہئے ❁ ہر مرید کے پاس ایک حساب نامہ ہونا چاہئے جس میں منجیات اور مہلکات درج ہوں جیسا کہ مدنی انعامات کا رسالہ ❁ حساب لئے جانے سے پہلے اپنا حساب کر لینا چاہئے ❁ پابندی سے نفس کا محاسبہ کرنا بہترین عبادت ہے ❁ فکر مدینہ پر استقامت پانے کے لئے وقت مقرر کرنا مفید ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(15) غم خواری کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ الْمُحَدِّثِین حضرتِ سَیِّدُنا ابوزُرْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا

---

1 ..... فیضانِ رمضان، ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اے ابو زُرعَہ! کون سی عبادت کے بدلے میں آپ کو یہ اِعْزاز و اِکرام مِلا ہے۔ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھ سے 10 لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور ہر حدیث میں "عَنِ النَّبِیِّ" کے بعد "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ" لکھا ہے اور تُم جانتے ہو کہ نبیِّ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو مُسلمان ایک مرتبہ مجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ پاک اس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ یہ دُرُود شریف کی بَرَکت ہے کہ خُداوَندِ عالَم نے مجھے فِرِشتوں کا امام بنا دیا ہے۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

ایک اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁...ضَرورَ تاً سِمَٹ

---

1 .....شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار من رأی الموتی فی منامہ... الخ، ص ۲۹۴ ملخصًا۔

2 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَمّی! بھائی کب مرے گا؟

ایک گھرانا میاں بیوی اور تین بچوں پر مشتمل تھا جو جیسے تیسے زندگی کی گاڑی گھسیٹ رہا تھا۔ گھر کا سربراہ بہت عرصے سے بیمار تھا، جو جمع پونجی تھی وہ اس کے علاج معالجے پر لگ چکی تھی مگر وہ اب بھی چارپائی سے لگا ہوا تھا۔ ایک دن وہ اپنے تین بچوں کو یتیم کر کے سفرِ آخرت پر روانہ ہو گیا۔ تین روز تک پڑوس سے کھانا آتا رہا، چوتھے روز بھی وہ مصیبت کا مارا گھرانا کھانے کا منتظر رہا مگر لوگ اپنے اپنے کام دھندوں میں لگ چکے تھے، لہٰذا کسی نے بھی اس گھر کی طرف توجہ نہیں دی۔ بھوکے بچے بار بار باہر نکل کر سامنے والے سفید مکان کی چمنی سے نکلنے والے دھویں کو دیکھتے۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ ان کے لئے کھانا تیار ہو رہا ہے۔ جب بھی قدموں کی چاپ آتی اُنہیں لگتا کوئی کھانے کی تھالی اٹھائے آرہا ہے مگر کسی نے بھی ان کے دروازے پر دستک نہ دی۔ ماں تو پھر ماں ہوتی ہے، اُس نے گھر سے کچھ روٹی کے سوکھے ٹکڑے ڈھونڈ نکالے، پانی میں نرم کر کے ان ٹکڑوں سے بچوں کو تھوڑا کھلا کر تھوڑا بہلا پھسلا کر سلا دیا۔ اگلے روز پھر

بھوک سامنے کھڑی تھی، گھر میں تھا ہی کیا جسے بیچا جاتا، پھر بھی کافی تلاش کے بعد دو چار چیزیں نکل آئیں جنہیں کباڑیے کو فروخت کر کے دو چار وقت کے کھانے کا انتظام ہو گیا۔ جب یہ پیسے بھی ختم ہو گئے تو پھر جان کے لالے پڑ گئے۔ بھوک سے نڈھال بچوں کا چہرہ ماں سے دیکھا نہ گیا۔ ساتویں روز بیوہ عورت خود کو بڑی سی چادر میں لپیٹ کر محلے کی پرچوں کی دکان پر پہنچی اور اُدھار پر کچھ راشن مانگا تو دکان دار نے صاف انکار کر دیا۔ اُسے خالی ہاتھ ہی گھر لوٹنا پڑا۔ ایک تو باپ کی جدائی کا صدمہ اور اوپر سے مسلسل فاقہ، 9 سالہ بیٹے کی ہمت جواب دے گئی اور وہ بخار میں مبتلا ہو کر چارپائی پر پڑ گیا۔ گھر میں کھانے کو نہیں تھا دوائی کے پیسے کہاں سے آتے! ماں بخار سے آگ بنے بیٹے کے سر پر پانی کی پٹیاں رکھ رہی تھی اور سات سالہ بہن اپنے ننّھے منّے ہاتھوں سے بھائی کے پاؤں دبا رہی تھی۔ اچانک وہ اٹھی، ماں کے پاس آئی اور کان سے منہ لگا کر بولی: **امّی! بھائی کب مرے گا؟** ماں کے دل پر تو گویا خنجر چل گیا، تڑپ کر اُسے سینے سے لپٹا لیا اور پوچھا: میری بچی، تم یہ کیا کہہ رہی ہو؟ بچی اپنی سمجھ کے مطابق بولی: ہاں امّی! بھائی مرے گا تو کھانا آئے گا نا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے یہ حکایت فرضی ہو لیکن اس کے باوجود ہماری بے حسی کی زبردست عکاس ہے۔ آج ہم سے احساس نام کی چیز ختم ہوتی جا رہی ہے، کسی کی بیماری ہو یا قرضداری، بیروزگاری ہو یا گھریلو ناچاقی، بے اولادی ہو یا بے جا مقدمہ بازی، ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمارے دل سخت ہوتے جا رہے ہیں۔

درجنوں ہلاکتوں اور سینکڑوں زخمیوں کی خبر پڑھ سن کر بھی ہمارے ماتھے پر شکن نہیں آتی۔ مختلف شاہراہوں پر ٹریفک حادثات دیکھ کر بھی ہمیں جھرجھری نہیں آتی بلکہ دوستوں کی بیٹھک میں ایسے حادثات مزے لے لے کر بیان کئے جاتے ہیں۔ یقین مانئے! یہ بہت بڑا المیہ ہے، نہایت افسوسناک بات ہے، یہی وجہ ہے کہ آج اپنی سخت دلی کی وجہ سے ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دور ہوتے ہوتے اتنا دور ہو چکے ہیں کہ پڑوس میں میت ہو جائے تو ہم سے تعزیت کے دو بول ادا نہیں ہو پاتے، کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرنے کا ہمارا ذہن نہیں بنتا، کسی کو مشکل یا مصیبت کا شکار دیکھ کر ہم سے تسلی کے چند کلمات نہیں بولے جاتے۔ آخر ہم کیوں اتنے خود غرض اور مطلب پرست ہوتے جارہے ہیں! ہمیں اپنی ذات اور اپنے مفاد کے آگے کچھ اور کیوں نظر نہیں آتا! ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم دوسروں کے غموں میں شریک ہوتے، ان کی غم خواری کرتے، مصیبت زدوں سے تعزیت کرتے اور احادیث میں بیان کردہ فضائل کے حقدار ٹھہرتے۔ دو فرامین مصطفےٰ ملاحظہ کیجئے!

دو فرامین مصطفےٰ

(1) جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اُسے پرہیز گاری کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[1]

---

1 ..... معجم اوسط، ۶/۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲۔

(2) جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اُسے مصیبت زدہ کے برابر اجر ملے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! غمزدہ شخص کی غم خواری کرنے والے کو پرہیز گاری کا لباس نصیب ہوتا ہے۔ پرہیز گاری کے لباس کے متعلق اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِبَاسُ التَّقْوٰىۙ ذٰلِكَ خَیْرٌ ترجمۂ کنزالعرفان: اور پرہیز گاری کا لباس سب سے بہتر ہے۔ (پ۸، الاعراف: ۲۵)

اس آیت کے تحت تفسیر ''صراط الجنان'' میں ہے: تقویٰ کا معنی ہے برے عقائد اور برے اعمال کو ترک کر دینا اور پاکیزہ سیرت اپنانا، جس طرح کپڑوں کا لباس انسان کو سردی، گرمی اور برسات کے موسموں کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے اِسی طرح تقویٰ کا لباس انسان کو اُخروی عذاب سے بچاتا ہے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! غم خواری کرنے سے پرہیز گاری کا لباس نصیب ہوتا اور پرہیز گاری کے لباس سے عذاب سے چھٹکارا ملتا ہے۔ نیز حدیث شریف میں مصیبت زدہ سے تعزیت کرنے والے کے لئے دو جنتی جوڑوں اور مصیبت زدہ شخص کے برابر ثواب ملنے کی بھی بشارت ہے۔ غور تو کیجئے! غم خواری اور تعزیت کرنے میں ایک

---

1 ..... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵۔

2 ..... صراط الجنان، ۳/۲۹۱۔

پیسے کا خرچ نہیں ہے، لیکن بدلے میں ایسے انمول جوڑے نصیب ہو رہے ہیں جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی اور غمزدہ شخص کے برابر ثواب الگ مل رہا ہے۔ تو کیا ہم اب بھی تعزیت اور غم خواری میں سستی کریں گے؟ بالکل نہیں! ہم غمزدوں کی غم خواری اور مصیبت زدوں سے تعزیت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں گے، تاکہ ہمیں بیان کردہ انعامات سے حصہ نصیب ہو۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مریضوں کی عیادت کرنا بھی غم خواری اور ڈھیروں خیر و برکتیں حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ چند فرامین مصطفےٰ ملاحظہ کیجئے! چنانچہ

عیادت کے 5 حروف کی نسبت سے 5 فرامین مصطفےٰ

(1) مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو لوٹ آنے تک مسلسل جنتی میوے چُنتا رہتا ہے۔[1]

(2) جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جاتا ہے تو 70 ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کے لئے جاتا ہے تو 70 ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے ایک باغ تیار ہو جاتا ہے۔[2]

(3) جو اچھی طرح وضو کر کے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اپنے مسلمان

---

1 .....مسلم، کتاب البر... الخ، باب فضل عیادۃ المریض، ص ١٠٦٦، حدیث: ٦٥٥٣۔

2 .....ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، ٢/ ٢٩٠، حدیث: ٩٧١۔

www.dawateislami.net

بھائی کی عیادت کرنے جائے تو وہ ساٹھ برس کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیا جائے گا۔[1]

(4)جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ پکار کر یہ کہتا ہے: اے شخص! تو اچھا ہے، تیرا چلنا اچھا ہے، تونے جنت کی ایک منزل کو اپنا ٹھکانا بنالیا۔[2]

(5)جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ مسلسل رحمتِ الٰہی میں داخل رہتا ہے یہاں تک کہ لوٹ آئے، اور اگر مریض کے پاس بیٹھ جائے تو رحمتِ الٰہی میں ڈوب جاتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کون کون جنتی میوے چننا چاہتا ہے؟ کون کون چاہتا ہے کہ صبح وشام ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کریں؟ کون کون چاہتا ہے کہ جنت میں اس کے لئے ایک باغ تیار ہو جائے؟ کون کون چاہتا ہے کہ وہ جہنم سے دور کر دیا جائے؟ کون کون چاہتا ہے کہ اسے خوب رحمت الٰہی نصیب ہو؟ یقیناً ہم میں سے ہر شخص ان چیزوں کا طالب ہے۔ تو لیجئے! بہت ہی آسان نسخہ حاضر ہے اور وہ مریضوں کی عیادت کرنا ہے۔ بیمار ہمارا کوئی عزیز ہو یا پڑوسی، دوست ہو یا اجنبی، مالک

---

1 .....مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض... الخ، ۱/۲۹۸، حدیث: ۱۵۵۲۔

2 .....ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب... الخ، ۲/۱۹۲، حدیث: ۱۴۴۳۔

3 .....مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۳۰۰، حدیث: ۱۴۲۶۴۔

مکان ہو یا کرائے دار، سیٹھ ہو یا نوکر، استاد ہو یا شاگرد، یا کوئی عام اسلامی بھائی ہی کیوں نہ ہو، شرعی ممانعت نہ ہونے کی صورت میں ہمیں اس کی عیادت ضرور کرنی چاہئے اور ڈھیروں ثواب کا حقدار بننا چاہئے۔ یقین مانئے! آج بظاہر چھوٹے دکھنے والے ان اعمال کا ثواب کل بروز قیامت جب میزان عمل میں دیکھیں گے تو خوشی سے نہال ہو جائیں گے لیکن اگر آج ہم نے سستی کا مظاہرہ کیا تو ایسا نہ ہو کہ کل پچھتاوا ہمارا مقدر بن جائے۔ اس لئے جلدی کیجئے اور پکی نیت کر لیجئے کہ جس قدر ممکن ہو سکا رضائے الٰہی کے حصول کے لئے مریضوں کی عیادت کیا کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دورِ حاضِر کی علمی و روحانی شخصیت، شیخ طریقت امیر اہل سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "**مدنی انعامات**" بصورت سوالات عطا فرمایا ہے، اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 53 میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: "کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک **مریض** یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سنت کے مطابق **غم خواری** کی؟ اور تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطّاریہ** کے استعمال کا مشورہ دیا؟"

اگر ہم مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے اس مدنی انعام کو اپنی زندگی کا حصہ

بنالیں اور ایک ہفتے میں کم از کم ایک مریض یا مہینے میں چار مریضوں کی عیادت کی مضبوط ترکیب بنالیں نیز انہیں کچھ نہ کچھ تحفہ چاہے مالی امداد کی صورت میں ہو یا کسی کتاب یا رسالے کی صورت میں پیش کرنے کا سلسلہ بنالیں تو دنیا و آخرت کے بے شمار فوائد حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ مسلمان کو تحفہ پیش کرنے کے تو کیا ہی کہنے! حدیث شریف میں آتا ہے: ''تَهَادَوْا تَحَابُّوْا'' یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔[1] نیز تحفہ دینے سے مریض کا دل بھی خوش ہوتا ہے اور اس کی دلجوئی بھی ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! غم خواری کے متعلق تین بزرگوں کے فرامین اور ایک دعا سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

غم خواری کے متعلق تین فرامین بزرگان دین

(1) فرمانِ حضرتِ سیّدنا ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ: ''اَلْمُوَاسَاۃُ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِیْنَ'' یعنی غم خواری مؤمنوں کے اخلاق کا حصہ ہے۔[2]

(2) فرمانِ حضرت سیّدنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ: جو شخص اپنے مال، کھانے اور پانی کے ذریعے لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ لوگوں کی خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق کے ذریعے غمخواری کرے۔[3]

---

1 .....موطأ امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱۔

2 .....روض الریاحین، ۲۷۳۔

3 .....حلیۃ الاولیاء، ۷/۴۴۶، ابراھیم بن ادھم، رقم: ۱۱۱۵۸۔

www.dawateislami.net

(3) حضرتِ سیّدنا محمد بن منکدر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پوچھا گیا: لذّتِ دنیا میں سے کیا باقی بچ گیا ہے؟ فرمایا: اپنے بھائیوں کی غمخواری کرنا اور ان پر مہربان ہونا۔[1]

غم خواری کی دعا

حضرتِ سیّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اَعِزَّنِیْ بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مُوَاسَاۃَ مَنْ قَتَّرْتَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ'' یعنی اے اللہ پاک! اپنی اطاعت و فرمانبرداری کے سبب مجھے عزت عطا فرما اور اپنی نافرمانی کے باعث رُسوا نہ کرنا۔ اے اللہ پاک! اپنے فضل سے جو تو نے مجھے وسیع رزق عطا فرمایا اس کے ذریعے مجھے ان لوگوں کی غم خواری کی توفیق عطا فرما جن پر تو نے رزق کی تنگی فرمائی ہے۔

حضرتِ سیّدُنا ابو مُعاوِیہ غَسّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: یہ دعا میں نے حضرتِ سیّدُنا سعید بن سلیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: یہ معزز لوگوں کی دعا ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اگر انسان مال کے ذریعے غم خواری نہیں کر سکتا تو کم از کم زبان سے غم خواری ضرور کرے، یہ بھی معلوم ہوا کہ غم خواری مومنوں کے اخلاق کا حصہ ہے اور اسی میں دنیا کی لذت بھی۔ نیز یہ پتہ چلا کہ امام جعفر صادق غم خواری کی عظیم صفت کے حصول کے لئے دعا مانگا کرتے تھے۔

---

1 .....شعب الایمان، باب فی الجود السخاء، ۷/ ۴۴۴، رقم: ۱۰۹۲۲۔

2 .....حلیۃ الاولیاء، ۳/ ۲۲۷، جعفر بن محمد صادق: رقم: ۳۷۹۵۔

کاش! ہم بھی غم خواری والے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے غم خواروں کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اُمت کے غمگسار، غریبوں کے غم خوار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عیادت و غم خواری کے 3 واقعات ملاحظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

(1) خاتونِ جنّت کی عیادت

ایک مرتبہ مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، اجازت طلب کر کے جب مکان میں داخل ہوئے تو سلام کیا اور فرمایا: میری بیٹی! کیسی ہو؟ کہنے لگیں: مجھے درد ہے اور اس درد میں بھوک نے اِضافہ کر دیا ہے، میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں جسے میں کھا سکوں، بھوک نے مجھے نڈھال کر دیا ہے۔ یہ سن کر محبوب ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رو پڑے اور ارشاد فرمایا: اے میری لختِ جگر! غم مت کرو، بخدا! میں نے بھی تین دن سے کھانا نہیں کھایا حالانکہ اللہ پاک کے ہاں میرا مرتبہ تم سے بڑھ کر ہے۔ اگر میں اللہ پاک سے سوال کرتا تو وہ مجھے ضرور کھلاتا لیکن میں نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی۔ پھر رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اَقدس حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے کندھے پر رکھ کر ارشاد فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو۔ خدا کی قسم! تم جنّتی عورتوں کی سردار ہو۔[1]

---

1 .....تاریخ دمشق لابن عساکر، علی بن ابی طالب، ۴۲/۱۳۴ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

سَر بالیں اُنہیں رَحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

(2) عُمر رسیدہ نابینا صحابیہ کی عیادت

ایک دفعہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سائب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا (جو نابینا اور عمر رسیدہ صحابیہ تھیں اور راہ خدا میں اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کر کے مدینے میں رہنے لگی تھیں، ان) کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار آگیا ہے، اللہ پاک اس میں برکت نہ کرے۔ اِس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔[1]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اور (یعنی دوسری) بیماریاں ایک یا دو عُضْوْ کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رَگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔[2]

ہر امّتی کی فکر میں آقا ہیں مُضطَرِب
غم خوار والدین سے بڑھ کر حضور ہیں

(3) انصاری صحابی کی عیادت

حضرتِ سیِّدُنا ابو ایّوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ محبوب خدا صَلَّی

---

1 .....مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب ثواب المومن... الخ، ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵۔
2 .....مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۱۳۔

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک انصاری صحابی کی عیادت فرمائی تو اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے سات راتوں سے آنکھ نہیں جھپکی اور نہ ہی کوئی مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: صَبْر کرو، صَبْر کرو، تم اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاؤ گے جیسے ان میں داخِل ہوتے وقت تھے۔ پھر ارشاد فرمایا: "سَاعَاتُ الْاَمْرَاضِ یُذْھِبْنَ سَاعَاتِ الْخَطَایَا" یعنی بیماریاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (1)

اے مقدّر کی رُوٹھی ہواؤ سنو! حالِ دل پر نہ یوں مسکراؤ سنو
آندھیو! گر دِشو تم بھی آؤ سنو! مصطفےٰ میرے حامی و غم خوار ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! امت کے والی، سرکار عالی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر غم خوار تھے، بیماروں کو تسلی دیتے تھے، ہمدردی کے کلمات اشاد فرماتے تھے، ہمت بندھاتے تھے۔ تو اے عاشقانِ رسول! ہم بھی کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام لیوا ہیں، ان کے عشق کا دم بھرنے والے ہیں، عاشق تو اپنے محبوب کی اداؤں کو اپنانے کا خوگر ہوتا ہے، آیئے! ہم بھی نیت کرتے ہیں کہ غم خواری والے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے پیارے آقا کی پیروی کی نیت سے دکھیاری امت کی غم خواری کریں گے، گھر، ہسپتال، یا جہاں بھی ممکن ہو اور شریعت اجازت دیتی ہو جاجاکر مریضوں کی عیادت کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ آیئے! اب 04 بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے غم خواری کے انداز سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

---

1 .....شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/۱۸۱، حدیث: ۹۹۲۵۔

www.dawateislami.net

(1-2)یتیموں اور مسکینوں کے غمخوار

حضرتِ سیِّدُنا عبد الوہاب شَعْرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں یتیموں، اندھوں، کوڑھیوں، لنگڑوں اور اُن سب پر کثرت سے شفقت کرتا ہوں جو آفت رسیدہ ہوں، خصوصاً اگر وہ میرے پڑوس میں رہتے ہوں، حتی کہ میں تمنا کرتا ہوں کہ میرے سارے پڑوسی اندھے، لنگڑے، اور شکستہ گان ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ اَحمد رِفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیڑے پڑے ہوئے کتوں کے پیچھے علاج کے لئے چکر لگایا کرتے تھے، کئی دفعہ کتا آپ سے بھاگ جاتا تو اس کے پیچھے جاتے اور فرماتے: میں تو صرف تیرا علاج کرنا چاہتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کوڑھ کے مریضوں کے گھر جاتے، ان کے کپڑے دھوتے، سروں اور کپڑوں سے جوئیں نکالتے، کھانا لے کر جاتے، مِل کر کھاتے، اُن سے دعا کرواتے، نصرانی بوڑھی عورتوں اور بیواؤں کی حاجات پوری کرتے، اُن کی خدمت اور ان کے ساتھ اچّھا سلوک کرتے، حتی کہ اُن میں سے کثیر لوگ آپ کے ہاتھوں مشرف باسلام ہوئے، وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ''اَبُوْ الْاِیْتَامِ وَالْمَسَاکِیْن'' (یعنی یتیموں اور مسکینوں کا ساتھی) کہتے۔ بسا اوقات دوسرے شہر میں موجود کسی فقیر کی بیماری کی خبر سنتے تو وہاں جاکر اُس کی بیمار پُرسی کرتے اور خدمت کرتے، پھر دو یا تین دن کے بعد واپس آجاتے، شارِعِ عام میں اِس مقصد سے کھڑے رہتے کہ اندھوں کی راہنمائی کریں، اُن بوڑھوں کی خبر گیری کرتے جو بیتُ الخلا جانے سے عاجز ہوتے، اور اپنے کپڑوں پر ہی بول و بَراز کر دیا کرتے تھے، اُن کے کپڑے اتارتے، دھوتے، خشک کرتے، پھر اُنہیں پہنا دیتے اور ان کے پڑوسیوں کو اُن کی خبر

گیری کی نصیحت کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک یتیم لڑکا تھا جس کے ماں باپ دونوں ہی نہ تھے، وہ دوران وِرْد یا مجلسِ وعظ میں آپ کے پاس آجاتا اور آپ سے کھانے کی یا کھیلنے کی کوئی چیز مانگتا، آپ کھڑے ہوتے اور وہ چیز مُہَیّا کر دیتے، آپ کے ہم عصر مشائخ فرمایا کرتے تھے کہ اَحمد بن رِفاعی کو جو مقامات حاصل ہیں وہ مخلوق پر کثرتِ شفقت کی وجہ سے ہیں۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرتِ سیّدنا اَحمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں پر کس قدر مہربان اور ان کے غم خوار تھے، غم خواری کا وہ کونسا انداز تھا جو آپ کی ذات میں نظر نہیں آتا! معاشرے کے وہ افراد جن پر عموماً خود ان کے گھر والے توجہ نہیں دیتے آپ کی توجہ کا مرکز تھے، انسان تو انسان آپ جانوروں تک کی غم خواری سے پیچھے نہیں ہٹا کرتے تھے، غم خواری کے لئے دوسرے شہروں تک کا سفر فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے ہم زمانہ مشائخ کو کہنا پڑا کہ ان کو اتنا بلند مقام مرتبہ مخلوق پر شفقت اور ان کی غم خواری کرنے کی وجہ سے ملا ہے۔ یقیناً آپ کی ذات ہم غم خواری کی عظیم صفت کے طلب گاروں کے لئے ایک نمونہ اور رول ماڈل ہے۔ اے کاش! اے کاش! اے کاش! ہمیں ان کی غم خواری والی صفت کا کچھ حصہ ہی عطا ہو جائے اور ہم غم خواری والے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے دکھیاری امت کی غم خواری کے جذبے کے تحت مریضوں کی عیادت اور مصیبت زدوں کی تعزیت کرنے والے بن جائیں۔

---

1 .....المنن الکبری، الباب الثانی عشر، ص۵۰۸۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) فقیروں سے غم خواری

مشہور بزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو نصر بِشْر بن حارِث اَلمعروف بِبِشْرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص سردی کے موسم میں آیا تو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے سردی سے کانپ رہے ہیں جبکہ آپ کے (ستر ڈھانپنے کے علاوہ زائد) کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے ہیں، اُس شخص نے عرض کیا: اتنی سردی میں کپڑے اتارے ہوئے ہیں؟ یا اِسی کی مثل کوئی اور جملہ کہا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بھائی! فقرا بہت ہیں، اور میری اتنی اِستِطاعت نہیں کہ اُنہیں کپڑے فراہم کر کے اُن کے ساتھ غمخواری کر سکوں، لہٰذا جس طرح وہ سردی برداشت کر رہے ہیں اسی طرح خود بھی سردی برداشت کر کے غم خواری کر رہا ہوں۔[1]

(4) قحط زدوں سے غمخواری

حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام قحط کے زمانے میں بھوکوں اور فاقہ زدوں کو یاد رکھنے اور اُن سے مشابہت اختیار کرنے کے لئے شکم سیر نہیں ہوتے تھے، حالانکہ آپ کے پاس کھانے کا سامان وافِر مقدار میں ہوتا تھا۔[2]

اللّٰہ اَکْبَر! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سردی سے بچانے کے کپڑے ہوتے ہوئے بھی اس لئے زیب تن نہیں کرتے تاکہ فقیروں کی غم خواری

---

1 .....مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصوم، ۴/ ۴۴۱۔

2 .....مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصوم، ۴/ ۴۴۱۔

ہو جائے اور کھانا موجود ہوتے ہوئے بھی شکم سیر ہو کر اس لئے نہیں کھاتے تا کہ فاقہ کشوں کی غم خواری ہو جائے۔ سُبْحٰنَ اللہ! ان دونوں واقعات میں ہمارے لئے کتنا خوبصورت درس ہے کہ اولا اگر ہماری اتنی استطاعت ہے کہ غریبوں کی مال کے ذریعے غم خواری کرتے ہوئے ان کی ضروریات کو پورا کر سکیں تو ضرور کریں، ثانیا اگر مال کے ذریعے غم خواری کی استطاعت نہیں ہے تو اپنے قول و فعل سے غم خواری کریں، ایسے انداز اپنائیں جس سے غریبوں، فقیروں، دکھیاروں، مصیبت زدوں کو ڈھارس ملے، تسلی ملے، امید بندھے اور وہ آپ کو اپنا خیر خواہ گردانیں، یقین کیجئے! ہم اگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ غم خواری والے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے مذکورہ افراد کی غم خواری کی نیت کر لیں اور ہفتے میں کم از کم کوئی ایک دن مقرر کر کے غم خواری، دلجوئی، عیادت و تعزیت وغیرہ کرنا شروع کر دیں تو دین و دنیا کی ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں ہمارا مقدر ہو سکتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعویذات میں شفا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غم خواری والے مدنی انعام کا ایک حصہ تعویذات عطاریہ استعمال کرنے کا مشورہ دینا بھی ہے۔ تعویذات بلاشبہ غم خواری کا بہت بڑا ذریعہ ہیں، بلاشبہ تعویذات سے دین و دنیا کی پریشانیاں دور اور مشکلیں کافور ہوتی ہیں۔ کیونکہ تعویذات میں عموماً آیات قرآنیہ اور مبارک اسما لکھے ہوتے ہیں جن کی برکت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲) وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

حضرتِ سیّدنا اِمام فخر الدّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآنِ مجید کا اَمراضِ جسمانیہ سے شفا ہونا اس لئے ہے کہ قرآن کی قراءت کی برکت سے امراض دور ہوتے ہیں۔ جب اکثر فلاسفہ اور اصحاب طِلِسمات نے اِس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مجہول دم اور مَنْتَر جن کا کوئی مفہوم سمجھ نہیں آتا فائدے حاصل کرنے اور خرابیاں دور کرنے میں عظیم تاثیر رکھتے ہیں تو قرآن عظیم کا پڑھنا جو ذِکْرُ اللہ، اللہ کی کبریائی، ملائکہ کی تعظیم، سرکشوں اور شیاطین کی تحقیر پر مشتمل ہے دین و دنیا کے نفع کے حصول کا بدرجۂ اَولی سبب ہو گا۔[1]

ایک حدیث شریف میں آتا ہے: قرآن شریف بہترین دوا ہے۔[2]

تعویذ گلے میں ڈال دیتے

صحابیٔ رسول حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے بالغ بچوں کو سوتے وقت یہ کلمات پڑھنے کی تلقین فرماتے: بِسْمِ اللہِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَحْضُرُوْن۔ اور ان میں سے جو نابالغ ہوتے اور یاد نہ کر سکتے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یہ کلمات لکھ کر اُن بچوں کے گلے میں ڈال دیتے۔[3]

---

1 .....تفسیر کبیر، پ ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۸۲، ۷/ ۳۹۰۔

2 .....ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، ۲/ ۱۱۶۹، حدیث: ۳۵۳۳۔

3 .....مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۰۰، حدیث: ۶۷۰۸۔

تعویذ لٹکانا جائز ہے

صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے جبکہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیات قرآنیہ یا اسمائے اِلٰہیہ یا اَدْعِیہ (دعاؤں) سے تعویذ کیا گیا ہو۔[1]

تعویذات کی برکت

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بہت سے مریض جن کو تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے لاعلاج کہہ کر مایوس کر دیا تھا لیکن جب اللہ پاک کے اسماء حُسْنٰی اور قرآن مجید کی مقدس آیتوں سے صحیح طریقے پر چارہ جوئی کی گئی تو دم زدن میں بڑے بڑے خوفناک اور بھیانک امراض اس طرح ختم ہو گئے کہ اُن کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ تعویذات کا استعمال نہ صرف جائز بلکہ کثیر فوائد کا مجموعہ ہے، نیز یہ بھی سمجھ آیا کہ اگر ہم کسی دکھیارے یا غم کے مارے کی تعزیت و غم خواری کی نیت سے تعویذات کا مشورہ دیتے ہیں تو یہ بھی غم خواری کی ایک صورت ہے۔ بزرگان دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ بھی دیگر ذرائع کے ساتھ ساتھ تعویذات کے ذریعے بھی امت کی غم خواری میں پیش پیش رہا کرتے تھے۔ چنانچہ

---

1 ..... بہار شریعت، ۳/ ۶۵۲، حصّہ: ۱۶۔

2 ..... جنتی زیور، ص ۵۷۳۔

www.dawateislami.net

مفتیٔ اعظم ہند کی غم خواری

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضور مفتیٔ اعظم ہند، حضرتِ علّامہ مولانا مصطفٰے رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک جگہ مدعو کئے گئے۔ واپسی پر ریلوے اسٹیشن جانے کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رکشہ میں تشریف فرما ہوئے ہی تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: حضور! فلاں پریشانی سے دوچار ہوں، تعویذ مَرحَمَت فرمادیجئے، رئیس القلم حضرتِ علّامہ اَرشدُ القادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: گاڑی کا ٹائم ہو چکا ہے اور تم ابھی تعویذ کے لئے بول رہے ہو! حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس شخص کو روکنے سے منع فرمایا۔ عرض کی گئی: حضور! گاڑی چھوٹ جائے گی۔ اِس پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے خوفِ خدا سے سرشار اور دکھیاری امت کی غم خواری میں بے قرار ہو کر جو جواب دیا وہ سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہے، چنانچہ فرمایا: چھوٹ جانے دو، دوسری ٹرین سے چلا جاؤں گا۔ کل قیامت کے دن اگر اللہ کریم نے پوچھ لیا کہ تونے میرے فلاں بندے کی پریشانی میں کیوں مدد نہیں کی؟ تو میں کیا جواب دوں گا! یہ فرما کر رکشہ سے سارا سامان اتروالیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امیر اہل سنت اور غم خواری

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! زمانے کے ولی، شیخ کامل، شیخ

---

1 ..... مفتیٔ اعظم کی استقامت و کرامت ص ۱۲۱، ۱۲۰ بتغیر قلیل۔

طریقت، امیر اہل سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بلاشبہ امت محمدیہ کے بے مثال خیر خواہ اور باکمال غم خوار ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تقریر و تحریر، مدنی مشوروں و مدنی مذاکروں نیز رسمی و غیر رسمی نشستوں میں تو بارہا غم خواری کا درس ارشاد فرماتے ہی ہیں، مدنی انعامات میں بھی آپ نے غم خواری کو شامل رکھا ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سالہا سال سے مختلف انداز پر امت کی غم خواری فرمارہے ہیں۔ کبھی مکتوبات لکھ کر غم خواری فرماتے ہیں، اور کبھی آڈیو یا ویڈیو پیغامات (Audio / Video Messages) کے ذریعے تعزیت و عیادت کرکے دکھیاروں کی تسلی کا سامان فرماتے ہیں جیسا کہ **"ماہنامہ فیضان مدینہ"** اور مدنی چینل پر نشر ہونے والی **"مدنی خبروں"** میں دیکھا جا سکتا ہے۔ نیز تعویذات کے ذریعے بھی کئی برسوں سے آپ امت کی غم خواری فرمارہے ہیں۔ شروع میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ گھروں اور اسپتالوں میں جاکر مریضوں کو دم کرتے اور تعویذات عنایت فرماتے تھے۔ تقریباً 1972 میں کراچی میں آنکھوں کی ایک پُراسرار بیماری پھیلی، اس سے شاید ہی کوئی محفوظ رہا ہو۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مریضوں کی آنکھوں پر فِیْ سَبِیْلِ اللہ دَم کرنا شروع کردیا، اللہ پاک کے کرم سے لوگ صحت یاب ہونے لگے، یہاں تک کہ اخبار میں نمایاں طور پر یہ خبر شائع ہوئی کہ آنکھوں کی پُراسرار بیماری جس کے علاج میں ڈاکٹر ناکام ہوچکے ہیں وہ محمد الیاس قادری نامی ایک شخص کے دَم سے ٹھیک ہونے لگی ہے۔ پھر کیا تھا! لوگ دور دور سے

آنے لگے اور مریضوں کی قطاریں لگ جاتیں اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ باری باری دَم فرماتے۔ بالآخر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُمّت کی غم خواری کے مقدس جذبے کے تحت **"مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ"** بنائی جو دعوت اسلامی کے 103 سے زئد شعبہ جات میں سے ایک عظیم شعبہ ہے۔اس شعبے کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذَرِیعے فِیْ سَبِیْلِ اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز اِستخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔اس مجلس کی طرف سے 2018-01-12 تک کے مطابق پاکستان بھر میں کم وبیش 800 سے زائد اور پاکستان سے باہر 247 سے زائد مقامات پر تعویذات عطاریہ کے بستے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دعوت اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائلز پر موجود 12 سروسز (جس میں ہوم ڈلیوری بھی موجود ہے) کے ذریعے بھی دنیا بھر میں دُکھیاری امت کی فِیْ سَبِیْلِ اللہ غم خواری کا سلسلہ جاری ہے۔ہر ماہ تقریباً تین لاکھ پینتیس ہزار (335,000) مریض اور ان کے نمائندے فیض یاب ہوتے ہیں جنہیں تقریباً 6 لاکھ تعویذات واوراد عطاریہ فِیْ سَبِیْلِ اللہ پیش کئے جاتے ہیں، یوں سالانہ کم وبیش 4milions یعنی 40 لاکھ کے قریب پریشان حال لوگوں کو تقریباً 7milions یعنی 70 لاکھ تعویذات واَورادِ عطّاریہ فِیْ سَبِیْلِ اللہ پیش کئے جاتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی ذٰلِک۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اب تک ہزاروں لوگ تعویذات

عطاریہ استعمال کر کے مختلف امراض اور مصیبتوں سے بِفَضْلِ اللہ شفا و چھٹکارا پا چکے ہیں، آپ کی ترغیب کے لئے صرف ایک بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

دل کا پیدائشی سوراخ ختم ہو گیا

محلہ محمود آباد، پرانا شجاع آباد روڈ نزد ڈبل پھاٹک (ملتان، پنجاب پاکستان) کے رہائشی محمد مشتاق عطاری کے بیان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ ان کے ہاں ایک بچے کی وِلادت ہوئی، اُس کے دل میں پیدائشی طور پر سوراخ تھا، اُسے کارڈیالوجی (Cardiology) ڈیرہ اَڈّا ملتان میں چیک کروایا گیا، ڈاکٹروں نے آپریشن کا کہا، بچے کے ابّو نے **"تعویذاتِ عطاریہ"** کے بستے پر رابطہ کیا، اُنہیں پلیٹوں کا کورس اور پینے کے لئے تعویذ دیئے گئے، بچے کے والد صاحب کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کچھ عرصے بعد جب ٹیسٹ کروایا گیا تو ڈاکٹر دیکھ کر حیران ہو گئے کہ بچے کے دل میں کوئی سوراخ ہی نہیں تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیت کر لیجئے کہ غم خواری والے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے تعزیت و عیادت کو اپنا معمول بنائیں گے، نیز تعویذات عطاریہ کا دوسروں کو بھی مشورہ دیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو خود بھی استعمال کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ آیئے! آج کے بیان کا خلاصہ سماعت کرتے ہیں:

❁ تعزیت کرنے والے پر اللہ پاک رحم فرماتا ہے اور اُسے مصیبت زدہ کے برابر اجر عطا فرماتا ہے ❁ غم خواری کرنے والے کو پرہیز گاری کا لباس نصیب ہوتا

ہے ❁ مریض کی غمخواری کرنا اور اسے تسلی دینا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت مبارکہ ہے ❁ مسلمان کی غم خواری کرنے والا واپس آنے تک جنت کے میوے چُنتا رہتا ہے ❁ غم خواری کرنے والے کے لئے فرشتے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں ❁ غم خواری کرنا مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق ہے ❁ تحفہ دینے سے محبت پیدا ہوتی ہے ❁ تعویذات استعمال کرنا جائز ہے ❁ تعویذات ہر بیماری و مصیبت کا حل ہیں ❁ غم خواری والے مدنی انعام کو اپنی ذات پر نافذ کرلینا دین و دنیا کی ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(16) غُصّے کا علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کر لے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یحییٰ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضرتِ سیِّدُنا ابو علی بن شاذان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس موجود تھے، اچانک ایک نوجوان جسے ہم

---

1 ..... فیضانِ رمضان، ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا ہمارے پاس آیا، سلام کیا اور پوچھا: تم میں ابو علی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے آپ کی طرف اشارہ کیا، اُس نے کہا: اے شیخ! خواب میں مجھے رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ابو علی بن شاذان کی مسجد جانا ہو تو اُنہیں میرا سلام کہنا۔ (یہ کہہ کر) وہ نوجوان واپس ہو گیا، حضرتِ سیّدُنا ابو علی بن شاذان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے اور فرمایا: اپنا ایسا کوئی عمل میرے علم میں نہیں جس کی وجہ سے میں اس "سلام" کا مستحق ہو جاؤں، ہاں یہ ہے کہ حدیثِ پاک پڑھتے وقت جب بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اسمِ گرامی آتا میں دُرود شریف ضرور پڑھ لیا کرتا تھا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

ایک اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے

---

1 .....سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی النبی الکونین، ص ۱۴۲۔

2 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِنتِقال پر بھی غُصّہ نہیں کیا

حضرتِ سیِّدُنا اَحنف بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے بُردباری کہاں سے سیکھی ہے؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا قیس بن عاصم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے۔ پوچھا گیا: وہ کس قدر بُردبار تھے؟ فرمایا: ایک مرتبہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک لونڈی اُن کے پاس سیخ لائی جس پر بُھنا ہوا گوشت تھا، وہ اُس کے ہاتھ سے گر کر آپ کے ایک چھوٹے صاحبزادے پر جا گری، جس کے باعث اُس کا اِنتقال ہو گیا۔ لونڈی یہ دیکھ کر ڈر گئی تو اُنہوں نے فرمایا: ڈرنے کی ضرورت نہیں! میں نے تجھے اللہ پاک کی رِضا کے لئے آزاد کیا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے کو دل کی گہرائیوں میں اتارتے ہوئے غور کیجئے! ایک چھوٹا بچہ جس سے عموماً والدین کو پیار بھی زیادہ ہوتا ہے، سامنے لیٹا ہو اور کوئی شخص گرما گرم سالن یا اور کوئی چیز لے کر قریب سے گزرے اور بے

---

1 .....احیاء العلوم، ۳/۸۸۔

www.dawateislami.net

دھیانی میں وہ گرم گرم چیز بچے پر گر جائے اور بچہ جل جائے یا مر جائے۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ تصور ہی جسم پر کپکپی طاری کر دیتا ہے، لیکن سوچئے! اگر ایسا ہو تو کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ بچے کے ماں باپ اس شخص کو معاف کر دیں گے جس کی غلطی سے بچے کا انتقال ہو گیا ہے! اس پر بالکل غصہ نہیں کریں گے، اس سے کوئی بدلہ نہیں لیں گے، بلکہ اس کے ساتھ احسان و بھلائی سے پیش آئیں گے! ہر گز نہیں! عام حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی ایسا نہیں سوچ سکتا، لیکن قربان جایئے حضرت سیِّدُنا قیس بن عاصم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے آپ کے لختِ جگر کا انتقال ہوا، غلطی بھی آپ کی لونڈی کی تھی جس سے آپ جو چاہتے بدلہ لے سکتے تھے، لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُسے معاف کر دیا، اُس سے کوئی بدلہ نہ لیا، اِتنا ہی نہیں اُسے رِضائے اِلٰہی کی خاطر آزاد کر دیا۔ گویا آپ کے پیشِ نظر یہ آیتِ مُبارَکہ تھی، اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (متّقی لوگوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ) سخت غصّہ کی حالت میں آپے سے باہر نہیں ہو جاتے، بلکہ نفسانی غصّہ پی جاتے ہیں کہ باوُجود قدرت کے غصّہ جاری نہیں کرتے، اپنے ماتحتوں کی خطاؤں یا دوسروں کی ایذاؤں یا مجرموں کے جُرموں کو بخش دیتے ہیں کہ باوُجود قادِر ہونے کے اپنے نفس کا بدلہ نہیں لیتے، اللہ پاک ایسے نیک کاروں کو جو مخلوق کے لیے

مُضِر (نقصان دہ) نہ ہوں بلکہ مفید ہوں بہت ہی پسند فرماتا ہے کہ اُن پر اِس اِحسان کے بدلے اِحسان فرمائے گا اور اُنہیں انعام دے گا، یہ لوگ اپنی حیثیت کے لائق نیکیاں کرلیں، ربّ تعالیٰ اپنی شان کے لائق انہیں اِنعام دے گا۔[1]

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔ ترجَمۂ کنزالایمان: اے سننے والے! بُرائی کو بھلائی سے ٹال! جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۴)

علّامہ سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیر **"خزائن العرفان"** میں بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کے متعلق فرماتے ہیں: مثلاً غصّہ کو صبر سے، اور جہل کو حِلم (یعنی بردباری) سے، بدسُلوکی کو عفو (یعنی معاف کرنے) سے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی بُرائی کرے تو مُعاف کر۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی پر غصّہ آئے تو اُسے معاف کر دینا چاہئے، اگر آج ہم لوگوں سے درگزر کریں گے، غصّہ آنے کی صورت میں انتقامی کاروائی سے بچیں گے تو اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ ہم پر بھی ضرور کرم ہو گا، یاد رکھئے! غصّے پر قابو پانے ہی میں عافیت ہے، جو لوگ غصّہ پیتے ہیں وہ بہت سی

---

1 ..... تفسیر نعیمی، ۴/۱۸۷۔

2 ..... خزائن العرفان، ص ۸۸۴۔

www.dawateislami.net

پریشانیوں سے بچ جاتے ہیں اور جو غصّہ آنے کی صورت میں نفس و شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن جاتے ہیں عُموماً وہ ایسے نقصانات کا شکار ہوتے ہیں کہ نَدامت و شرمندگی کے سوا اُن کے ہاتھ کچھ نہیں آتا، اگر مُعاشرے پر نظر ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ اِسی غصّے کی وجہ سے قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے، بھائی بھائی کا دشمن بن چکا ہے، میاں بیوی میں جدائی کے واقعات بڑھتے چلے جارہے ہیں، لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ، مار دھاڑ، انتقامی کاروائیاں، نفرت کی آندھیاں اور رشتے داروں سے جدائیاں اسی غصے کی پیداوار ہیں، لہٰذا غصّے کی عادت سے جان چھڑانے اور اِس پر اِستقامت پانے کے لئے آیئے 4 احادیثِ مُبارَکہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

(1) غُصّہ پینے کا انعام

حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص **غصے** کو پی جائے حالانکہ اُس کے نافذ کرنے پر قادر ہے، تو اللہ پاک اس کو قیامت کے دن مخلوق کے سرداروں میں بلائے گا، یہاں تک کہ اس کو اختیار دے گا کہ جو حور چاہے لے لے۔[1]

(2) جنّت کی بشارت

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے جو مجھے جنَّت میں داخِل کر دے؟ ارشاد فرمایا: "لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ" یعنی غُصّہ نہ کرو،

---

1 .....ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/ ۲۲۲، حدیث: ۲۵۰۱۔

تمہارے لئے جنّت ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3)نرمی پر عطائیں ہوتی ہیں

اُمُّ المومنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بیشک اللہ پاک رفیق ہے، نرمی کو پسند فرماتا ہے، اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو نرمی کے علاوہ کسی شے پر عطا نہیں فرماتا۔[2]

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک رفیق یعنی کریم و رحیم ہے، کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتا، گناہ بخشتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ میرے بندے بھی اپنے ماتحتوں اپنے ساتھیوں پر رحیم و کریم ہوں۔ خیال رہے کہ اللہ پاک کو عام محاورہ میں رفیق کہنا جائز نہیں، یہ لفظ اسماءِ اِلٰہیہ سے نہیں ہے، یہاں لُغَوی معنٰی سے اِستِعمال ہوا۔[3] مزید فرماتے ہیں: دنیا و آخرت کے نرمی سے وہ کام بن جاتے ہیں جو سختی سے نہیں بنتے، اکثر سختی سے دوست دشمن بن جاتے ہیں، بنتے ہوئے کام بگڑ جاتے ہیں، نرمی سے دشمن دوست ہو جاتے ہیں اور بگڑتے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا: (جس کا ترجمہ یہ ہے) سختی سے روزی نہ کماؤ! نرمی سے کماؤ! عُقاب سختی کی وجہ سے مردار ہی کھاتا

---

1 .....مجمع الزوائد، ۸/ ۱۳۴، حدیث: ۱۲۹۹۰۔

2 .....مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۶۶۰۱۔

3 .....مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۶۳۵۔

www.dawateislami.net

ہے، شہد کی مکھی نرمی کی وجہ سے پھول چوستی ہے۔[1]

(4) ایمان کے لئے خطرناک چیز

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: غصّہ ایمان کو یوں خراب کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔[2]

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ایلوا ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رَس ہے، سخت کڑوا ہوتا ہے، اگر شہد میں مل جاوے تو تیز مٹھاس اور تیز کڑواہٹ مل کر ایسا بدترین مزہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا چکھنا مشکل ہو جاتا ہے، نیز یہ دونوں مل کر سخت نقصان دہ ہو جاتے ہیں، اکیلا شہد بھی مفید ہے اور اکیلا ایلوا بھی فائدہ مند، مگر مل کر کچھ مفید نہیں بلکہ مُضِر ہے، جیسے شہد و گھی ملا کر کھانے سے برص کا مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، یوں ہی مچھلی اور دودھ، یعنی مؤمن کو ناجائز غصہ بڑھ جائے تو اُس کا ایمان برباد ہو جانے کا اندیشہ ہے یا کمالِ ایمان جاتا رہتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ غصہ کرنے سے ایمان برباد ہونے کا بھی اندیشہ ہے، جبکہ غصہ پی جانے کی صورت میں عظیم نعمتوں کی بشارت بھی

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۶۳۶۔

2 ..... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/ ۳۱۱، حدیث: ۸۲۹۴۔

3 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۶۶۵۔

ہے۔ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم کتنا اپنے غصہ پر قابو پاتے ہیں اور اپنے ایمان کو کامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غصے کی تعریف بھی سماعت کر لیجئے! چنانچہ

غُصّہ کی تعریف

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غضب یعنی غصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اُسے دفع (یعنی دور کرنے) پر ابھارے۔[1]

ایک غَلَط فہمی کا ازالہ

عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ ”غُصّہ حرام ہے“ غُصّہ ایک غیر اختیاری امر ہے، انسان کو آ ہی جاتا ہے، اِس میں اس کا قُصُور نہیں، ہاں غصّے کا بے جا استعمال بُرا ہے۔ بعض صورتوں میں غُصّہ ضَروری بھی ہے، مثلاً جِہاد کے وَقت اگر غُصّہ نہیں آئے گا تو اللہ پاک کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے! بہر حال غُصّے کا ”اِزالہ“ (یعنی اس کا نہ آنا) ممکن نہیں ”اِمالہ“ ہونا چاہئے یعنی غُصّہ کا رُخ دوسری طرف پھر جانا چاہئے۔ یہ آخِرت کیلئے انتہائی مفید ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوت اسلامی کے مشکبار ماحول میں اچّھے اخلاق اپنانے اور غصّے پر قابو پانے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ شیخ طریقت، امیر اہل

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۶۵۵۔

2 ..... غصے کا علاج، ص ۲۷۔

www.dawateislami.net

سنّت، بانیٔ دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے سنّتوں بھرے بیانات، علم وحکمت کے پھولوں سے مُعطّر مدنی مذاکروں میں غصّے پر قابو پانے کی بھرپور ترغیب اِرشاد فرماتے ہیں، اِتنا ہی نہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے نسخے بنام "مدنی انعامات" بصورت سوالات میں غصے کے حوالے سے بھی ایک مدنی انعام عطا فرمایا ہے، چنانچہ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ "72 مدنی انعامات" میں سے مدنی انعام نمبر 28 ہے: "کیا آج آپ نے (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چپ سادھ کر غصے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ نیز در گزر سے کام لیا یا انتقام (یعنی بدلہ لینے) کا موقع ڈھونڈتے رہے؟"

سُبْحٰنَ اللہ! کتنا خوبصورت مدنی انعام ہے، اگر ایک یہی مدنی انعام ہمارے معاشرے میں عام ہو جائے تو ہر طرف بہار آجائے، امن وامان کی صورت حال بہتر ہو جائے اور ہر گھر امن کا گہوارہ بن جائے۔ اگر ہم واقعی ان فوائد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں خود کو غصہ کا علاج کرنے والے مدنی انعام کا عامل بنانا ہو گا، دوسروں کو اس پر عمل کی ترغیب دینی ہو گی، اگر ایسا ہو جاتا ہے تو یقین مانئے! ہر طرف مدینہ مدینہ اور بس مدینہ ہو جائے گا۔ آیئے! غصے پر قابو پانے کے حوالے سے بزرگان دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے چند مُبارَک فرامین سنتے ہیں، اس کی برکت سے ہمیں غصہ کا علاج کرنے والے مدنی انعام پر عمل کرنے کا جذبہ نصیب ہو گا۔ چنانچہ

”غُصّہ نہ کر“ کے 7 حُروف کی نسبت سے 07 فرامین

(1) فرمانِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے وہ غصّہ نہیں دکھاتا، اور جو اللہ پاک کے ہاں تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ اپنی مرضی نہیں کرتا۔[1]

(2) فرمانِ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منصور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ: جاہل کی پہچان چھ عادتوں سے ہوتی ہے: (1) بلاوجہ غصہ کرنا (2) بغیر فائدے کے کلام کرنا (3) بے محل نصیحت کرنا (4) راز ظاہر کرنا (5) ہر ایک پر اعتماد کرنا (6) اور اپنے دوست کو نہ پہچاننا۔[2]

(3) فرمانِ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ: جو شخص جھگڑے، غصے اور لالچ سے محفوظ رہا وہ کامیاب گیا۔[3]

(4) فرمانِ حضرتِ سیِّدُنا سہل بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: غصّہ مرض سے زیادہ بدن میں مؤثّر (یعنی اثر انداز) ہوتا ہے، مرض کی حالت میں بندے کے جسم میں اتنے گناہ داخل نہیں ہوتے جتنے غصے کی حالت میں ہو جاتے ہیں۔[4]

(5) فرمانِ حضرتِ سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ: کوئی شخص متّقی نہیں ہو سکتا جب تک نفسانی، خواہش اور غصہ کو ختم نہ کر دے۔[5]

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/ ۲۲۶۔

2 .....حلیۃ الاولیاء، ۱۰/ ۲۴۸، رقم: ۱۵۱۱۱۔

3 .....حلیۃ الاولیاء، ۵/ ۳۲۲، رقم: ۷۲۶۴۔

4 .....حلیۃ الاولیاء، ۱۰/ ۲۰۵، رقم: ۱۴۹۴۲۔

5 .....صفۃ الصفوۃ، بکر بن عبد اللہ، ۳/ ۱۶۶۔

(6) فرمانِ حضرتِ علاّمہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ: بے محل اور بے موقع بات پر بکثرت غصہ کرنا، یہ بہت خراب عادت ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان غصہ میں آکر دنیا کے بہت سے بنے بنائے کاموں کو بگاڑ دیتا ہے اور کبھی کبھی غصّہ کی جھلاہٹ میں خداوند کریم کی ناشکری اور کفر کا کلمہ بکنے لگتا ہے۔ اور اپنے ایمان کی دولت کو غارت اور برباد کر ڈالتا ہے۔[1]

(7) فرمانِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ: غصّہ اکثر کمالِ ایمان کو بگاڑ دیتا ہے، مگر کبھی اصلِ ایمان کا ہی خاتمہ کر دیتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! غصہ کی کیسی تباہ کاریاں ہیں، واقعتاً جو اپنے غصہ کا علاج کرنے کی بجائے اسے نافذ کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ نفس و شیطان کا گویا کھلونا بن جاتا ہے، اور نفس و شیطان ظاہر ہے یہی چاہتے ہیں کہ انسان کا دین تباہ ہو جائے، اس کی آخِرت برباد ہو جائے، اس لئے ہمیں غصہ کے معاملے میں احتیاط کرنی ہو گی، آیئے! آپ کے سامنے غصے کی وجہ سے انسان کے جسم، زبان اور دل وغیرہ پر ہونے والے چند اثرات کا بیان کرتا ہوں، تاکہ جب بھی ہمیں غصہ آئے تو مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہوئے اپنے غصے کا علاج کرنے کی کوشش کریں اور غصے کے ان اثرات سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔ چنانچہ

---

1 ..... جنتی زیور، ص۱۰۶۔

2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۶۶۵۔

www.dawateislami.net

ظاہری جسم پر غصے کے اثرات

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غصہ کے جسم پر ہونے والے اَثرات یہ ہیں: رنگ کا مُتَغَیِّر ہونا، بدن پر کپکپی طاری ہونا، اپنے اَفعال پر قابو نہ رہنا، حَرکات وسکنات میں بے چینی کا پایا جانا، نیز کلام کا مُضْطَرِب ہو جانا یہاں تک کہ باچھوں سے جھاگ نکلنا، آنکھوں کی سرخی حد سے بڑھ جانا، ناک کے نتھنے پھول جانا بلکہ ساری صورت ہی کا تبدیل ہو جانا۔ اگر کوئی غضبناک شخص اس حالت میں اپنی ہی شکل دیکھ لے تو شرم کے مارے اپنی خوبصورت شکل کو بدصورتی میں تبدیل پاکر خود ہی اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔[1]

زبان پر غصے کے اَثرات

زبان پر غصے کے اثرات اس طرح مرتب ہوتے ہیں کہ اس سے بُری باتیں نکلتی ہیں۔ مثلاً: ایسی فُحش اور گندی گالیاں وغیرہ کہ جن سے ہر صاحبِ عقل کو حیا آئے، یہاں تک کہ غصہ ختم ہو جائے تو خود اس شخص کو اپنی باتوں پر شرم محسوس ہو، یہی وجہ ہے کہ کلام بے رَبْط اور الفاظ خَلْط مَلْط ہو جاتے ہیں۔[2]

اعضا پر غُصّے کے اَثرات

اعضا پر غصے کے اَثرات اس طرح مُرَتَّب ہوتے ہیں کہ وہ مار دھاڑ کرتا ہے، کپڑے پھاڑتا ہے اور بے پروائی سے زخمی اور قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔

---

1 .....احیاء العلوم، ۳/۲۰۸۔

2 .....احیاء العلوم، ۳/۲۰۸۔

جس پر غصہ آیا ہے اگر وہ بھاگ جائے یا کسی وجہ سے اس کے قابو میں نہ آئے تو وہ غصہ اپنے اوپر اُتارتا ہے، مثلاً وہ اپنے کپڑے پھاڑتا ہے، اپنے چہرے پر مارتا ہے اور بسا اوقات اپنے ہاتھ زمین پر مارتا ہے یا نشے والے اور مدہوش اور حیران و پریشان شخص کی طرح دوڑتا ہے اور بعض اوقات غصے کی شدت کی وجہ سے اس طرح گر پڑتا ہے کہ اٹھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات غصے کی وجہ سے حیوانات کو مارنا اور چیزوں کو توڑنا شروع کر دیتا ہے کبھی وہ برتن زمین پر دے مارتا ہے اور کبھی دستر خوان اٹھا پھینکتا ہے اور کبھی وہ غصے کے سبب پاگلوں کی سی حرکتیں کرتا ہے، بے زبان جانوروں اور جَمادات کو گالیاں دیتا ہے اور انہیں مخاطب کر کے کہتا ہے: کب تک تم ایسا کرتے رہو گے؟ وغیرہ وغیرہ اور ان سے اس طرح بات کرتا ہے جیسے وہ سمجھدار ہوں، اسی دوران اگر کوئی جانور اسے لات مار دے تو وہ بھی اسے واپس لات مارتا ہے اور اس طرح اس کا مقابلہ کرتا ہے۔[1]

دِل پر غصے کے اَثرات

دل پر اس کے اثرات یہ ہوتے ہیں کہ جس پر غصہ ہو اس کے خلاف دل میں کینہ اور حسد پیدا ہو جاتا ہے، اس کی مصیبت پر خوشی کا اور خوشی پر غم کا اظہار کرتا ہے، اس کا راز فاش کرنے، دامنِ عزّت چاک کرنے اور مذاق اُڑانے کا عزمِ مُصَمَّم (یعنی پختہ ارادہ) کئے ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کئی دیگر برائیاں جنم لیتی ہیں۔[2]

---

1 .....احیاء العلوم، ۲۰۸/۳۔

2 .....احیاء العلوم، ۲۰۸/۳۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ غصہ کس قدر انسان کے دل و دماغ اور رگ و پے میں اثر انداز ہوتا ہے، عافیت اسی میں ہے کہ جب بھی غصہ آئے کسی نہ کسی طرح اس کا علاج کرنے کی کوشش کی جائے، بصورت دیگر غصے کے اثرات ہم پر مرتب ہوں گے اور نتائج بہت افسوسناک ہوں گے۔ آیئے! اس ضمن میں دو خبریں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ

غصے میں گاڑی توڑ ڈالی

ملکِ چین کا ایک شخص اپنی لاکھوں کی گاڑی میں ہونے والی بار بار کی خرابی سے اتنا تنگ آ گیا کہ اس نے خود ہی اپنی قیمتی گاڑی تباہ کروادی۔ یہ شخص اپنی سات لاکھ ڈالر مالیت کی گاڑی سے اس وقت بیزار آ گیا جب اس میں ہونے والی خرابی میکینک کی بار بار کی کوششوں کے باوجود بھی درست نہ ہو سکی تو اس جذباتی شخص نے اپنا غصہ نکالنے کا انوکھا طریقہ اپنایا اور نوجوانوں کے ایک گروہ کو ہتھوڑے اور ڈنڈے دے کر قیمتی گاڑی اپنی آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کروادی۔[1]

سُن لو! نقصان ہی ہوتا ہے بالآخر ان کو
نفس کے واسطے غصہ جو کیا کرتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غصہ کا علاج بے حد ضروری ہے کیونکہ یہ انسان

---

1 .....جنگ آن لائن یکم جنوری 2013ء۔

کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے، دین و دنیا کے نقصان کا سبب بنتا ہے، آیئے! غصہ کا علاج کرنے والے مدنی انعام پر عمل پیرا ہونے کی نیت سے غصہ کے 5 علاج اور ایک حدیث مُبارَکہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

غصہ کے 5 علاج

(1) پہلا علاج یہ ہے کہ انسان اللہ پاک کی اپنے اوپر قدرت میں غور کرے کہ اللہ پاک اس پر غضب فرمائے گا کیونکہ انسان قیامت میں عفوودرگزر کا زیادہ محتاج ہوگا، اسی لئے حدیثِ قدسی میں آیا ہے: جو اپنے غصہ میں مجھے یاد رکھے گا میں اسے اپنے جلال کے وقت یاد کروں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ اسے ہلاک نہ کروں گا۔[1]

(2) دوسرا علاج یہ ہے کہ بندہ خود کو سامنے والے کے انتقام لینے سے ڈرائے کہ اگر کوئی شخص اس سے انتقام لینے پر مسلط ہو جائے، اس کی عزت دَری کرے، اس کے عیوب کو ظاہر کرے اور اس کی مصیبت پر خوشی کے اِظہار وغیرہ جیسے دشمنانہ افعال کرے (تو اس پر کیا گزرے گی) یہ وہ دنیوی مصیبتیں ہیں جس سے آخرت پر کامل بھروسہ نہ کرنے والے کو بھی چاہیئے کہ ان سے غفلت نہ برتے۔

(3) تیسرا علاج یہ ہے کہ انسان غصہ کی حالت کی بری صورت میں غور کرے اور اپنے نزدیک غصہ کی قباحت اور غضب ناک شخص کی کاٹنے والے کتے سے مشابہت کا تصور و خیال کرے اور بردبار شخص کی اَنبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام و اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ سے مشابہت

---

1 .....فردوس الاخبار، باب القاف، ۲/۱۳۷، حدیث: ۴۴۷۶۔

میں غور کرے اور پھر ان دونوں مشابہتوں کے فرق میں غور و فکر کرے۔

(4) چوتھا علاج یہ ہے کہ انسان غصہ کو ابھارنے والے شیطانی وسوسہ پر کان ہی نہ دھرے، کیونکہ اگر وہ اسے چھوڑ دے تو وہ اسے لوگوں کے سامنے عاجز ظاہر کر دے گا اور یہ سوچے کہ اس کا غصہ اور انتقام اللہ پاک کے عذاب اور اس کے انتقام سے کمتر ہے کیونکہ غضب ناک شخص کسی چیز کو اپنی چاہت کے مطابق دیکھنا چاہتا ہے اللہ پاک کے اِرادے پر نظر نہیں رکھتا۔ اور جو اس آفت میں مبتلا ہو جائے تو وہ اللہ پاک کے غضب اور اس کے عذاب سے بے خوف نہیں ہو سکتا جو کہ بندے کے غصہ اور انتقام سے بہت بڑا اور سخت ہے۔

(5) پانچواں علاج یہ ہے کہ وہ یہ عمل کرے کہ شیطان مردود سے اللہ پاک کی پناہ چاہے اور اپنی ناک پکڑ کر یہ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ۔ (ترجمہ: یاالٰہی! اے حضرتِ سیّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رب! میرا گناہ بخش دے اور میرے دل کے غصہ کو دور فرما اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے نجات عطا فرما)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غصے کا پانی سے علاج

حضرتِ سیّدُنا ابو وائل اَلْقَاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت عُروہ بن محمد بن سَعْدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس گئے، ایک شخص نے ان سے کلام کیا تو ان کو غصہ

1 .....الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثالثۃ، ۱/۱۸۰۔

www.dawateislami.net

آیا، وہ اُٹھے اور وضو فرما کر واپس آئے، اور فرمایا: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور چونکہ شیطان کی پیدائش آگ سے ہے اور پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ وضو کرلے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے غصہ کے علاج سماعت فرمائے، یقیناً ان پر عمل کرنا مشکل کام ہے، کیونکہ غصہ جب آتا ہے تو انسان کو کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا لیکن یاد رکھئے! جو عمل جتنا مشکل ہوتا ہے اس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے، اگر آج ہم خود پر جبر کر کے غصہ آنے کی صورت میں اس کا علاج کرنے کی کوشش کریں گے اور نیت یہ ہوگی کہ کہیں غصہ کے سبب ہماری آخرت نہ برباد ہو جائے تو یقین مانئے! ہم آخرت میں بھی سرخرو ہو جائیں گے اور دنیا میں بھی اس کے بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔ آیئے! اب آپ کے سامنے 4 واقعات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، امید ہے کہ غصہ کا علاج کرنے والے مدنی انعام پر عمل کی رغبت مزید بڑھے گی۔ چنانچہ

(1) مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہوگا

ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے سخت کلامی کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سَر جھکا لیا اور فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے غُصّہ آجائے اور شیطان مجھے تکبّر اور حکومت کے غُرور میں مبتلا کرے اور میں تم کو ظلم کا

---

1 .....ابو داؤد، کتاب الادب، باب مایقال عند الغضب، ۴/ ۳۲۷، حدیث: ۴۷۸۴۔

نشانہ بناؤں اور بَروزِ قِیامت تم مجھ سے اِس کا بدلہ لو، مجھ سے یہ ہر گز نہیں ہو گا۔ یہ فرما کر خاموش ہو گئے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بات تبھی خراب ہوتی ہے جب سامنے والے کی بات پر کسی سخت رد عمل کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، بیان کردہ حکایت میں آپ نے غصہ نافذ کرنے پر قدرت ہونے کے باجود کتنے خوبصورت انداز سے سخت کلامی کرنے والے کو جواب ارشاد فرمایا، یقیناً اگر ہم بھی کسی کی سخت یا بدکلامی کے جواب میں غصہ کا علاج کرنے والے مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہوئے خاموش رہیں یا سخت رد عمل کا مظاہرہ نہ کریں تو غصے جیسی آفت کے اثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور امن و امان کی صورت حال بھی بہتر ہو سکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) بُردباری ہر درد کا علاج ہے

کسی دانا (عقل مند) کی زوجہ بہت بد اخلاق تھی، ایک مرتبہ اس کا ایک دوست ملاقات کے لئے آیا۔ جب کھانا رکھا گیا تو اس دانا شخص کی اَہلیہ اپنے شوہر کو گالیاں دیتے ہوئے کھانا اٹھا کر لے گئی، اس کے دوست نے یہ منظر دیکھا تو اسے بہت غصہ آیا۔ چنانچہ وہ ناراض ہو کر وہاں سے چلا گیا، دانا شخص اس کے پیچھے گیا اور کہا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ہم تمہارے گھر کھانا کھا رہے تھے اچانک ایک مرغی دستر خوان پر گری جس نے سارا کھانا خراب کر دیا تھا لیکن ہم میں سے کسی کو بھی اس پر غصہ نہ آیا۔

---

1 ..... کیمیائے سعادت، ۲/۵۹۷۔

دوست نے کہا: ہاں ایک دن واقعی ایسا ہوا تھا۔ دانا شخص نے کہا: بس میری زوجہ کے عمل کو بھی اس مرغی کے عمل کی طرح سمجھ لو۔ یہ سن کر اس کا غصہ ختم ہو گیا وہ واپس اپنے دوست کے ساتھ آیا اور کہا: حِلْم (بُردباری) ہر درد کا علاج اور شفا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عقلمند شخص نے کتنے احسن انداز سے اپنے دوست کی ذہن سازی کی اور نتیجتاً دوست کا غصہ بھی ختم ہو گیا اور ناراضی بھی۔ ہم بھی غصہ آنے کی صورت میں اگر اس انداز پر اپنی ذہن سازی کریں تو نتائج بہت مختلف ہو سکتے ہیں، کیونکہ بات صرف نقطہ نظر اور ہماری سوچ کے زاویے کی ہوتی ہے، ایک ہی بات پر انسان سیخ پا بھی ہو سکتا ہے اور اسی بات کو ٹھنڈے دماغ سے سوچ سمجھ کر اس سے اپنی اصلاح کے مدنی پھول بھی چن سکتا ہے۔ بس جتنا ہو سکے بردباری کا مظاہرہ کیجئے! اپنے اعصاب کو مضبوط رکھئے! ایسا نہ ہو کہ کسی کے منہ سے نکلنے والے چند الفاظ آپ کے تن من کو جھنجوڑ اور بھنبھوڑ کر رکھ دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) کاغذ پر کیا لکھا ہوتا تھا!!!

منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ہر بادشاہ کے ساتھ ایک دانا شخص ہوتا تھا، جب بادشاہ کو غصہ آتا تو وہ اسے ایک کاغذ دیتا جس پر لکھا ہوتا: **مسکین پر رحم کرو! موت سے ڈرو! اور آخرت کو یاد رکھو!** بادشاہ اسے پڑھتا تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا۔[2]

---

1 .....احیاء العلوم، ۳/۲۲۱۔

2 .....احیاء العلوم، ۳/۲۱۴۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب انسان کو طاقت و نخوت کا نشہ چڑھا ہوتا ہے تو مزاج کے خلاف ایک بات بھی برداشت نہیں ہوتی، پھر جیسے ہی کوئی نازک موقع آجائے ایسا شخص آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور سامنے والے کے ساتھ ناانصافیوں پر اتر آتا ہے، اگر ہم بھی اپنے مزاج میں کچھ اسی قسم کی چیز پاتے ہیں تو بیان کردہ حکایت کے الفاظ پر غور کر لیجئے کہ "**مسکین پر رحم کرو! موت سے ڈرو! اور آخرت کو یاد رکھو!**" واقعی جو ان الفاظ کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجالے، لوگوں پر شفقت کرنے والا، موت سے ڈرنے والا اور آخرت کی یاد کو ہر وقت دل میں بسائے رکھنے والا بن جائے تو وہ غصہ کا علاج کرتے ہوئے مدنی انعام پر عمل کرنے والا بن جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) میں نے اُسے پتّھر سمجھا

کسی شخص نے ایک دانِشوَر کے پاؤں پر چوٹ لگائی جس کے باعث اُسے تکلیف تو ہوئی لیکن غصہ نہ آیا، اِس بارے میں اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا: میں نے اُس شخص کو ایک پتھر سمجھا کہ جس کے سبب مجھے چوٹ آگئی، لہٰذا میں نے غصہ نہیں کیا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جمادات یا حیوانات سے پہنچنے والی تکالیف پر یا ہمیں غصہ ہی نہیں آتا اور اپنا قصور معلوم ہوتا ہے یا اگر غصہ آ بھی جائے تو ہم اسے نافذ نہیں کرتے، کیونکہ نافذ کرنے کا فائدہ نہیں ہوتا۔ ٹھیک اسی طرح اگر عام انسانوں سے پہنچنے والی تکالیف پر بھی ہم اپنا ذہن بنالیں کہ اس میں ہمارا ہی قصور ہے یا

---

1 .....احیاء العلوم، ۳/۱۴۱۔

میرے غصہ کرنے سے کیا ہو جائے گا، نیز غصے کے دل و دماغ پر ہونے والے اثرات کو بھی ذہن میں رکھیں تو امید ہے بہت حد تک ہم غصہ کا علاج کرنے والے مدنی انعام پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہمارے گھر کا ماحول خراب ہے، آئے دن جھگڑے ہوتے ہیں، بات بات پر چک چک شروع ہو جاتی ہے، نہ آپس میں پیار بھرا ماحول ہے نہ ہی ایک دوسرے کی عزت کا خیال ہے تو کہیں ایسا تو نہیں، اس سب کی وجہ ہمارا بے جا غصہ یا بہت زیادہ غصہ ہو، کیونکہ غصہ وہ عجیب آفت ہے جو انسان کو چڑچڑا اور عقل سے پیدل کر دیتی ہے، پھر ہمیں خود بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں، کس سے مخاطب ہیں، کہاں موجود ہیں، اور نتیجتاً کسی کی دل آزاری ہوتی ہے، کسی کا حق تلف ہوتا ہے، کسی سے لڑائی جھگڑا ہوتا ہے، الغرض! آوے کا آوا بگڑ جاتا ہے، اتنا ہی نہیں! غصہ ختم ہونے کے بعد خود ہمیں بھی اپنے کئے پر شرمندگی ہو رہی ہوتی ہے، لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئی کھیت کی مصداق ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرنے کے سوا کچھ نہیں کر پاتے۔ اس لئے خدارا! غصہ کی حالت میں خود پر قابو پاتے ہوئے غصہ کے تقاضوں پر عمل کرنے سے مکمل گریز کیجئے! خاموش ہو جایئے! کھڑے ہیں تو بیٹھ جایئے! بیٹھے ہیں تو لیٹ جایئے! الغرض کسی بھی طرح خود کو آپے سے باہر مت ہونے دیجئے! کہ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! آخر میں بیان کا خلاصہ سماعت کرتے ہیں:۔ ☜غصہ پی جانے والے اللہ پاک کے محبوب بندے ہیں۔ ☜غصہ کو صبر کے ذریعے ٹالنا دشمنی کو دوستی میں بدل دیتا ہے۔ ☜غصہ پی جانے والا بروز قیامت مخلوق کے سرداروں میں اٹھایا جائے گا۔ ☜غصہ نافذ نہ کرنے پر حدیث میں جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ ☜ اللہ پاک کو رفیق کہنا جائز نہیں۔ ☜غصہ کے سبب ایمان برباد ہونے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ ☜عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ غصہ حرام ہے، ہاں! غصہ کا بے جا استعمال برا ہے۔ ☜ اللہ پاک سے ڈرنے والا غصہ نہیں کرتا۔ ☜بلا وجہ غصہ کرنا جاہل کی پہچان ہے۔ ☜زیادہ غصہ کرنے والا اپنی عزت گنوادیتا ہے۔ ☜غصہ کو قابو کرنے کا ایک طریقہ وضو کرلینا بھی ہے۔ ☜بردباری ہر درد کا علاج اور شفا ہے۔ ☜فکر آخرت بھی غصہ کا علاج کرنے میں بے حد معاون شے ہے۔ ☜غصہ کا علاج کرنے کے لئے مدنی انعام پر عمل کیا جائے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی جائے، معاشرے میں امن ہی امن ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(17)خودداری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللّٰہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عَرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت **دُرُود خوانی** میں صرف کروں گا۔ **تو سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہُ

---

1 .....فیضانِ رمضان (مرمم) ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ تمہاری فکریں دور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1 اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁... نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁... ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁... ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁... دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁... "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

---

1 ..... ترمذی، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵۔

2 ..... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خودداری ہو تو ایسی

تبع تابعی بُزُرگ حضرتِ سیّدنا ابو مسعود عثمان بن عطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میرے والد صاحب حضرتِ سیّدنا عطاء بن میسرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خلیفہ ہشام بن عبد الملک سے ملنے گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، جب ہم محل کے قریب پہنچے تو دراز گوش (یعنی گدھے) پر سوار سیاہ رنگ والے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جس نے بوسیدہ قمیص اور میلا جبّہ زیب تن کیا ہوا تھا اور سر سے چپکی ہوئی میلی ٹوپی پہنی ہوئی تھی، نیز گدھے کی دونوں رِکابیں (یعنی لوہے کے وہ حلقے جن میں پاؤں رکھے جاتے ہیں) لکڑی کی تھیں، میں اس شخص کو اس حال میں دیکھ کر ہنس پڑا اور والد صاحب سے پوچھا: یہ دیہاتی کون ہے؟ والد صاحب نے مجھے جھڑک کر کہا: خاموش! یہ حجازی فقہا کے سردار تابعی بزرگ حضرتِ سیّدنا عطاء بن اَبی رباح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔ جب وہ ہمارے قریب پہنچے تو والد صاحب خچر سے اور وہ دراز گوش سے اتر کر گلے ملے اور حال احوال دریافت کیا، پھر وہ دوبارہ سوار ہو کر چل پڑے اور خلیفہ ہشام کے محل پہنچ گئے۔

جب والد صاحب خلیفہ سے ملاقات کر کے واپس آئے تو میں نے پوچھا: آپ دونوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ بولے: جب خلیفہ ہشام کو پتہ چلا کہ حضرتِ سیّدنا عطاء بن ابی رباح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لائے ہیں تو اس نے فوراً اندر آنے کی اجازت دے دی، میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے طفیل محل میں داخل ہو گیا۔ جب خلیفہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو آتے دیکھا تو کہا: ”مرحبا! خوش آمدید! قریب آیئے! یہاں تشریف

رکھئے!'' اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے ساتھ بٹھالیا، یہ منظر دیکھ کر دربار میں موجود خلیفہ کے معزز مہمان خاموش ہوگئے۔ خلیفہ نے عرض کی: اے ابو محمد! فرمایئے! کیا حاجت ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: حَرَمَین طَیِّبَیْن زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے رہائشی اللہ والے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوسی ہیں، ان میں عطیے اور تحفے وغیرہ تقسیم کئے جائیں! خلیفہ نے عرض کی: جی بالکل، پھر غلام کو حکم دیا: مکے مدینے والوں کیلئے ایک سال کے تحائف لکھ لو! پھر بولا: اس کے علاوہ کوئی حاجت ہو تو فرمایئے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: حجاز اور نجد والے اسلام کے پیشوا ہیں، ان کو صَدَقات دیئے جائیں! خلیفہ نے عرض کی: جی بالکل، پھر غلام کو حکم دیا: لکھ لو کہ انہیں صدقات دینے ہیں، اس کے بعد خلیفہ نے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی حاجت ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ہاں، سرحدی فوجی تمہارا دفاع کرتے اور دشمنوں سے قِتال کرتے ہیں، ان کے وظائف جاری کردو جو باقاعدہ انہیں ملتے رہیں کیونکہ اگر وہ ہلاک ہوگئے تو تمہیں جنگ لڑنا پڑے گی، خلیفہ نے عرض کی: جی بالکل، پھر غلام کو حکم دیا: لکھ لو کہ ان کے وظیفے جاری کرنے ہیں۔ اس کے بعد خلیفہ نے پوچھا: اس کے علاوہ کیا حاجت ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: کم عمر ذِمّیوں سے وُصولی نہ کی جائے اور بڑی عمر کے ذِمّیوں سے بدتمیزی نہ کی جائے اور ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے کیونکہ اِن سے وُصول کردہ مال دشمنوں کے خلاف تمہارے کام آتا ہے، خلیفہ نے عرض کی: جی بالکل پھر غلام کو حکم دیا: لکھ لو کہ ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ اس کے بعد خلیفہ نے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی

حاجت ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! اللہ پاک سے ڈرو! تم اکیلے پیدا کئے گئے، اکیلے مرو گے، اکیلے ہی اٹھائے جاؤ گے اور اکیلے ہی حساب دو گے، آج جو تمہارے ساتھ نظر آرہے ہیں کل نہیں ہوں گے۔ یہ سن کر خلیفہ کا سر جھک گیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جانے کے لئے کھڑے ہوگئے، جب ہم دروازے پر پہنچے تو ایک شخص پیچھے پیچھے ایک تھیلی لیتے ہوئے آیا، مجھے نہیں معلوم کہ اس میں درہم تھے یا دینار، اس شخص نے عرض کی: اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن نے مجھے یہ تھیلی آپ کو دینے کا کہا ہے، یہ سن کر حضرتِ سیّدنا عطاء بن اَبی رباح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اُسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لے گئے۔ اللہ کی قسم! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خلیفہ ہشام کی مجلس میں پانی کا ایک گھونٹ تک نہیں پیا، اپنے لئے کچھ لینا تو دور کی بات ہے۔[1]

خودکشی شیوہ تمہارا، وہ غیور و خوددار — تم اخوت سے گریزاں، وہ اخوت پہ نثار
تم ہو گفتار سراپا، وہ سراپا کردار — تم ترستے ہو کلی کو، وہ گلستاں بہ کنار
اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی — نقش ہے صفحہ ہستی پہ صداقت ان کی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگان دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 .....تاریخ دمشق، عطاء بن ابی رباح، ۴۰/۳۶۸۔
2 .....کلیات اقبال، ص ۲۳۳۔

عَلَیۡہِمۡ کس قدر خوددار اور دنیاوی مال و دولت سے بیزار تھے، درہم و دینار کی چمک ان کی آنکھوں کو خیرہ نہیں کر پاتی تھی، بادشاہوں کی جانب سے ملنے والا اِعزاز و اِکرام بھی ان کے پایۂ ثبوت کو ڈگمگا نہیں سکتا تھا، یہ اللہ پاک کے وہ حقیقی بندے تھے جن کی نظر صرف جنت کی ابدی نعمتوں کی طرف ہوتی تھی، یہی وجہ ہے کہ دنیا کے فانی مال و اسباب کے حصول کے لئے نہ یہ انتھک کوششیں کرتے تھے اور نہ ہی لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے تھے۔ خودداری جیسی عظیم صفت سے یہ حضرات مالا مال تھے، یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کے لئے اِن کی زندگی مشعلِ راہ ہے۔ در حقیقت خودداری وہ خوبی ہے جو انسان کو بے تاج بادشاہ بنا دیتی ہے، لوگوں کی نظر میں خوددار شخص کی عزت آسمان کی بلندیوں کو چھو جاتی ہے، ایسے شخص کے چاہنے والے ہمیشہ بڑھتے ہیں کم نہیں ہوتے، خوددار آدمی کے پاس آنے جانے میں کسی کو جھجک محسوس نہیں ہوتی، کیونکہ ایسا شخص بے ضرر ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ خوددار شخص کے لئے لوگوں کا خلوص ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ خودداری کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ پاک نے مدینے میں رہنے والے **"اَصحابِ صُفّہ"** کی خودداری کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِیۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِی الۡاَرۡضِ ۫ یَحۡسَبُہُمُ الۡجَاہِلُ اَغۡنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعۡرِفُہُمۡ

ترجَمۂ کنز العرفان: ان فقیروں کے لئے جو اللہ کے راستے میں روک دیئے گئے، وہ زمین میں چل پھر نہیں سکتے، ناواقف انہیں سوال کرنے سے بچنے کی وجہ سے مالدار سمجھتے ہیں، تم

www.dawateislami.net

بِسِیْمٰهُمْ ۚ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۳)

انہیں ان کی علامت سے پہچان لوگے، وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے، اور تم جو خیرات کرو اللہ اُسے جانتا ہے۔

اِس آیت کے تحت **"تفسیر صراط الجنان"** میں ہے: گزشتہ آیات میں صدقہ دینے کی ترغیب دی گئی، یہاں بتایا گیا کہ ان کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو جہاد اور طاعتِ الٰہی کیلئے روک رکھا ہے۔ یہ آیت اہلِ صُفّہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی، یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے۔ یہاں نہ ان کا مکان تھا اور نہ کنبہ قبیلہ اور نہ ان حضرات نے شادی کی تھی، ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآنِ کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا ان کا شب و روز کا معمول تھا۔[1]

اِنہی حضرات کی صف میں وہ مشائخ و علماء و طلبہ و مبلغین و خادمینِ دین داخل ہیں جو دینی کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے کمانے کی فرصت نہیں پاتے۔ یہ لوگ اپنی عزت و وقار اور مروت کی وجہ سے لوگوں سے سوال بھی نہیں کر پاتے اور اپنے فقر کو چھپانے کی بھی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا گزارا بہت اچھا ہو رہا ہے لیکن حقیقتِ حال اس کے برعکس ہوتی ہے۔ اگر کچھ غور سے دیکھا جائے تو ان لوگوں کی زندگی کا مشقت سے بھرپور ہونا بہت سی علامات و قرائن سے معلوم ہو جائے گا۔[2]

---

1 ..... خازن، پ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۳، ۱/۲۱۳۔

2 ..... صراط الجنان، پ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۳، ۱/۴۰۹۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک مقام پر کچھ یوں ارشاد ہوتا ہے:

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۫ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور زادِ راہ ساتھ لے لو، (پ ۲، البقرۃ: ۱۹۷) پس سب سے بہتر زادِ راہ یقیناً پرہیز گاری ہے

اِس آیت کے تحت **"تفسیر صراط الجنان"** میں ہے: بعض یمنی لوگ حج کے لئے بغیر سامانِ سفر کے روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوَکِّل یعنی "توکُّل کرنے والا" کہتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اپنے رب کے گھر پر حج کریں گے تو کیا وہ ہمیں کھلائے گا نہیں، جب مکہ مکرمہ پہنچ جاتے تو لوگوں سے مانگنا شروع کر دیتے اور کبھی غصب اور خیانت کے مرتکب بھی ہوتے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔[1]

اور حکم ہوا کہ سفر کا سامان لے کر چلو، دوسروں پر بوجھ نہ ڈالو اور سوال نہ کرو کہ یہ تمام چیزیں توکل اور تقویٰ کے خلاف ہیں اور تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے۔ نیز یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ جس طرح دنیوی سفر کے لیے سامانِ سفر ضروری ہے ایسے ہی سفر آخرت کے لیے پرہیز گاری کا سامان لازم ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خودداری اللہ کریم کو پسند ہے جبکہ خود کو دوسرے کے سہارے چھوڑ دینا اور ہاتھ پھیلانا ناپسند ہے۔ بلاشبہ خودداری ایک انمول نعمت ہے اور جنہیں یہ نصیب ہو وہ یقیناً قسمت والے ہوتے ہیں۔ مذکورہ

---

1 ..... خازن، پ ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۷، ۱/ ۱۳۹۔

2 ..... صراط الجنان، پ ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۷، ۱/ ۳۱۶۔

آیت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملتا ہے کہ دوسروں پر بوجھ بننے کی بجائے اپنے زور بازو پر تکیہ کرنا چاہئے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں میں دوسروں سے مانگنے کی عادت بد ایسی راسخ ہوتی ہے کہ انہیں نیم فقیر کہا جاسکتا ہے، ایسے لوگوں کی زبان پر اس قسم کے جملے گردش کرتے نظر آتے ہیں: ''یہ دینا!'' ''وہ دینا!'' ''یار فلاں چیز کچھ دیر کے لئے مل سکتی ہے!'' ''مجھے فلاں چیز چند دنوں کے لئے چاہئے'' ''یار تیری چیز بھی تو میری ہی چیز ہے'' ''یار دوست دوست کی مدد نہیں کرے گا تو پھر کون کرے گا'' ''یار تو تو اپنا بھائی ہے'' ''یار دوست تو دوست کے لئے جان بھی دے دیتا ہے تو اتنے سے پیسے نہیں دے سکتا'' ''یار اتنے اور دے دے، پچھلے والے اور یہ ملا کر واپس کر دوں گا'' وغیرہ وغیرہ۔ الغرض! معاشرے میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں اور تقریباً ہر دوسرا شخص ایسے معاملات کا تھوڑا بہت تجربہ ضرور رکھتا ہے۔ یاد رکھئے! خودداری سے ہاتھ دھو کر دوسروں کے پیچھے لگے رہنے والے شخص کی عزت دن بدن کم ہوتی چلی جاتی ہے، ایسا شخص ہر ایک کو اپنا دوست کہہ رہا ہوتا ہے مگر اسے کوئی بھی دل سے دوست ماننے کو تیار نہیں ہوتا، ایسے شخص کو دیکھ کر لوگ راستہ بدل لیتے ہیں، اپنی طرف آتا دیکھ کر ایک ناگوار احساس رگ وپے میں سرایت کرنے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث کریمہ میں خودداری کو اپنانے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ آیئے! آپ کے سامنے 03 احادیث بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ چنانچہ

(1)لوگوں سے سوال نہ کرنے کی بیعت

حضرتِ سیّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: سرور عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چند صحابہ کے ساتھ تشریف فرماتھے کہ آپ نے ہاتھ بلند کرکے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کون میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا؟ یہ سن کر سوائے حضرتِ سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کوئی کھڑا نہیں ہوا، (انہوں نے کھڑے ہو کر) عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے ایک دفعہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر دوبارہ بیعت کی، یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کس چیز پر آپ کی بیعت کروں؟ ارشاد فرمایا: اس بات پر کہ تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کروگے۔ ایسا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں اور لوگوں سے سوال نہ کروں تو کیا میرے لئے جنّت ہوگی؟ ارشاد فرمایا: ہاں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ، حضرتِ سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا، میں اپنی زندگی میں کبھی بھی لوگوں سے سُوال نہیں کروں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2)اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے

حضرتِ سیّدُنا حکیم بن حِزام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مانگا، آپ نے دیا، میں نے پھر مانگا، آپ نے پھر دیا اور

---

1 .....ترتیب الأمالي الخمیسیة للشجري، فِي مَدْحِ الْقَنَاعَةِ۔۔۔الخ، ۲/۲۸۵، حدیث: ۲۴۶۴۔

www.dawateislami.net

فرمایا: اے حکیم! یہ مال خوش نما خوش ذائقہ ہے جو اسے دلی بے پروائی سے لے گا اُسے اس مال میں برکت دی جائے گی اور جو اسے نفسانی طمع سے لے گا اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی اور وہ اس کی طرح ہوگا جو کھائے اور سیر نہ ہو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرتِ سیّدُنا حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اُس کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا کسی سے کچھ نہ مانگوں گا یہاں تک کہ دنیا چھوڑ دوں۔[1]

حکیمُ الامّت مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں لوگ مانگنے کو عیب نہ سمجھتے تھے، بلاضرورت بھی دستِ سوال دراز کر دیتے تھے، نو مسلم حضرات اِسی عادت کے مطابق اوّلًا مانگتے تھے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر انہیں دے کر سوال سے منع فرماتے تھے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا گیا کہ آپ مسجد کے بھکاری کو پہلے دیتے پھر مسجد میں مانگنے سے منع کرتے، شاید آپ کے عمل کا ماخذ یہ حدیث ہو۔ مزید فرماتے ہیں کہ بے پرواہی سے مراد طمع اور ہوس کا مقابل ہے یعنی جو صبر و قناعت کے ساتھ مال لے (اس طرح) کہ ناجائز کی طرف نظر نہ اٹھائے اور جائز مال کی بھی ہوس نہ ہو تو اگرچہ اس کے پاس مال تھوڑا ہو مگر برکت ہوگی، کیونکہ اس میں اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا شامل ہوگی۔ خیال رہے کہ مال کی زیادتی اور ہے برکت کچھ اور، مال کی زیادتی کبھی ہلاک کر دیتی ہے مگر برکتِ

---

1 .....بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۴۷۲۔

www.dawateislami.net

مال دین و دنیا میں رب کی رحمت ہوتی ہے، برکت والا تھوڑا پانی پیاس بجھا دیتا ہے، بہت سا پانی ڈبو دیتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اوپر والے ہاتھ سے مراد دینے والا ہے اور نیچے والے سے مانگ کر لینے والا، یہاں دینے اور لینے سے مراد بھیک دینا اور لینا ہے۔ اولاد کا ماں باپ کو دینا، مریدِ صادق کا اپنے شیخِ کامل کی خدمت میں کچھ پیش کرنا، انصار کا حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں نذرانے پیش کرنا اِس حکم سے علیحدہ ہیں، اگر ہماری کھالوں کے جوتے بنیں اور رشتۂ جان (یعنی سانس) کے تسمے اور حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے استعمال فرمائیں تو ان کے حق کا کروڑواں حصہ ادا نہ ہو۔ بعض صوفیا فرماتے ہیں: یہاں اوپر والے ہاتھ سے فقیر صابر مراد ہے اور نیچے والے سے بھکاری، تب تو سُبْحٰنَ اللہ! بہت لطف کی بات ہے۔ یعنی آپ سے تو جیتے جی قبر میں حشر میں مانگتا ہی رہوں گا، کیوں نہ مانگوں! میں بھکاری آپ داتا، آپ سے مانگنے میں ہماری عزت ہے، ہاں آپ کے سوا کسی سے نہ مانگوں گا، کل قیامت میں ساری مخلوق حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے شفاعت وغیرہ کی بھیک مانگے گی۔[1]

اور جتنے بھی سہارے ہیں سَبَب کرتے ہیں
عزّتِ نفس بڑھاتا ہے سہارا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) خالق و مخلوق دونوں کی محبت

حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے: ایک شخص نے

---

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۵۷، ملخصاً وملتقطاً۔

www.dawateislami.net

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے کروں تو اللہ کریم مجھ سے محبت فرمائے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلو! اللہ پاک تم سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤ! لوگ تم سے محبت کریں گے۔(1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! بارگاہِ مصطفوی سے خالق و مخلوق کی محبت حاصل کرنے کا کیسا تیر بہدف نسخہ عطا ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص دنیا سے بے رغبت ہوتا ہے تو یقیناً وہ لوگوں کے مال سے بھی بے نیاز ہو جائے گا یوں جب اللہ ایسے بندے سے محبت فرمائے گا تو لوگ بھی اس سے محبت کرنے لگیں گے۔ یہ بات عام مشاہدے میں ہے کہ لوگوں سے مانگ مانگ کر زندگی گزارنے والا عموماً ذلت و رسوائی کی زندگی گزارتا ہے، دینے والے موقع بموقع طنز کرتے، طعنے دیتے جھڑکتے اور نہ جانے کیسی کیسی باتیں تک کہہ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے اس ذلت کے مقام پر پیش ہونے سے منع کیا ہے، تاکہ عزتِ نفس سلامت رہے اور انسان معاشرے میں سر اٹھا کر جینے میں کامیاب ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جہاں مسلمانوں میں جوشِ ایمانی بیدار کرتے، اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش

(1)..... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الزهد فی الدنیا، ۴/۴۲۲، حدیث: ۴۱۰۲۔

www.dawateislami.net

کرنے کا ذہن دیتے، اسلام و سنت پر مضبوطی سے قائم رہنے کا درس دیتے ہیں وہاں دنیاوی معاملات میں بھی اپنی تحریروں اور مدنی مذاکروں کے ذریعے کافی و شافی راہنمائی فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے امت کو نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "مدنی انعامات" بصورت سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں مدنی انعام نمبر 25 میں خودداری کی صفت اپنانے کی عادت بنانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں: "آج آپ نے دوسروں سے مانگ کر چیزیں (مثلاً چادر، فون، گاڑی وغیرہ) استعمال تو نہیں کیں؟ (دوسروں سے سوال کی عادت نکال دیجئے، ضرورت کی چیز نشانی لگا کر اپنے پاس بحفاظت رکھیں)"

سُبْحٰنَ اللہ! اس مدنی انعام میں خودداری کی عظیم صفت اپنانے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ دوسروں سے مانگنے کی ایک وجہ کو ختم کرنے کرنے کا حل بھی ارشاد فرمایا گیا ہے، کیونکہ لوگ اس لئے بھی دوسروں سے مانگتے ہیں کہ ان کی اپنی چیز چوری، گم یا آگے پیچھے ہو جاتی ہے۔ ایسا عموماً لاپرواہ قسم کے افراد کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنی چیزوں کی خود حفاظت کریں، گھر کے ساتھ ساتھ پبلک پلیس میں بھی ہوشیار رہیں اور ایک جیسی دکھنے والی چیزیں مثلاً عمامہ، چادر، گھڑی، ٹوپی، بیگاور کپڑے وغیرہ میں کوئی نشانی بھی لگالیں تو بہت حد تک دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچ جائیں گے۔ جذبہ راہنمائی کرتا ہے، اگر ہم دنیا میں عزت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں خودداری والے مدنی انعام پر عمل کو اپنا معمول بنانا ہو گا۔ ہو سکتا ہے شروع میں

مشکل ہو لیکن ہمیں خود پر جبر کر کے کوشش جاری رکھنی ہو گی، اللہ پاک نے چاہا تو ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ہمارا نام بھی خوددداروں کی فہرست میں شامل ہو جائے گا۔

خودی کے زور سے دنیا پہ چھا جا مقام رنگ و بو کا راز پاجا
برنگ بحر ساحل آشنا رہ کف ساحل سے دامن کھینچتا جا [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! خودداری کے تعلق سے 06 واقعات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

(1) اونٹنی کی نکیل بھی خود اٹھاتے

حضرتِ سیّدُنا ابن ابی ملیکہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ہاتھ سے اونٹنی کی نکیل گر پڑتی تو اسے اٹھانے کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنا ہاتھ اونٹنی پر مارتے اور اسے بٹھا دیتے۔ رُفقا عرض کرتے: حضور آپ نے ہمیں حکم دیا ہوتا، ہم یہ اٹھا کر پیش خدمت کر دیتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے: میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کسی سے سوال نہ کروں۔ [2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرتِ سیّدنا صدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کس قدر خوددار اور بارگاہ رسالت کے پکے وفادار تھے، جب سے حکم ملا کہ کسی

---

1 ..... کلیات اقبال، ص ۴۱۰۔

2 ..... مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/۳۴، حدیث: ۶۵۔

www.dawateislami.net

سے سوال نہیں کرنا تو اپنے ذاتی اونٹ کی نکیل کے لئے بھی کسی سے سوال کرنا گوارا نہیں کیا۔ اس روایت پر غور کریں تو اس میں خوددار بننے کی ایک ترکیب موجود ہے اور وہ یہ کہ اپنی ذاتی چیز کے رکھنے، اٹھانے، لانے اور لے جانے میں بھی کسی کا سہارا نہ لیا جائے، کیونکہ جب ہماری یہ عادت بن جائے گی کہ ذاتی چیز کے لئے بھی کسی سے سوال نہیں کریں گے تو دوسروں سے ان کی چیزیں مانگنا ہمیں کیونکر گوارا ہو گا! لہٰذا خودداری والے مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہوئے اپنے عزم کا اظہار کیجئے کہ آج سے جتنا ممکن ہو سکا اپنے ذاتی سامان کے لئے بھی سوال کرنے سے بچیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) خوددار لکڑہارا

ایک مرتبہ کسی نے حاتم طائی سے پوچھا: تم نے اپنے سے زیادہ بلند ہمّت کسی کو دیکھا یا سنا ہے؟ بولا: ہاں، ایک مرتبہ میں نے عرب کے امیروں کی دعوت کے لئے چالیس اونٹ قربان کئے، کسی ضرورت کے لئے جنگل کی طرف جانا ہوا تو وہاں ایک لکڑہارے کو دیکھا، اس نے لکڑیوں کا ایک گٹھا جمع کیا ہوا تھا، میں نے اس سے کہا: لوگ حاتم طائی کے ہاں دعوت میں گئے ہیں تم کیوں نہیں گئے؟ اُس نے کہا: جو شخص اپنی محنت سے روٹی کھاتا ہے وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اٹھاتا۔ میں انصاف سے کہتا ہوں کہ اس کی ہمت اور جواں مردی میں نے اپنے سے زیادہ دیکھی۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لکڑہارے کی بات 100 بلکہ 112 فیصد درست

---

1 ..... گلستان سعدی، ص ۹۳۔

ہے کہ خوددار شخص کو جو مزہ اپنی محنت کی کمائی سے کھانے میں آتا ہے وہ مفت کے کھانے میں نہیں آتا۔ اس واقعے میں ان لوگوں کے لئے درس ہے جو صحت اور قدرت ہوتے ہوئے بھی کمانے میں سستی کرتے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ نیز معاشرے کا ایک بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جو گداگری یعنی بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ ایسے افراد آپ کو بازاروں، سڑکوں، بسوں، مساجد کی سیڑھیوں، درگاہوں نیز گلی محلوں میں باآسانی نظر آئیں گے، ان میں ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جو بظاہر اس قابل ہوتی ہے کہ محنت مزدوری کرکے کما سکتی اور اپنا نیز اپنے گھر والوں کا پیٹ بھر سکتی ہے مگر یہ لوگ خودداری جیسی خوبی کو کچل کر اتنی پستی میں گر جاتے ہیں کہ انہیں اپنی عزت و حرمت کا ذرہ برابر پاس نہیں رہتا۔ اللہ پاک ایسے لوگوں کو عقل سلیم اور ہدایت عطا فرمائے۔

تو اپنی خودی کو کھو چکا ہے
کھوئی ہوئی شے کی جستجو کر (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) خوددار عالم اور حرمین کا والی

ابوبِشْر تَمِیْمِی کا بیان ہے کہ جب ہِشَام بن عبد المَلِک خلیفہ بنا تو اس نے اپنے ماموں ابراہیم بن ہِشَام کو کئی شہروں پر امیر مقرر کر دیا۔ ایک مرتبہ ابراہیم بن ہِشَام دورے پر تھا۔ جب مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا کے قریب پہنچا تو وہاں کے لوگ

(1) ..... کلیات اقبال، ص ۳۸۷۔

www.dawateislami.net

استقبال اور مُبارَک باد کے لئے آئے۔ امیر نے پوچھا: کیا تمام نیک لوگ اور علما وفقہا آگئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: عالی جاہ! حضرتِ سیِّدُنا ابو حَازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سوا سب آگئے ہیں۔ امیر ابراہیم بن ہِشَام نے قاصد بھیج کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا: اے ابو حَازِم! اللہ پاک آپ کو مزید عزت ورِفعت عطا فرمائے، آپ جانتے ہیں کہ میرا تعلق قبیلۂ قریش سے ہے، میں اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن کا ماموں ہوں اور مجھے حرمین شریفین پر والی مقرر کیا گیا ہے۔ اب میں یہاں آیا تو سب لوگ مبارک باد اور استقبال کے لئے آئے مگر آپ تشریف نہ لائے، کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اے امیر! مجھے ایسی کوئی حاجت نہیں کہ جس کی وجہ سے مجھے آپ کی طرف محتاجی ہوتی، اسی طرح آپ کو بھی میری محتاجی نہیں۔ اے امیر! میرے اپنے کچھ معاملات ایسے ہیں جن میں مشغولیت کی وجہ سے مجھے کسی اور کی طرف دھیان دینے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی یہ بات سن کر اور آپ کے کمزور ونحیف جسم کو دیکھ کر امیر نے کہا: اے ابو حَازِم! آپ کے پاس کتنا مال ہے؟ فرمایا: میرے پاس دو قسم کا خزانہ ہے جس کے ہوتے ہوئے مجھے تنگدستی ومفلسی کا خوف نہیں۔ پوچھا: وہ دو خزانے کون سے ہیں؟ فرمایا: (1) ہر حال میں اللہ کریم کی رِضا اور (2) لوگوں سے بے نیازی۔ پوچھا: آپ کیا کھاتے ہیں؟ فرمایا: روٹی اور زیتون کا تیل۔ پوچھا: کیا مسلسل ایک ہی کھانا کھا کر آپ اُکتاتے نہیں؟ فرمایا: جب اُکتا جاتا ہوں تو کھانا ترک کر دیتا ہوں، جب دوبارہ خواہش ہوتی ہے تو کھالیتا ہوں۔ امیر نے پوچھا: ہماری نجات کن اُمور میں ہے؟ فرمایا: خالق کی رِضا کے بغیر کسی سے کوئی چیز نہ لو اور کسی بھی حق دار کا حق نہ روکو! امیر نے

کہا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ فرمایا: جو آگ سے نجات اور جنت کا طالب ہے اس پر یہ کام آسان ہے۔[1]

ہو تیرے بیاباں کی ہوا تجھ کو گوارا اس دشت سے بہتر ہے نہ دلی نہ بخارا
غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں پہناتی ہے درویش کو تاج سر دارا[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بزرگان دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کی سوچ و فکر کا محور خالق کی ذات ہوا کرتی تھی، امیروں کی چاپلوسی کرنا، اعزاز و اکرام نیز مال و دوولت حاصل کرنے کے لئے بچھ بچھ جانا ان کی ڈکشنری میں نہیں تھا۔ یہ ایسے بے تاج بادشاہ ہوتے تھے کہ بڑے بڑے امیر و وزیر ان کی بارگاہ میں حاضری دیتے اور نصیحتیں حاصل کرتے تھے۔ کاش! ہم بھی بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خوددار اور دوسروں کے مال سے بیزار ہو جائیں، اور ہم مخلوق سے ہٹ کر خالق سے لَو لگانے میں مشغول رہیں۔ یقیناً اس کے لئے جد وجہد کرنے پڑے گی اور اس کے لئے ہمارے پاس لائن آف ایکشن خودداری والے مدنی انعام پر عمل کی صورت میں موجود ہے۔ اس لئے نیت کر لیجئے کہ ہم مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے خود کو خوددار اور باکردار مسلمان بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ یہاں ایک حدیث مبارکہ آپ کے گوش گزار کرتا ہوں جو در اصل دعائے مصطفٰے ہے۔ اگر ہم اس دعا کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں تو رحمت الٰہی سے امید ہے کہ خودداری جیسی خوبی حاصل کرنا

---

1 .....عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ والخمسون بعد الاربعمائۃ، ص ۳۹۰۔
2 .....کلیات اقبال، ص ۱۳۷۔

www.dawateislami.net

آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ

دعائے مصطفٰے

مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا مانگا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالعَفَافَ وَالْغِنٰی“ یعنی اے اللہ پاک میں تجھ سے ہدایت، پرہیز گاری، پاکدامنی اور غِنٰی کا سوال کرتا ہوں۔[1]

حضرتِ سیّدنا اِمام ابوزَکَرِیّا یحییٰ بن شرفُ الدّین نَوَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیث میں ”اَلْغِنٰی“ سے مراد بے نیاز ہونا اور لوگوں سے بے پروائی برتنے کے ساتھ ساتھ جو کچھ ان کے پاس ہے اس سے بھی بے پرواہونا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) ایک عمامہ ایک قمیص اور دو بھائی

حضرتِ سیّدُنا ابو الحسن علی بن احمد بن حسین یزدی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں ابو سعید سمعانی فرماتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے عالم، فاضل، اچھی سیرت کے مالک، خود دار اور سخی تھے، کثرت سے روزے رکھتے اور عبادت کیا کرتے تھے، حسن اخلاق کے پیکر، ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملنے والے، عاجزی کرنے والے تھے۔ (قناعت اور دوسروں سے بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ) آپ اور آپ کے بھائی کے پاس صرف ایک عمامہ اور ایک قمیص تھی، جب ایک بھائی (عمامہ اور قمیص پہن کر) باہر جاتے

---

1 .....مسلم، کتاب الذکر والدعا... الخ، باب التعوذ من شر ما عمل... الخ، ص ۱۱۱۷، حدیث: ۲۷۲۱۔

2 .....شرح النووی علی مسلم، کتاب الذکر والدعا۔۔ الخ، باب فی الادعیۃ، ۷/۴۱۔

www.dawateislami.net

تو دوسرے بھائی گھر میں ٹھہرے رہتے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خودداری کی کیفیت تو ملاحظہ کیجئے! ایک قمیص اور ایک عمامہ دو بھائی بدل بدل کر استعمال کرتے مگر کسی سے سوال نہیں کرتے تھے، یقیناً ان افراد کے پیش نظر وہ آیت اور حدیثیں ہوں گی جن سے درس ملتا ہے کہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچنا ہے۔ آج تن پر اچھا جوڑا، گھر میں راشن اور کمانے کی استطاعت ہوتے ہوئے بھی لوگ سوال کرنے سے باز نہیں آتے، خودداری معاشرے سے مفقود ہوتی جارہی ہے، غور تو کیجئے! خودداری کی اس ایک خوبی میں کتنے فائدے ہیں: ☜خودداری ہمیں سوال کرنے سے بچاتی ہے ☜خودداری ہماری عزت بڑھاتی ہے ☜خودداری دوسروں کی محتاجی سے بچاتی ہے ☜خودداری ہمارا حوصلہ بڑھاتی ہے ☜خودداری بھیک جیسی بری عادت میں پڑنے سے بچاتی ہے ☜نیز سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ خودداری مخلوق سے ہٹا کر خالق کی ذات میں مشغول کر دیتی ہے۔ جب خودداری میں اتنے فائدے ہیں تو پھر ہمیں بھی چاہئے کہ دل بڑا کریں اور ہمت کر کے خودداری والے مدنی انعام پر عمل شروع کر دیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کے فوائد خود دیکھ لیں گے۔

تو اگر خوددار ہے، منت کش ساقی نہ ہو
عین دریا میں حباب آسا نگوں پیمانہ کر[2]

---

1 .....تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاهیر وَالأعلام، الطبقة السادسة والخمسون، ۳۸/۵۸۔
2 .....کلیات اقبال، ص۲۱۸۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5) خلیفہ کی پیش کش ٹھکرادی

خلیفہ ہشام بن عبد الملک جب حج کرنے آیا تو کعبے میں داخل ہوتے ہی حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا پر اس کی نظر پڑی، آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: کوئی حاجت ہو تو فرمایئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اللہ سے شرم آرہی ہے کہ میں اس کے گھر میں ہوتے ہوئے کسی اور سے سوال کروں۔ جب آپ باہر نکلے تو خلیفہ بھی پیچھے نکل پڑا اور کہنے لگا: اب تو آپ بیت اللہ شریف سے باہر نکل چکے ہیں، کوئی حاجت ہو تو فرمائیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: دنیوی حاجت کا سوال کروں یا اُخروی کا؟ ہشام نے کہا: دنیوی حاجت کا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے دنیا تو اس سے بھی نہیں مانگی جس کی یہ ملکیت ہے، بھلا اس شخص سے دنیا کیسے طلب کر سکتا ہوں جو اس کا مالک ہی نہیں؟[1]

سُبْحٰنَ اللہ! خوددار بننے کے لئے کتنا پیارا نسخہ ہے کہ یہ ساری دنیا اللہ پاک ہی کی تو ملکیت ہے، لہٰذا لوگوں کا احسان کیوں اٹھائیں، نیز یہ بھی درس ملا کہ اللہ کریم سے بھی اگر مانگنا ہو تو دنیا کی بجائے آخرت کے سوال کو ترجیح دی جائے، کہ چار دن کی زندگی ہے، ایک نہ ایک دن ہم سب کو قبر کا منہ دیکھنا ہے، جو وہاں کامیاب ہو گیا در حقیقت وہ بازی لے گیا، اس لئے خودداری کو اپنایئے اور آخرت کی بہتری کی طرف نظر رکھئے! جو رب جانوروں، کیڑوں مکوڑوں بلکہ ماں کے پیٹ میں موجود جان کو بھی

---

1 .....البدایۃ والنھایۃ، احداث سنۃ ست ومائۃ، ۶/۳۷۶۔

رزق عطا فرماتا ہے وہ ہماری تمام حاجات سے واقف ہے، دنیاوی ناخداؤں سے منہ موڑ کر حقیقی مالک کو ملجا وماوی بنا کر تو دیکھئے! سب دکھ درد دور اور غم کافور ہو جائیں گے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6) میں علم نہیں بیچتا

جناب سیّد ایوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جہانگیر خان صاحب قادری رضوی ساکن محلہ چھپپی ٹولہ قلعہ سے فرمایا کہ مجھے ایک پیپا (لکڑی یا دھات کے بڑے برتن جتنے) مٹی کے تیل کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ تیل فروخت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ ایک پیپا تیل لے کر حاضر ہوئے، حضور نے قیمت دریافت فرمائی، انہوں نے اس وقت جو قیمت تھی اس کا اظہار بایں الفاظ (یعنی ان الفاظ کے ساتھ) فرمایا: ویسے تو اس کی قیمت یہ ہے مگر حضور کچھ کم کر کے اتنی دے دیں۔ اس پر حضور نے فرمایا: مجھ سے وہی قیمت لیجئے جو سب سے لیتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں! حضور آپ میرے بزرگ ہیں، عالِم ہیں، آپ سے عام بِکری (یعنی عام طور پر اس کے بیچنے) کے دام (پیسے) کیسے لے سکتا ہوں؟ حضور اعلیٰ حضرت نے فرمایا: میں علم نہیں بیچتا ہوں۔ اور وہی عام بِکری کے دام

---

1 ..... کلیات اقبال، ص ۳۸۴۔

www.dawateislami.net

خان صاحب کو دیئے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! عقیدت مند نے کم قیمت مانگی مگر پھر بھی پوری قیمت ادا کی تاکہ اس کے احسان تلے نہ آئیں۔ اس واقعے سے درس ملتا ہے کہ بیچنے والا آپ کا رشتہ دار، قریبی، دوست، عقیدت مند، شاگرد یا کوئی بھی ہو قیمت پوری ادا کی جائے، اس طرح خودداری بھی سلامت رہے گی اور آپ احسان لینے سے بھی بچ جائیں گے۔ عموماً لوگ خرید و فروخت کے معاملے میں اپنے تعلقات کو بنیاد بنا کر قیمت میں کمی کا مطالبہ کرتے ہیں، یاد رہے! بھاؤ کم کروانے اور اپنے تعلق کو بیان کر کے قیمت کم کرنے کا مطالبہ کرنے میں فرق ہے۔ بھاؤ تاؤ کیجئے! مگر منت اور التجاؤں سے بچئے! اگر وہ بھاؤ کم نہ کرے تو بے شک دوسری جگہ سے جا کر خریداری کر لیجئے لیکن اپنی خودداری کو داؤ پر لگانے سے گریز کیجئے! آج یہ نفس پر گراں ضرور گزرے گا لیکن ایسا کرنے کے فوائد آپ کو تھوڑے یا زیادہ عرصے بعد لازمی نظر آئیں گے اور خودداری والے مدنی انعام پر عمل کے ساتھ ساتھ دیگر اچھی نیتیں بھی شامل ہوں گی تو آخرت میں اس کا ثواب بھی دیکھیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! آج کے بیان کا خلاصہ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ ☜ قرآن مجید میں اصحاب صفہ کی خودداری کو سراہا گیا ہے ☜ زادِ راہ

---

1 ..... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۷۲۔

www.dawateislami.net

ساتھ نہ لینے اور لوگوں سے مانگنے کی قرآن مجید میں مذمت بیان کی گئی ہے ☜احادیث کریمہ میں لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے منع کیا گیا ہے ☜سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں سے بے نیازی کی دعا مانگتے تھے ☜خودداری بزرگان دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کا امتیازی وصف تھا ☜خودداری عزت میں اضافے کا بہترین ذریعہ ہے ☜اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے ☜خوددار شخص سے لوگ محبت کرتے ہیں ☜خوددار شخص لوگوں کے طعن و تشنیع سے محفوظ رہتا ہے ☜مدنی انعامات پر عمل خوددار بننے کا بہترین نسخہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(18)پیٹ کا قفل مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد کے اندر کھانے، پینے، سحر و افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر **اعتکاف** کی نیت تھی تو ضمناً ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعتکاف کی نیت صرف کھانے، پینے یا سونے وغیرہ کے لئے نہ کی جائے، ثواب کے لئے کی جائے۔ شامی میں ہے: ”اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے **تو اعتکاف کی نیت کرلے**، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔“[1]

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ

---

1 .....فیضانِ رمضان، ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

ایک اہم نکتہ: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے کی نیتیں

❁...نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❁...ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁...ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁...دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁... گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁..."صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" "اُذْکُرُوا اللّٰہ" "تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ" وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❁... بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 .....مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، ۱۰/۲۵۳، حدیث: ۱۷۲۹۸۔

2 .....معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

www.dawateislami.net

پورا علمِ طب آدھی آیت میں

مروی ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کے پاس ایک ماہر نصرانی (کرسچین) ڈاکٹر ہوا کرتا تھا، ایک دن اُس نے بہت بڑے محدِّث حضرتِ سیِّدُنا ابو الحسن علی مَرُوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: آپ لوگوں کی کتاب (قراٰن) میں علمِ طب کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ پاک نے پورا علمِ طب ہماری کتاب کی آدھی آیت میں بیان فرمادیا ہے۔ پوچھا: وہ کونسی آیت ہے؟ فرمایا: "كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا"[1] (ترجمۂ کنزالایمان: کھاؤ! اور پیو! اور حد سے نہ بڑھو!)۔ یہ سن کر وہ بولا: کیا آپ کے نبی نے بھی علمِ طب کے متعلق کچھ بیان فرمایا ہے؟ فرمایا: جی ہاں! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تھوڑے سے الفاظ میں علمِ طب کو بیان فرمادیا ہے۔ پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: **معدہ بیماری کا گھر جبکہ پرہیز ہر دوا کا سر ہے، جسم کے ہر حصے کو اُس کا حق دو!**۔ یہ سب سن کر وہ بے اختیار بول اٹھا: آپ کی کتاب اور آپ کے رسول نے **"جالِینُوس"** کے لئے علمِ طب کا کوئی مسئلہ نہیں چھوڑا۔[2]

اسراف کسے کہتے ہیں؟

حکیمُ الاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حکایت میں بیان کردہ آیت مبارَکہ کے تحت لکھتے ہیں: اِسراف کی بَہُت تفسیریں ہیں: (1) حلال چیزوں کو حرام جاننا (2) حرام چیزوں کو استِعمال کرنا (3) ضَرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا

---

1 .....پ۸، الاعراف: ۳۱۔

2 .....تفسیر روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۳۱، ۳/ ۱۵۵۔

(4)جو دل چاہے وہ کھا پی لینا پہن لینا(5)دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا جس سے مِعدہ خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے(6)مُضِر اور نقصان دِہ چیزیں کھانا پینا(7)ہر وَقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رَہنا کہ اب کیا کھاؤں آئندہ کیا پیوں(8)غفلت کیلئے کھانا(9)گناہ کرنے کیلئے کھانا(10)اچّھے کھانے پینے، اعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھا پی نہ سکے(11)اعلیٰ غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اِس ایک لفظ(وَلَا تُسْرِفُوْا)میں بَہُت سے اَحکام داخِل ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! ہمارا دینِ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے، کہ معاشی معاملہ ہو یا معاشرتی، ملک و سماج کی بات ہو یا مسلک و مذہب کی ہر موضوع پر ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے، ابھی آپ نے حکایت میں سنا کہ قراٰن و حدیث میں علمِ طب کے ایسے مختصر اور جامع اصول موجود ہیں جن پر پورا علمِ طب انحصار کرتا ہے۔ آج بہت تیزی کے ساتھ فوڈ کلچر(Food Culture)پروان چڑھتا چلا جارہا ہے، ”کھاؤ پیو! جان بناؤ“ کے نعرے گویا ہر طرف گونجتے سنائی دیتے ہیں۔ نتیجۃً آج جہاں گناہوں کی کثرت کے سبب ہمارے حافظے کمزور ہیں وہاں طرح طرح کی مرغن اور مصالحے دار غذاؤں کی وجہ سے ہمارے ہاضمے بھی کمزوری کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ

---

1 ..... تفسیر نعیمی، ۸/ ۳۹۰۔

www.dawateislami.net

مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** بطور سوالات عطا فرمایا ہے۔اس میں جہاں آپ نے مسلمانوں کی عملی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں وہاں جسمانی بیماریوں سے بچنے کا سامان بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 11 میں ارشاد فرماتے ہیں: **کیا آج آپ نے سنّت کے مطابق بیٹھ کر مع پردے میں پردہ کھانے پینے کے دوران مٹی کے برتن استعمال فرمائے؟ نیز پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے (یعنی بھوک سے کم کھانے) کی کوشش فرمائی؟** (زہے نصیب! روزانہ کم از کم 12 منٹ پیٹ پر پتھر باندھنے کی سعادت نصیب ہو جائے)

آپ نے سورۂ اعراف کی آیت نمبر 31 کی تفسیر میں سنا تھا کہ زیادہ کھانا پینا یا بار بار کھانا جس سے معدہ خراب ہو یہ اِسراف میں داخل ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے اگر امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعام پر غور کریں تو یہ ہمیں اسلام و سنت نیز صحت و تندرستی کا حسین مجموعہ نظر آتا ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ! اس مدنی انعام میں جہاں سنت کے مطابق کھانا کھانے کا ذکر ہے وہاں پیٹ کا قفل مدینہ لگانے یعنی بھوک سے کم کھانے کی ترغیب بھی موجود ہے۔ جو یقیناً حکم قرآنی پر عمل پیرا ہونے میں معاون ثابت ہو گی۔ آیئے پیٹ کا قفل مدینہ لگانے یعنی بھوک سے کم کھانے کی فضیلتوں پر مشتمل چند فرامینِ مصطفےٰ سماعت کرتے ہیں۔ چنانچہ

ایک لقمہ چھوڑنے کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: بے شک اللہ پاک فرشتوں کے سامنے اس شخص پر فخر فرماتا ہے، جو دنیا میں کم کھاتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کی طرف دیکھو! میں نے دنیا میں اسے کھانے پینے کے معاملے میں آزمائش میں ڈالا تو اس نے میرے لئے اِنہیں چھوڑ دیا۔ اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ! جو بندہ (میری خاطر) ایک لقمہ بھی چھوڑ دے گا میں اس کے بدلے اسے جنت کے درجات عطا فرماؤں گا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ رضائے الٰہی کے لئے ایک لقمہ چھوڑنا جنت میں ترقیِ درجات کا ذریعہ ہے، جو عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں وہ رضائے الٰہی کے لئے چند لقمے چھوڑ کر مذکورہ فضیلت کے حقدار بن سکتے ہیں، ہمارے اسلاف کرام کے نزدیک کھانے کا ایک لقمہ چھوڑنا کس قدر پسندیدہ عمل تھا۔ چنانچہ

بھوک خزانہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے رات کے کھانے سے ایک لُقمہ کم کر دینا ساری رات کی عبادت سے زِیادہ عزیز ہے۔ مزید فرماتے ہیں: بھوک اللہ پاک کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور یہ صِرْف اپنے پسندیدہ بندوں

---

1 .....لباب الاحیاء، الباب الثالث والعشرون، ص ۲۰۲۔

ہی کو عطا فرماتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ بھی پیٹ کا قفل مدینہ لگانے کے روحانی وجسمانی فوائد پانے کے جذبے کے تحت روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پر کرنے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے بھوک سے کم کھانے کی عادت بنانے اور اس پر استقامت پانے کی سعادت نصیب ہوگی، آیئے اب مزید بھوک (یعنی پیٹ کا قفل مدینہ) لگانے کے فضائل سماعت کرتے ہیں۔

زیادہ بھوکا زیادہ افضل ہے

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے ہاں تم سب سے افضل وہ ہے جو زیادہ بھوکا رہتا ہے اور غور وفکر کرتا ہے اور سب سے برا وہ ہے جو خوب سوتا اور زیادہ کھاتا پیتا ہے۔[2]

کم کھانے والا محبوب خدا ہے

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو تم میں سب سے زِیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور ہلکے بدن والا ہے۔[3]

بھوکے بروز قیامت سیر ہوں گے

سلطانِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جو دنیا میں بھوک

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، ۳/ ۱۰۳۔

2 .....لباب الاحیاء، الباب الثالث والعشرون، ص ۲۰۳،

3 .....جامع صغیر، ص ۲۰، حدیث: ۲۲۱۔

www.dawateislami.net

اپناتے ہیں وہ قیامت کے روز سَیر ہوں گے۔[1]

مجھے بھوک کی دے سعادت الٰہی
پئے غوث دے اِستِقامت الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے پیٹ کا قفل مدینہ لگانے (یعنی بھوک سے کم کھانے) کے کیسے عظیم الشان فضائل ہیں، مگر افسوس! آج ایک تعداد ان سے ناواقف ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ خوب پیٹ بھر کر کھانے کے بعد ڈکاریں لیتی ہوئی دکھائی دیتی ہے، آیئے اب ڈکار کی مذمت کے حوالے سے حدیث پاک سن لیجئے۔ چنانچہ

اپنی ڈکار کم کر!

مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شَخْص کی ڈکار سُنی تو فرمایا: اپنی ڈکار کم کر! اِس لئے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زِیادہ پیٹ بھرتا ہے۔[2]

مجھ کو بھوک و پیاس سہنے کی خدا توفیق دے
گُم تِری یادوں میں رَہنے کی سدا توفیق دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیث مبارکہ میں جہاں پیٹ کا قفل مدینہ لگانے کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے

---

1 .....اتحاف السادۃ المتقین، کتاب کسر الشھوتین، ۹/ ۱۷۔

2 .....ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۴/ ۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۶۔

والے کل بروز قیامت سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے، لہٰذا قیامت کی بھوک سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے مدنی انعامات پر عمل کرنے کی نیت کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہوں گی، چونکہ بھوک سے کم کھانا اللہ پاک کا پسندیدہ عمل ہے اس لئے اللہ والے بھوک سے کم کھانے (یعنی پیٹ کا قفل مدینہ) لگانے کا بڑا اہتمام کرتے اور رضائے الٰہی سے اپنا دامن بھرنے کی سعادت پاتے تھے، آیئے! ہم بھی پیٹ کا قفل مدینہ لگانے کی عادت بنانے اور اس پر استقامت پانے کے جذبے کے تحت چند انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بھوک شریف کے بارے میں سنتے ہیں۔ چنانچہ

حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بھوک شریف

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام جب مَدْیَن کے کُنویں پر تشریف لائے تو کمزوری کے باعِث ترکاری کی سبزی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پیٹ مبارَک کے باہَر سے نظر آتی تھی۔[1] اور جن چالیس دنوں میں آپ نے اللہ پاک سے ہم کلام ہونے کا شَرَف پایا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ نہ کھایا۔[2]

حضرتِ داود عَلَیْہِ السَّلَام کی بھوک شریف

حضرتِ سیِّدُنا قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے، نیز جَو شریف کی روٹی نمک کے ساتھ تناوُل فرماتے۔[3]

---

1 .....الشفا بتعریف حقوق المصطفی، ۱/۱۵۲۔

2 .....احیاء العلوم، ۳/۱۰۴۔

3 .....الشفا بتعریف حقوق المصطفی، ۱/۱۵۱۔

www.dawateislami.net

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بھوک شریف

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے لئے کوئی گھر نہیں بنایا، جہاں نیند قدم بوسی کرتی آرام فرمالیتے، بالوں کا لباس زیبِ تَن کرتے اور دَرَخْت کے پتّے تناوُل فرماتے۔[1]

سرورِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک شریف

حضرتِ سیِّدُنا ابو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم نے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دِکھایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے شکمِ اَطْہَر سے کپڑا اٹھایا تو اُس پر دو پتّھر بندھے ہوئے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام تِرمِذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پتّھر بھوک کی سختی اور کمزوری کی وجہ سے پیٹ پر باندھے جاتے تھے۔[2]

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: بہت روز تک نہ کھانے سے انسان میں کھڑے ہونے کی قوت نہیں رہتی، پیٹ پر پتھر باندھنے سے کھڑا ہونا ممکن ہو جاتا ہے۔[3]

فاقۂ انبیا کے صَدْقے میں
لذّتِ نَفْس سے بچا یاربّ!

---

1 .....الشفا بتعریف حقوق المصطفی، ۱/۱۵۱۔
2 .....شمائل ترمذی، ص ۲۰۹، حدیث: ۳۵۳۔
3 .....مراٰۃ المناجیح، ۷/۷۵۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک کا کیا عالم تھا! کہ شکم اطہر پر پتھر باندھ کر بھوک برداشت کیا کرتے تھے، آہ! ایک ہم ہیں کہ پیٹ پر پتھر باندھنا تو کجا، چند نوالے کم کھا کر پیٹ کا قفل مدینہ لگانے میں بھی سستی کر جاتے ہیں، بیان کے شروع میں ہم نے سنا تھا کہ امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں پیٹ کا قفل مدینہ لگانے کا مدنی انعام بھی عطا فرمایا ہے، اس مدنی انعام کے آخری الفاظ یہ تھے کہ ”زہے نصیب! روزانہ کم از کم 12 منٹ پیٹ پر پتھر باندھنے کی سعادت نصیب ہو جائے“۔ اے کاش! ایسا ہو جائے کہ ہم مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے پیٹ کا قفل مدینہ بھی لگائیں اور کم از کم 12 منٹ ادائے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیت سے پیٹ پر پتھر باندھنے کی سعادت بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آیئے مزید جذبہ بڑھانے کے لئے بزرگان دین کے چند فرامین اور ان کے معمولات سنتے ہیں۔ چنانچہ

کاش! بھوک خریدی جاسکتی!

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، اگر بھوک بازار میں بکتی ہوتی تو آخرت کے طلب گار ضَرور اس کی خریداری کیا کرتے۔[1]

پیٹ بھر کر کھانا بوجھ ہے

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اپنے آپ کو

---

1 .....الرسالۃ القشیریۃ، ص ۱۷۷۔

www.dawateislami.net

پیٹ بھر کر کھانے سے بچاؤ کہ یہ زندگی میں بوجھ اور موت کے وقت بدبُو ہے۔[1]

چھ مدنی پھول

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبدُاللہ تُستَری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے چھ فرامین مُلاحَظہ ہوں: (1) بروزِ قِیامت کوئی عمل ضَرورت سے زیادہ کھانے کو ترک کرنے سے افضل نہ ہوگا کیوں کہ یہ سُنّتِ نَبَوی ہے (2) سمجھدار لوگ دین و دنیا میں بھوک کو بَہُت زیادہ نَفْع بَخْش قرار دیتے ہیں (3) آخِرت کے طلبگاروں کیلئے کھانے سے زیادہ کسی چیز کو میں نقصان دہ نہیں سمجھتا (4) علم و حکمت کو بھوک میں اور گناہ و جَہالت کو شکم سیری میں رکھا گیا ہے (5) جو اپنے نَفْس کو بھوکا رکھتا ہے اُس سے وَسْوَسے خَتْم ہو جاتے ہیں (6) بندہ جب بھوکا، بیمار اور امتحان میں مبتلا ہوتا ہے اُس وَقْت اللہ پاک کی رَحْمت اُس کی طرف مُتوجِّہ ہوتی ہے مگر جسے اللہ پاک چاہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے پیٹ کا قفل مدینہ لگانے یعنی بھوک سے کم کھانے کے کیسے مشکبار مدنی پھول ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوت اسلامی ان پھولوں کی خوشبوؤں سے ہمارے ظاہر و باطن کو مہکانا چاہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول میں پیٹ کا قفل مدینہ لگانے کا ذہن دیا جاتا ہے جس کی برکت سے بہت سے خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے بھوک سے کم کھانے کی مبارک عادت سے مالامال ہو چکے

---

1 .....احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، ۳/ ۱۰۲۔

2 .....احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، ۳/ ۱۰۳۔

ہیں، یادرکھئے ! پیٹ کا قفل مدینہ لگانا (یعنی بھوک سے کم کھانا) اللہ پاک کی بارگاہ میں پسندیدہ عمل ہے اس لئے شیطان پیٹ کا قفل مدینہ لگانے سے روکنے کے لئے طرح طرح کے وساوس کا شکار کرنے کی کوشش کرتا ہے، لہٰذا شیطانی حملوں سے بچنے، بھوک سے کم کھانے کی عادت بنانے کے لئے مدنی انعامات پر عمل کرنا مفید ہے۔ آیئے اب فضول خرچی سے بچانے والے عمل کے بارے میں بھی سن لیجئے۔ چنانچہ

کھانے پینے میں میانہ روی

امیرُالْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: تم پیٹ بھر کر کھانے پینے سے بچو! کیونکہ یہ جسم کو خراب کرتا، بیماریاں پیدا کرتا اور نماز میں سُستی لاتا ہے اور تم پر کھانے پینے میں مِیانہ رَوی لازِم ہے کیونکہ اس سے جسم کی اِصلاح ہوتی اور فضول خرچی سے نجات ملتی ہے۔[1]

یا الٰہی بھوک کی دولت سے مالا مال کر
دو جہاں میں اپنی رحمت سے مجھے خُوشحال کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا ہضم کرنے والی دوا کا تحفہ

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللّٰہ بن مُغِیْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللّٰہ بن عَدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عراق سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سلام کیا، پھر عرض کی: میں

---

1 ..... کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، ۱۵ / ۱۸۳، رقم: ۴۱۷۰۶۔

آپ کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں ۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دریافت فرمایا: تم کیا تحفہ لائے ہو؟ عرض کی: جَوَارِش۔ فرمایا: جَوَارِش کیا ہے؟ عرض کی: کھانا ہضم کرنے والی ایک دوا ہے۔ فرمایا: میں نے 40 سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تو میں اسے کیا کروں گا۔[1]

خشک روٹی اور نمک

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خشک روٹی نمک سے کھا لیتے اور فرماتے: جو دنیا میں اِتنی مقدار میں راضی ہو جاتا ہے وہ کسی کا مُحتاج نہیں رہتا۔[2]

سات یا نو لقمے

امیرُ المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سات یا نو لقموں سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔[3]

بھوک میں طاقت

حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حالت یہ تھی کہ جب بھوکے ہوتے تو طاقتور ہوتے مگر جب کچھ کھا لیتے تو کمزور ہو جاتے۔[4]

عبادت کی مٹھاس

حجۃ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غَزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پیٹ بھر کر

---

1 .....حلیۃ الاولیاء، ۱/ ۳۷۲، رقم: ۱۰۳۵۔

2 .....مکاشفۃ القلوب، باب الثالث والثلاثون فی فضل القناعۃ، ص ۱۲۲۔

3 .....احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، ۳/ ۱۱۱۔

4 .....الرسالۃ القشیریۃ، ص ۱۷۸۔

کھانے سے عبادت کی حَلاوت (مٹھاس) ختم ہو جاتی ہے۔ امیرُ المؤمنین سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، تا کہ عبادت کی حَلاوت (مٹھاس) نصیب ہو اور جب سے مسلمان ہوا ہوں دیدارِ اِلٰہی کا جام پینے کے شوق میں کبھی سَیر ہو کر نہیں پیا۔[1]

بھوک کی اور پیاس کی مولیٰ مجھے سوغات دے
یا الٰہی! حَشْر میں دیدار کی خیرات دے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پیٹ بھر کر کھانے سے عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے، لہٰذا عبادت کی حلاوت پانے کے لئے پیٹ کا قفل مدینہ لگانے (یعنی بھوک سے کم کھانے) والے مدنی انعامات پر عمل کرنے کی نیت کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے جہاں عبادت کی حلاوت نصیب ہو گی وہاں یہ فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ چنانچہ

بھوک کے دس فوائد

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بھوک کے دس فائدے ہیں: (۱) دل کی صفائی ہوتی ہے (۲) دل نرم ہوتا ہے (۳) عاجزی وانکساری پیدا ہوتی ہے (۴) آزمائشیں اور مصیبتیں پیشِ نظر رہتی ہیں (۵) گناہوں کی طرف رَغبت میں کمی آتی ہے (۶) نیند دور ہوتی ہے (۷) عبادت میں آسانی ہوتی ہے (۸) تندرستی حاصل ہوتی ہے (۹) خرچ میں کمی ہوتی ہے (۱۰) ایثار اور صدقہ خیرات

---

1 .....منہاج العابدین، ص ۸۴۔

کی توفیق ملتی ہے۔[1]

دعا ہے کچھ نہ کچھ لقمے خدا کے واسطے چھوڑوں
رِضائے حق کی خاطِر لذّتِ دنیا سے منہ موڑوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیٹ کی خرابی اور 12 قسم کے امراض

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ایک بہت بڑی تعداد کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا نظر آتی ہے، بڑے تو بڑے بچے بھی خطرناک امراض سے دوچار ہو جاتے ہیں، ہم سبھی کو غور کرنا چاہیے کہ کہیں یہ امراض ہمارے ٹھونس ٹھونس کر کھانے کی وجہ سے تو نہیں! جی ہاں، خوب پیٹ بھر کر کھانا بھی ان بیماریوں کا ایک سبب ہو سکتا ہے، کیونکہ زیادہ کھانے سے پیٹ خراب ہوتا اور اکثر قبض بھی ہو جاتی ہے، اور مقُولہ ہے: ''اَلْقَبْضُ اُمُّ الْاَمْراض'' یعنی قَبض بیماریوں کی ماں ہے۔ بقَولِ اَطِبّاء 80 فیصد اَمراض پیٹ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے امراض کی 12 قسمیں یہ ہیں: (1) دِماغی اَمراض (2) آنکھوں کی بیماریاں (3) زَبان اور گلے کی بیماریاں (4) سینے اور پھیپھڑے کے امراض (5) فالِج اور لقوہ (6) جسم کے نچلے حصّے کا سُن ہو جانا (7) شُوگر (8) ہائی بلڈ پریشر (9) دِماغی شِرْیان (یعنی مغز کی نَس) پھٹ جانا (10) نَفسیاتی اَمراض (یعنی پاگل ہو جانا وغیرہ) (11) جگر اور پِتّے کے اَمراض اور (12) ڈِپریشن۔[2]

---

1 ..... احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، ۳/ ۱۰۹-۱۰۴ ملتقطًا۔

2 ..... پیٹ کا قفل مدینہ، ص ۲۳۷۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوب پیٹ بھر کر کھانے سے انسان بیان کردہ 12 بیماریوں کا شکار ہو سکتا ہے، لہٰذا ان سے بچنے کے لئے پیٹ کا قفل مدینہ لگانا بے حد مفید ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جو خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مدنی انعامات پر عمل کرتے ہیں جہاں وہ ان امراض سے محفوظ رہتے ہیں وہیں بھوک سے کم کھانے کے فضائل کے بھی حقدار بنتے ہیں، یقیناً مذکورہ بیان سے مدنی انعامات عام کرنے کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اے کاش! ہر ایک مسلمان مدنی انعامات پر عمل کرکے بھوک کی برکتوں سے اپنا دامن بھرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو اس کی ترغیب دلانے والا بن جائے، ہو سکتا ہے کہ آپ سوچ رہے ہوں کہ پھر ہم کتنی مقدار میں اور کتنے وقت کھائیں، کہ ہم امراض سے بھی بچ سکیں اور تندرست و توانا بھی رہیں تو آیئے پہلے آپ کو بتاتے ہیں کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک دن میں کتنی مرتبہ کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ

دن میں ایک بار کھاتے

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدْری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے: رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب صُبح کھانا کھا لیتے تو شام کو نہ کھاتے اور اگر شام کو تناول فرما لیتے تو صُبح نہ کھاتے۔[1]

اللّٰہُ اکبر! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! روزانہ ایک مرتبہ کھانا

---

1 ..... کنز العمال، کتاب الشمائل، ۷/۳۹، حدیث: ۱۸۱۷۳۔

www.dawateislami.net

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت مبارکہ ہے۔ لیکن اگر کوئی دن میں ایک سے زائد بار کھائے تو منع بھی نہیں، لیکن سب سے بہتر یہی ہے کہ سنت پر عمل کیا جائے، کیونکہ اس میں دنیوی فوائد کے ساتھ ساتھ اُخروی فضائل و برکات بھی ہیں۔ آیئے اب حدیث مبارکہ کی روشنی میں ملاحظہ کرتے ہیں کہ ہماری خوراک کتنی مقدار میں ہونی چاہیے۔ چنانچہ

کھانا کتنا کھانا چاہئے

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اگر ایسا نہ کر سکے تو تہائی (One Third) کھانے کیلئے، تہائی پانی کیلئے، اور ایک تہائی سانس کیلئے ہو۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جایئے! مختصر کلام میں صحت و تندرستی کی ضمانت پوری اُمّتِ مسلمہ کو عطا فرمادی، کہ کھانے کے تین حصے کر لیجئے! ایک حصہ خوراک کے لئے، ایک حصہ پانی کے لئے، اور ایک حصہ ہوا کے لئے۔ یقین مانیے! یہ وہ نسخہ ہے جو آپ کو بیماریوں سے بھی بچائے گا اور ڈاکٹروں کے پاس دھکے کھانے سے بھی محفوظ رکھے گا۔ یوں آپ جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ مالی فوائد بھی حاصل کریں گے۔ سوچئے تو سہی! زیادہ کھانے کے لئے پیسے بھی زیادہ خرچ کرنے پڑتے ہیں اور علاج معالجہ بھی کم مہنگا نہیں ہوتا، لیکن اگر نبوی نسخہ اپنالیں گے تو کھانے کا خرچ بھی کم ہو گا اور رحمت خداوندی سے ڈاکٹر کے پاس جانے کی حاجت ہی پیش نہیں آئے گی۔ اِنْ شَآءَ

---

1 .....ابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب الاقتصاد فی الأکل... الخ، ۴/۴۸، حدیث: ۳۳۴۹۔

اللہ! یہاں ایک بات اور بھی توجہ طلب ہے کہ ہم کھانا کس انداز پر کھاتے ہیں! آیا ہمارا کھانے کا انداز وہ ہے جو اسلام نے ہمیں عطا کیا ہے! یا وہ ہے جو غیروں کی ایجاد ہے! ہماری اکثریت ایسی ہے جو میز، کرسی پر کھانا کھانے والی ہے۔ یاد رہے کہ میز اور کرسی کا استعمال جائز ہے، لیکن اس میں وہ فوائد نہیں ہیں جو بیٹھ کر کھانے میں ہیں۔ اور ویسے بھی عاشق تو اپنے محبوب کی اداؤں کا اسیر ہوتا ہے، اور ہمارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو محبوبِ خدا بھی ہیں ان کا انداز کیا تھا، آیئے ملاحظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

زمین پر بیٹھ کر کھجوریں تناول فرمائیں

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چُھوہارے تناوُل فرماتے دیکھا اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ زمین سے لگ کر اِس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زمین پر بیٹھنے کے فوائد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! زمین پر بیٹھ کر کھانا سنت مبارکہ ہے، اور اس میں بھی بیٹھنے کے کچھ طریقے مفید ہیں اور کچھ نقصان دہ۔ چنانچہ سنت کے مطابق دونوں گُھٹنے کھڑے کر کے زَمین سے سُرین لگا کر کھانے سے بقدرِ ضَرورت ہی کھانا مِعدے میں جاتا ہے جس کے سَبَب اَمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔ ❁... ایک پاؤں کھڑا کر کے اور دوسرا بچھا کر کھانے کی سنّت کی بَرَکت سے تلّی کی بیماریوں سے بچاؤ ہوتا

---

1 ..... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب استحباب تواضع الاکل، وصفۃ قعودہ، ص ۷۸۰، حدیث: ۵۳۳۱۔

www.dawateislami.net

ہے اور رانوں کے پٹّھے مضبوط ہوتے ہیں۔ ❁... کہتے ہیں: چار زانو یعنی چوکڑی مار کر کھانے کے عادی کا موٹاپا بڑھتا اور تَوند نِکل آتی ہے۔ نیز چار زانو کھانے سے دردِ قُولَنج (بڑی آنت کا درد) ہو جانے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ ایک آدمی کا کہنا ہے: میں نے ایک اِنگریز کو دیکھا کہ دونوں گُھٹنے کھڑے کر کے زَمین پر سُرین لگا کر کھا رہا تھا، میں نے حیرت سے اس کا سَبَب پوچھا، تو فوراً اپنے نکلے ہوئے پیٹ پر ہاتھ مار کر کہنے لگا: اِس کو اندر کرنے کیلئے۔ آج کل لوگ اپنے نکلے ہوئے پیٹ کی وجہ سے بہت پریشان ہوتے اور بسا اوقات شرم بھی محسوس کرتے ہیں۔ کچھ لوگ تھوڑی ہمت دکھاتے ہوئے مختلف ورزشیں کرتے، مشینیں استعمال کرتے اور ڈائیٹنگ کیا کرتے ہیں، تاکہ موٹاپے اور بڑھے ہوئے پیٹ کو کم کیا جاسکے، جبکہ کچھ اس طرف نظر ہی نہیں کرتے اور بالآخر خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر بیان کردہ بیٹھ کر کھانے کے طریقوں پر عمل کر لیا جائے اور نیت سنت کی ادائیگی اور مدنی انعامات پر عمل کی بھی ہو تو پیٹ کا قفل مدینہ لگا کر بھوک کے فضائل حاصل کرنے میں بھی کامیابی ہو گی، پیٹ بھی نہیں نکلے گا اور مشقتوں سے بھی امن نصیب ہو گا۔ کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانے میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس طرح ہم ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہیں، اور ٹیک لگا کر کھانا کھانا خلاف سنت تو ہے ہی ساتھ ہی ساتھ مضر صحت بھی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں دو احادیثِ مبارکہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

ٹیک لگا کر کھانا

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: میں تکیہ (یعنی ٹیک) لگا

کر نہیں کھاتا۔[1]

ٹیک لگا کر مت کھاؤ

حضرتِ سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم ٹیک لگا کر کھانا مت کھاؤ۔[2]

ٹیک لگا کر کھانے کی چار صُورَتیں

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کھاتے وَقت تکیہ (یعنی ٹیک) لگانے کی چار صُورَتیں ہیں: (1) ایک پہلو زمین کی طرف کر کے (یعنی دائیں یا بائیں جھکے ہوئے) بیٹھنا (2) چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھنا (3) ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر (اُس پر) ٹیک لگا کر بیٹھنا (4) دیوار (یا کرسی کی پشت) وغیرہ سے ٹیک لگا کر بیٹھنا۔ یہ چاروں صورَتیں مناسِب نہیں۔ دوزانو یا اُکڑوں (یعنی دونوں گھٹنے کھڑے کر کے) بیٹھ کر کھانا اچّھا ہے، طِبّی لحاظ سے بھی مفید ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا اچّھا نہیں۔[3]

ٹیک لگا کر کھانے کے طِبّی نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ٹیک لگا کر کھانا کھانے کے تین طبّی نقصانات بھی ملاحظہ کر لیجئے: (1) کھانا اچّھی طرح چبایا نہیں جا سکے گا اور اس میں لُعاب جس مقدار میں ملنا چاہئے اُتنا نہیں ملے گا جو کہ مِعدے میں جا کر نَشاستہ دار غذاؤں کو ہَضم کر سکے

---

1 ..... کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، ۱۵/ ۱۰۲، حدیث: ۴۰۷۰۴۔

2 ..... مجمع الزوائد، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل متکئاً، ۵/ ۲۲، حدیث: ۷۹۱۸۔

3 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۲۔

www.dawateislami.net

اور یوں نِظامِ اِنْہِضام (یعنی ہاضِمہ) مُتأثر ہو گا (2) ٹیک لگا کر بیٹھنے سے مِعدہ پھیل جاتا ہے لہٰذا اس طرح غیر ضَروری خوراک مِعدے میں چلی جائے گی اور ہاضِمہ خراب ہو گا (3) ٹیک لگا کر کھانے سے آنتوں اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔[1]

حجۃ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ٹیک لگا کر پانی پینا بھی مِعدے کیلئے نقصان دہ ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ کیا کہ ٹیک لگا کر یا کھڑے ہو کر کھانا پینا ویسے بھی نامناسب ہے اور صحت کے لئے نقصان دہ بھی ہے، لہٰذا زمین پر بیٹھ کر دستر خوان بچھا کر کھانے کی عادت اپنا لیجئے، فوائد آپ خود دیکھ لیں گے۔ یاد رہے زمین پر بیٹھ کر کھانے میں جہاں سنت کے مطابق بیٹھ کر کھانے کے فوائد جدا ہیں وہاں چمچے اور کانٹوں کے بجائے ہاتھ سے بلکہ تین انگلیوں سے کھانے کے بھی کئی فوائد ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک حدیث مبارکہ سماعت کرتے ہیں۔

شیطان کے کھانے کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: ایک اُنگلی سے کھانا شیطان کا اور دو اُنگلیوں سے کھانا

---

1 ..... آداب طعام، ص ۷۷۔

2 ..... احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، ۲/ ۵۔

www.dawateislami.net

مُتکبّرین (یعنی مغرور لوگوں) کا اور تین اُنگلیوں سے کھانا اَنبیا عَلَیْہِ السَّلَام کا طریقہ ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ تین انگلیوں سے کھانا اللہ پاک کے پیارے انبیا عَلَیْہِ السَّلَام کا مبارک عمل ہے، مگر افسوس! آج کے اس پر فتن دور میں ایک تعداد اس سے ناواقف ہے، بد قسمتی سے جہاں مسلمان دیگر اسلامی احکامات کی ادائیگی میں سستی کا شکار ہو رہے ہیں وہیں کھانے، پینے کے اسلامی طریقے و آداب سے بھی دور ہوتے چلے جا رہے ہیں، ایسے ناگفتہ بہ حالات میں دعوت اسلامی ہمارے معاشرے پر چھائی بد عملی کی تاریکیوں کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے، لہٰذا ایک سچے اور اچھے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے آیئے ہم سب دعوت اسلامی کے عطا کردہ عظیم مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے تحت پیٹ کا قفل مدینہ لگانے اور دوسروں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلانے کی نیت کرتے ہیں، یاد رکھئے! جہاں سنّت پر عمل کرنے پر اجر و ثواب ہے وہاں اس کے بے شمار طبی فوائد بھی ہیں۔ چنانچہ

ہاتھ سے کھانے کے طبی فوائد

ڈاکٹروں نے اِعتراف کیا ہے کہ جو لوگ ہاتھ سے کھاتے ہیں ان کی اُنگلیوں سے ایک خاص قسم کی "ہاضِم رُطوبت" نِکل کر کھانے میں شامل ہو جاتی ہے جو جسم میں اِنسُولین (Insulin) کم نہیں ہونے دیتی اور اِس سے شوگر کے مریضوں کو فائِدہ ہوتا ہے، پھر کھانے کے بعد اُنگلیاں چاٹنے سے مزید ہاضِم رُطوبَت پیٹ میں داخِل

---

1 .....جامع صغیر، ص ۱۸۴، حدیث: ۳۰۷۴۔

www.dawateislami.net

ہوتی ہے جو آنکھوں، دِماغ اور مِعدہ کیلئے بے حد مفید ہے اور یہ دِل، مِعدہ اور دماغی اَمراض کا زبردست عِلاج ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانا زیادہ کھانے یا کم کھانے کے تعلق سے کچھ فقہی جزئیات بھی سن لیجئے، کہیں ہم زیادہ کھانے یا کم کھانے کی کوشش میں شریعت کے خلاف عمل نہ کر جائیں۔ چنانچہ

چند فقہی جزئیات

(1) اگر بھوک کا اتنا غلبہ ہو کہ جانتا ہو کہ نہ کھانے سے مر جائے گا تو اتنا کھالینا جس سے جان بچ جائے فرض ہے اور اس صورت میں اگر نہیں کھایا یہاں تک کہ مر گیا تو گنہگار ہوا۔ اتنا کھالینا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت آجائے اور روزہ رکھ سکے یعنی نہ کھانے سے اتنا کمزور ہو جائے گا کہ کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا اور روزہ نہ رکھ سکے گا تو اس مقدار سے کھالینا ضروری ہے اور اس میں بھی ثواب ہے۔[2]

(2) بھوک سے زیادہ کھانا حرام ہے۔ زیادہ کا مطلب یہ ہے کہ اتنا کھالیا کہ پیٹ خراب ہونے کا گمان ہے مَثَلاً دَست آئینگے اور طبیعت بدمزہ ہو جائے گی۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس بیان سے معلوم ہوا کہ ❁ کھانے، پینے میں

---

1 ..... آداب طعام، ص ۷۱۔

2 ..... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۹/ ۵۵۹۔

3 ..... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۹/ ۵۶۰۔

www.dawateislami.net

حد سے تجاوز نہ کیا جائے ❁ بھوک، بیماری اور آزمائش رب کی رحمت قریب کرنے کا ذریعہ ہیں ❁ اللہ پاک کے ہاں سب سے افضل وہ ہے جو زیادہ بھوکا رہتا ہے ❁ جو دنیا میں بھوک اپناتے ہیں وہ آخرت میں سیر ہونگے ❁ علم و حکمت کو بھوک میں رکھا گیا ہے ❁ بھوک اللہ پاک کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے ❁ کھانے پینے میں میانہ روی اپنانے سے جسم کی اصلاح ہوتی ہے ❁ پیٹ بھر کر کھانا زندگی میں بوجھ اور موت کے وقت بدبو ہے ❁ اسی 80 فیصد امراض پیٹ کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں ❁ پیٹ بھر کر کھانے سے عبادت کی مٹھاس ختم ہو جاتی ہے ❁ دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والا آخرت میں زیادہ بھوکا ہو گا ❁ سنت کے مطابق کھانا اور پینا بہت سے دینی و دنیاوی فوائد پانے کا ذریعہ ہے ❁ مدنی انعامات کا رسالہ بے شمار برکتیں پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیٹ کا قفل مدینہ لگانے اور کھانے کی سنتیں اور آداب کی مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ دو رسالے **"وزن کم کرنے کا طریقہ"** اور **"کباب سموسے کے نقصانات"** اور تفصیلی معلومات کے لئے **فیضان سنت** (جلد اول) کے دو باب **"آداب طعام"** اور **"پیٹ کا قفل مدینہ"** کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں عبادت پر قوت حاصل کرنے اور دینی معاملات میں سستی سے بچنے کے لئے "پیٹ کا قفل مدینہ" لگانے کے مدنی انعام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد